www.novelsclubb.com
راہِ تقدیر
ناولز کلب
از قلم علینہ خان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

راہِ تقدیر

از قلم

علینہ خان

www.novelsclubb.com

"ضروری نہیں ہے کہ جو ہم چاہیں وہ ممکن بھی ہو کیونکہ زندگی کے کچھ باب پہلے سے ہی لکھ دیے جاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

ناول: راہِ تقدیر

از قلم: علینہ خان

قسط نمبر 8 (سیکنڈ لاسٹ)

عصر کو قضاء ہوئے ابھی کچھ وقت بیتا تھا جب دروازے پر کسی نے زور سے دستک دی۔ ایشل جھنجھلا کر کچن سے باہر آئی۔

"کون ہے؟" دوسری دستک پر وہ جھنجھلائے انداز میں بولی۔ جواب نہ پا کر اس نے دروازہ کھولا لیکن سامنے طلال کو کھڑا دیکھ کر ایشل نے دروازے کو بند کرنا چاہا مگر طلال نے اپنے بھاری ہاتھوں سے دروازہ پکڑ کر پیچھے کیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے طلال؟" طلال کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر ایشل نے اسے روکنا چاہا۔

"تم نے سمیر سے منگنی کی ہے؟" گلی کا دروازہ ہنوز کھلا تھا۔

"طلال یہ تمھارا مسئلہ نہیں ہے۔" ایشل دروازے کی طرف جانے لگی جب طلال نے اس کے بازو کو زور سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے جواب ہاں یا ناں میں دینا، تم نے اس آوارہ سمیر سے منگنی کی ہے یا نہیں؟" اس نے ایشل کو بازوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"ہاں کی ہے۔۔۔اور تم کون ہوتے ہو میرے معملات میں بولنے والے؟" ایشل نے اپنے بازوؤں کو چھڑانا چاہا۔

"تم جانتی ہو اس جاہل شخص نے تمھاری تصویریں سوشل میڈیا پر اپلوڈ کی ہیں؟" طلال کا چہرہ غصے میں سرخ ہو گیا۔

"تم اور تمھارے بھائی کے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے؟ تمھارا بھائی چاہتا ہے میں تم لوگوں کی زندگی سے دور چلی جاؤں تاکہ تم لوگ پھر سے پہلے کی طرح رہ سکو اور تم میرے ہر معاملے میں بولتے ہو۔۔۔کیوں؟" ایشل اتنی اونچی آواز میں بولی تھی کہ کمرے سے اس کی امی بھی باہر آ گئیں لیکن سامنے اپنی بیٹی کے ساتھ کھڑے لڑکے کو دیکھ کر ان کے پاؤں کو جیسے کسی نے جکڑ لیا۔

"بھائی نے تمھیں جو کہا میں ان سے خود بات کر لوں گا مگر تم اب اس سمیر سے منگنی ختم کرو۔ میں تمھارے لیے اس سے اچھا رشتہ ڈھونڈوں گا اور اس سمیر کا بھی بندوبست کرتا ہوں۔"

طلال نے اب بھی ایشل کے بازو پکڑے ہوتے تھے۔اب اس کی آواز میں وہ نرمی نہیں تھی تو سختی بھی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"چٹاخ۔۔۔۔"ایشل نے اپنا بازو چھڑاتے ایک زوردار تھپڑ طلال کے منہ پر مارا۔

اس تھپڑ کی آواز پر دروازے میں کھڑے نفوس 'جو چند منٹ پہلے آئے تھے، طلال اور ایشل پر نظر پڑتے ہوئیں رک گئے تھے' اور کمرے کے پاس کھڑیں ایشل کی امی، یک دم ہوش میں آئے۔ طلال نے گال پر ہاتھ رکھے ایشل کو دیکھا جس کی نظروں کا زاویہ گلی کے دروازے کی جانب تھا۔ طلال نے رخ مڑا تو وہیں ساکت رہ گیا۔ ساکت تو وہاں کھڑے افراد بھی تھے مگر ان میں سے تین لوگوں کی نظریں ان دونوں کے بجائے سامنے کھڑی عورت پر تھیں۔

"چھوٹی امی۔۔۔"اجلال کے لب ہلے۔ اس کے منہ سے نکلے الفاظ پر ان سب کا سکتا ٹوٹا۔ ایشل تو اپنی ماں کی جانب ان سب کو دیکھتا پا کر ششدر تھی جن کے چہروں پر حیرانگی کے ساتھ مسرت بھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"خدیجہ۔۔۔اوہ میرے اللہ۔۔۔"مقدس بیگم آگے بڑھتیں خدیجہ کے گلے لگیں تو انصاری صاحب بھی اندر داخل ہوئے۔

امل، طلال اور ایشل تینوں ہی سکتے میں تھے اور جھٹکا تو اجلال انصاری کو بھی لگا تھا۔ اب انصاری صاحب بھی خدیجہ کے سر پر ہاتھ رکھے اپنے آنسو پونچھ رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"طلال ادھر آؤ بیٹا۔۔۔"انصاری صاحب کے بلانے پر طلال نے مقدس بیگم اور انصاری صاحب کو دیکھا پھر خدیجہ کو، پھر ان کے پاس آیا۔خدیجہ نے آنکھوں میں نمی لیے طلال کا ماتھا چوما۔ان کے چہرے کی خوشی ہی الگ تھی۔

"آپ۔۔آپ ان سب کو۔۔جانتی ہیں؟"ایشل اپنی ماں کو یوں طلال کو پیار کرتے دیکھ کر بولی۔

"ایشل یہ تمھارے تایا جان ہیں، حسان انصاری، یہ تمھاری بڑی ماما۔"خدیجہ نے اثبات میں سر ہلاتے ان سب کی طرف اشارہ کرتے ایشل کے سر پر مانو بم گرایا۔"اور یہ۔۔یہ تمھارا بھائی ۔۔۔سگا بھائی۔۔۔۔طلال سکندر انصاری۔"آخر میں طلال کے ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے لگاتے نم آواز میں بتایا۔ایشل کے لیے یہ کسی جھٹکے سے کم نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اجلال کے علاوہ ایشل اور طلال کے ساتھ امل بھی حیران کن نظروں سے سب کو دیکھنے لگی جن کے چہروں پر عرصے بعد ملنے کی خوشی جھلک رہی تھی۔

******

کچھ دیر بعد وہ سب ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔خدیجہ طلال کو سینے سے لگائے بیٹھی تھیں اور مسلسل دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھیں۔طلال نے کچھ بھی پوچھنے کی زحمت نہیں کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ کئی دن پہلے انصاری صاحب اور مقدس بیگم کی باتیں جو وہ سن چکا تھا اور کئی دن گھر نہیں لوٹا تھا۔

اس دن انصاری صاحب نے مقدس بیگم کو یہی کہا تھا کہ طلال، سکندر کا بیٹا ہے اور اسی کی طرح ضدی اور جلد بازی سے کام لینے والا ہے۔

("کیا سوچ رہے ہیں، آج آپ آفس بھی نہیں گئے ؟" مقدس بیگم دودھ کا گلاس انصاری صاحب کو پکڑاتے بولیں۔

"طلال کی طرف سے پریشان ہوں۔ بس جو میں سوچ رہا ہوں ویسا نہ ہو۔" انصاری صاحب کنپٹی مسلتے بولے۔

"کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہیں ؟" وہ بیڈ پر بیٹھتیں پریشانی سے بولیں۔

"وہ جو کر رہا ہے وہ بالکل اپنے باپ سکندر کی طرح لگ رہا ہے۔ تم جانتی تو ہو سکندر کتنا غصے کا تیز اور جلد باز تھا اور اس کی جو صحبت تھی تم اس سے بھی واقف ہو بس اسی لیے ڈر رہا ہوں۔" ان کا خدشہ بجاء تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ جو سوچ رہے ہیں مجھے یقین ہے طلال ایسا کبھی نہیں کرے گا۔" وہ انصاری صاحب کے بتانے پر یقین سے بولیں مگر وہ دونوں نہیں جانتے تھے ان کی ساری باتیں طلال سن چکا تھا اور باہر کھڑے طلال پر ان لفظوں نے قیامت برپا کی تھی۔)

ایشل چپ چاپ سب کو دیکھے گئی پھر گہری سانس لیتے بولی۔

"مجھے سب سچ جاننا ہے کہ دادا جان نے میرے بابا کو بے گھر کیوں کیا اور جب ہمیں اس گھر سے نکالا تھا تو طلال کو کیوں روکا؟" حسان انصاری کی جانب متوجہ ہوئے ایشل ان کے جواب کی منتظر تھی۔

******

ماضی۔۔۔۔

احمد انصاری اور عافیہ انصاری کے دو بچے تھے بڑا بیٹا 'حسان انصاری' جس کی شادی انہوں نے خاندان کی ہی لڑکی 'مقدس بیگم" سے کروائی تھی۔ دوسرا بیٹا 'سکندر انصاری' جو بچپن سے ضدی اور ہٹ دھرم تھا۔ سکندر کی شادی احمد صاحب نے عافیہ انصاری کے مرنے کے دو سال بعد خاندان سے باہر کی تھی۔ سکندر، خدیجہ سے شادی کے بعد ڈھائی تین سال بالکل صحیح رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شادی کے دو سال بعد اللہ نے انہیں ایک بیٹی دی۔ حسان انصاری کا اس وقت ایک بیٹا تھا، اجلال 'جو ایشل سے چار سال بڑا تھا۔

احمد صاحب نے حسان انصاری کے آفس جوائن کرنے کے بعد سکندر کو بھی کمپنی سنبھالنے کو کہا مگر وہ ان کے کہنے پر کئی دن جاتا پھر سارا پیسہ باہر اڑا آتا۔ سب کو یہی لگتا کہ سکندر کھانے پینے اور مہنگے سے مہنگے برینڈ کے کپڑے، جوتے لینے میں پیسہ خرچ کرتا ہے۔

کئی سال ایسے ہی چلتا رہا۔ ایک رات سکندر دیر سے گھر لوٹا تو اس کی حالت غیر تھی، وہ جھولتا ہوا گھر میں داخل ہوا، خدیجہ جو اس کے انتظار میں بیٹھی تھی سکندر کو ایسی حالت میں دیکھ کر بے دم کھڑی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس رات سکندر پہلی بار ڈرنک کر کے آیا تھا۔

خدیجہ آہستہ سے چلتی اس کے قریب آئی مگر سکندر کے منہ سے آتی بدبو اس کی نتھو سے ٹکرائی۔

"سکندر آپ۔۔۔ آپ نے ڈرنک۔۔۔ کی ہے؟" اپنی ناک پر دوپٹہ رکھتے وہ بامشکل بولی۔

"تم۔۔۔ کسی کک۔۔۔ کو بھی۔۔۔۔ کچ۔۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں بو۔۔۔۔ بولو گی۔۔۔۔ ورنہ میں۔۔۔ تمھیں۔۔۔۔ تمھیں چھوڑ۔۔۔ دوں۔۔ گا۔۔۔" سکندر نے لڑکھڑاتی زبان سے کہا۔

خدیجہ کو وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگا تبھی خاموشی رہی۔ سکندر آگے بڑھتے یک دم نیچے گرا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سکندر اٹھیں۔۔۔، یااللہ اگر کسی نے انہیں اس حالت میں دیکھ لیا پھر میں کیا کروں گی۔" سکندر کو اپنے کندھے کے سہارے کھڑا کرتی اب وہ اسے کمرے کی طرف لے کر بڑھی۔ سکندر کو مشکل سے بیڈ پر لیٹا کر وہ خود کچن سے لیموں پانی بنا کر لائی اور چمچ سے اسے پلانے لگی۔

اگلی صبح خدیجہ ایشل کو ناشتہ کروا کر کمرے میں آئی جب سکندر نے اسے اپنے پاس بلایا۔

"کل رات میں جس حالت میں گھر لوٹا تھا اگر تم نے یہ بات باباجان، حسان بھائی یا کسی کو بھی بتانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں تمھیں طلاق دے کر اس گھر سے نکالوں گا بلکہ اپنی بیٹی بھی تمھاری نظروں سے دور کر دوں گا۔" خدیجہ کی کلائی موڑتے سکندر ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولا۔

"میں۔۔۔وعدہ کرتی۔۔ہوں کسی کو کچھ۔۔۔نہیں بتاؤں گی۔" اپنی بیٹی سے دوری کا سن کر وہ جلدی سے بولی۔

"اور اگر تم نے میری اولاد کو مجھ سے بدظن کیا تو میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔" سکندر نے اس کے بازو پر گرفت مضبوط کی۔ اس سے پہلے وہ خدیجہ کو مزید اذیت دیتا دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا۔ سکندر کے چہرے پر اپنی ڈھائی سال کی بیٹی کو دیکھ کر مسکراہٹ آئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا میں سکول کب جاؤں گی اجّی کی طرح۔" سکندر کی گود میں چڑھتے وہ اپنی توتلی زبان میں بولی۔

"ابھی تو میری گڑیا بہت چھوٹی ہے اور یہ اجّی کیا ہوتا ہے، اجلال بھائی بولا کرو۔" اس کے پھولے ہوئے گالوں پر پیار کرتے سکندر نے کہا۔

"نو۔۔۔ وہ اجّی ہے اور ہم دونوں دوست ہیں۔" اس نے غصے سے منہ پُھلایا تو سکندر نے سوری والے انداز میں کان پکڑے۔ سکندر کے لیے اس کی بیٹی جان سے زیادہ عزیز تھی اور اس کے لیے وہ جان دینے کو بھی تیار ہوتا اور لینے کو بھی۔ اب دونوں باپ بیٹی اپنی باتوں میں مصروف ہو چکے تھے اور خدیجہ کے دل کو یہ سوچ کر سکون ملا کہ کم از کم سکندر اپنی بیٹی کے لیے یہ کام دوبارہ نہیں کرے گا مگر خدیجہ کو نہیں معلوم تھا سکندر اب ان چیزوں کا عادی بن گیا تھا۔

******

سال بعد حسان انصاری کے ہاں ایک بیٹی بھی تھی جو ایشل سے دو سال چھوٹی تھی اور سکندر کو اللہ نے بیٹا دیا تھا جو امل سے سال چھوٹا تھا۔

احمد صاحب اب سکندر پر سختی کرنے لگے تھے کہ وہ آفس آئے اور اپنے بیوی بچوں کا خرچ اٹھائے۔ سکندر اب خدیجہ پر ہاتھ اٹھانے لگا تھا اور یہ بات بھی خدیجہ نے کسی کو نہیں بتائی۔

www.novelsclubb.com

اس دن طلال جو صرف چند ماہ کا تھا، کو بہت تیز بخار تھا۔احمد صاحب کے کہنے پر خدیجہ سکندر کو کال کرتی رہی لیکن سکندر کال کاٹ رہا تھا۔احمد صاحب نے حسان اور مقدس کے ساتھ طلال کو ہسپتال بھیجا۔

احمد صاحب آج خود سکندر کے انتظار میں تھے لیکن سکندر کو لڑکھڑا کر گھر میں داخل ہوتے اور خدیجہ کو اسے سنبھالتے دیکھ کر سکندر کے قریب آئے۔سکندر کا لہجہ اور رویہ انہیں غصّہ دلا گیا اور اس دن پہلی بار انہوں نے اپنی اولاد پر ہاتھ اٹھایا اور سکندر نے اپنا غصہ خدیجہ پر اتارا کہ شاید اس نے احمد صاحب کو سب بتایا۔

******

چند دن جب یہی معمول رہا تو احمد صاحب نے خدیجہ کو اپنے کمرے میں بلایا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھو خدیجہ مجھے آج تم سے اہم بات کرنی ہے۔" خدیجہ چائے رکھ کر وہی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"جی باباجان۔۔" احمد صاحب کے چہرے کی سنجیدگی نے اسے اندر سے ڈرایا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ سکندر کو اس گھر سے بے دخل کر دوں، چار دن گھر سے باہر رہے گا تو اس کی عقل ٹھکانے آئے گی۔" وہ بے حد سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

"مگر باباجان وہ کہاں رہیں گے اور آپ جانتے ہیں وہ اپنی اولاد سے دور نہیں جائیں گے۔" یہ سچ تھا سکندر میں لاکھ برائیاں سہی مگر اپنی اولاد کے معاملے میں وہ کوئی کوتاہی برداشت نہیں کرتا تھا۔

"باباجان اگر میں اس گھر سے گیا تو میری بیوی اور بچے میرے ساتھ جائیں گے۔" سکندر دھاڑ سے دروازہ کھولتے اندر آیا۔ یقیناً وہ سن چکا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر لے جاؤ اپنی اولاد کو مگر صرف اپنی بیٹی کو کیونکہ میں نہیں چاہتا طلال تمھارے جیسے انسان کی صحبت میں رہ کر تمھارے جیسا بنے۔" کتنی سنگدلی سے وہ ایک باپ ہوتے ہوئے دوسرے باپ کی اولاد کو اس سے دور کر رہے تھے۔

"خدیجہ اپنا سامان پیک کرو اور آج کے بعد میرا ان سے تعلق ختم۔" خدیجہ کو کلائی سے پکڑ کر وہ باہر لے جا چکا تھا اور پیچھے احمد صاحب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

******

خدیجہ نے چند ماہ کے طلال کو مقدس بیگم کے حوالے کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھابھی میں نہیں جانتی ان دونوں باپ بیٹے کی ضد میں ہم کبھی دوبارہ مل پائیں گے یا نہیں مگر آپ طلال کو بالکل اجلال کی طرح رکھیے گا۔" مقدس بیگم کے گلے لگتے خدیجہ ان کے کان کے پاس بولی۔

"طلال مجھے میری اولاد کی طرح عزیز ہے۔میری دعا ہے خدیجہ تم دوبارہ اس گھر میں واپس آؤ اور ہم پھر سے ساتھ رہیں۔" خدیجہ کے ہاتھوں کو دباتے وہ بولی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔

سکندر نے طلال کو دیکھا بھی نہیں تھا کیونکہ وہ اپنا ضبط کھونا نہیں چاہتا تھا۔اپنی اولاد سے جدا ہوتے سکندر اس دن گھر کی دہلیز پار کر گیا مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ اب وہ دوبارہ اس سے مل نہیں سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

******

اس سب قصے میں جس نے سب کچھ کھویا تھا وہ اجلال انصاری تھا۔اپنی دوست جس سے وہ ہر بات شئیر کرتا تھا وہ الگ بات تھی کہ اس معصوم بچی کے سر پر سے آدھی باتیں گزر جاتیں۔جب اس نے پہلی بار اجلال کا نام لیا تھا تو اسے اجّی بلایا تھا۔پھر سب کے لاکھ کہنے پر بھی وہ اسے اسی نام سے بلاتی۔

اجلال کے لیے اب کوئی دوست بنانا بہت مشکل تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ بیمار پڑ گیا تھا۔

******

سکندر خدیجہ کے ساتھ اپنے سسرال میں رہنے لگا تھا۔ خدیجہ کے لیے یہ وقت بہت مشکل تھا۔ اس کی بھابیاں اسے حقارت سے دیکھتیں۔ اس کے شوہر کو اکثر برا بھلا بولیتں۔

خدیجہ نے کئی بار چاہا سکندر کو واپس جانے کے لیے منائے مگر اب سکندر کی انا آڑے آتی تھی۔ ان کی بیٹی بیمار رہنے لگی تو عمر صاحب جو خدیجہ کے والد تھے انہوں نے نام کے اثر کی وجہ سے اس کا نام بدل دیا مگر اصل وجہ تو اجلال تھا جس سے وہ دور ہوئی تھی مگر کچھ وقت بعد ٹھیک ہو گئی۔

دوسری طرف حسان نے احمد صاحب کا سکندر کی طرف سے دل صاف کرنے کی بہت کوشش کی مگر ان کی ایک ہی ضد تھی کہ سکندر اب اس گھر کی دہلیز پر قدم بھی نہ رکھے جب تک وہ خود سے ان کے آفس آکر معافی نہ مانگ لے اور آفس میں حسان کا ساتھ دے۔ سکندر بھی نہ ان کے پاس گیا اور نہ ہی اس گھر کے مکینوں سے کوئی رابطہ رکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک دن اجلال احمد صاحب کے پاس لاونج میں بیٹھا پڑھائی کر رہا تھا، مقدس بیگم بھی دوسرے صوفے پر ڈیڑھ سال کے طلال کو گود میں لیے کچھ کھلا رہی تھیں پاس ہی امل اور حسان انصاری بھی موجود تھے۔اجلال ایک دم اپنی کتاب اٹھائے حسان انصاری کے پاس گیا۔

"پاپا یہ دیکھیں سکندر چاچو کا نام میری بک میں ہے۔" وہ خوشی سے سکندر نام پر انگلی رکھے اپنے باپ کو دکھا رہا تھا۔

"بیٹا یہ آپ کے چاچو کا نام نہیں یہ تو سکندر اعظم لکھا ہے۔" اپنے باپ کے چہرے پر نظر ڈالتے وہ اجلال کو سمجھاتے ہوئے بولے۔

"پھر سکندر چاچو، چھوٹی امی اور عشو کب آئیں گے؟" اب اجلال معصوم کو کیا پتہ تھا کہ اس کے سوال کا جواب کسی کے پاس نہیں۔

"حسان۔۔۔چپ کرواؤ اسے۔۔۔اور اسے منع کرو اب یہ اس شخص کا نام بھی نہیں لے۔" وہ غصّے سے دھاڑے جس پر اجلال سہما۔

"باباجان وہ بچہ ہے میں کیسے۔۔۔" حسان انصاری کے الفاظ ابھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ احمد صاحب غصے سے وہاں سے چلے گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاپا۔۔۔ بابا جان چاچو سے ناراض ہیں؟" اجلال کے سوال پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ میری عشو کو لے آئیں پاپا۔۔۔ وہ میری دوست ہے اگر کوئی اسے تنگ کرے گا تو وہ کسے بتائے گی۔ پلیز آپ اسے لے آئیں۔" ایک بار پھر اجلال عشاء کو یاد کرنے لگا۔

"آپ اللہ میاں سے دعا کرو کہ آپ کی دوست واپس آ جائے۔" مقدس بیگم نے اسے سمجھا کر کہا۔ ان دونوں کو یہی لگا کہ وقت کے ساتھ اجلال اسے بھول جائے گا لیکن اجلال نے اب اسے اپنی دعاؤں میں شامل کر لیا تھا، اور 'جنہیں دعاؤں میں شامل کر لیا جائے انہیں کبھی بھولا نہیں جاتا۔'

******

وقت کا کام ہے گزرنا اور گزرا وقت کبھی واپس نہیں آتا۔

سکندر کو اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کر ایک چھوٹے سے مکان میں شفٹ ہو چکا تھا جو اس نے اپنے بینک اکاؤنٹ میں موجود رقم سے خریدا تھا۔ الگ گھر کے پیچھے سب سے بڑی وجہ ایشل تھی۔

یہ تب کی بات ہے جب ایشل 12 سال کی تھی تب پہلی بار سمیر نے اسے تنگ کیا تھا اور وہ روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا۔۔۔وہ سم۔۔۔ سمیر نے۔۔۔"روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

"کیا کیا ہے اس نے؟"سکندر کو کسی انہونی کا سوچتے ڈرا۔

"بابا اس۔۔۔اس نے مم۔۔۔میرا ہاتھ۔۔۔۔پکڑا اور عجیب۔۔۔سی باتیں کر۔۔۔رہا تھا۔" چہرے پر ہاتھ رکھے اب وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

"کوئی میری بیٹی کو تنگ کرے گا تو میں اسے قبر تک چھوڑ کر آؤں گا۔"ایشل کو گلے لگا کر سکندر نے فیصلہ کر لیا تھا اب وہ یہاں نہیں رہے گا۔

پھر چند ہی دنوں میں اپنے بینک اکاؤنٹ میں موجود رقم سے چھوٹے مگر صاف ستھرے علاقے میں دو کمروں کا مکان لے لیا۔

خدیجہ کو سکندر نے اس کے بھتیجے کے بارے میں نہیں بتایا تھا کہیں وہ ان سب سے بدگمان نہ ہو جائے۔

******

وقت اپنی رفتار سے چلتا رہا۔اجلال اپنی یونیورسٹی مکمل کرنے کو تھا اور ایشل کا داخلہ کالج میں ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج اس کی کالج کی چھٹی تھی۔خدیجہ محلے میں کہیں قرآن خوانی پر گئیں تھیں اور اس دن ایشل گلی کا دروازہ بند کرنا بھول گئی اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔ سمیر ان کے گھر گھس آیا۔

ایشل کچن میں پانی پینے گئی جب اسے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی،وہ پلٹی مگر سامنے سمیر کو دیکھ کر اس کی سانس رکی۔

سمیر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس کے پاس آنے لگا۔

"مم۔۔میرے قریب مت آنا۔" پیچھے کی طرف قدم اُٹھاتی وہ لرزتی آواز میں بولی۔اس کا چہرہ پسینے سے تر اور ہاتھ پاؤں خوف سے پھولنے لگے۔

"تمہیں لگتا ہے اس طرح شور مچانے سے کوئی تمھاری مدد کو آئے گا تو یہ تمھاری بھول ہے۔" وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے استہزایہ لہجے میں بولا لیکن تبھی کسی نے پیچھے سے اسے گردن سے دبوچ کر فرش پہ دھکا دیا تھا۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے ہی گھر میں گھس کر میری بیٹی کے قریب جانے کی۔۔۔" سکندر جو کمرے میں لیٹا تھا ایشل کی آواز پر دراز سے پسٹل نکال کر جیب میں رکھتا کچن میں آیا لیکن سامنے کے منظر نے اس کا دماغ گھما دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تیری یہ بیٹی اب میری ہو گی اور میں دیکھتا ہوں تو اسے مجھ سے کیسے بچاتا ہے۔" سمیر بد تمیزی کی انتہا پر تھا۔

"تو نے میری بیٹی پر گندی نظر رکھی میں تجھے جان سے مار دوں گا..." جیب سے پسٹل نکال کر سمیر پر تانی۔ ایشل منہ پہ ہاتھ رکھے کپکپا رہی تھی۔

سمیر نے جھٹ سے سکندر کے ہاتھوں سے پسٹل چھیننا چاہی، اس کھینچاتانی میں ٹریگر پر رکھی سکندر کی انگلی دبی اور فائر کی آواز گونجی۔ تبھی سکندر کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا، اس کی نظریں اپنی بیٹی پر تھیں جو ساکت کھڑی زمین پر گرتے خون کو دیکھ رہی تھی۔ سمیر نے موقعے کا فائدہ اٹھاتے ایک دو فائر اور کیے پھر پسٹل سکندر کے ہاتھوں میں دے کر وہاں سے بھاگ نکلا۔

"بابا۔۔۔۔۔۔" سکندر کے زمین بوس ہوتے ایشل پوری قوت سے چیخی۔

www.novelsclubb.com

"بابا اٹھیں۔۔۔ بابا پلیز ایسا۔۔۔ ایسا نہیں کریں۔۔ بابا۔۔۔" ایک گولی سکندر کے عین دل کے مقام پر لگی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔

"کیا ہوا ہے یہاں ؟" فائر کی آوازیں سن کر محلے کے لوگ اپنے گھروں سے نکل کر باہر آئے۔ ایشل اتنا او نچا رو رہی تھی کہ لوگ کھلے دروازے سے اندر آئے اور کچن میں پڑے سکندر کے خون میں لت پت پڑے وجود اور اس کے ہاتھ میں موجود پسٹل دیکھ کر سب نے اسے خود کشی ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سمجھا۔خدیجہ اپنے گھر میں لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر اندر داخل ہوئیں لیکن سامنے اپنے شوہر کی لاش پر نظر پڑتے وہ اپنے ہوش کھو بیٹھیں اور بے ہوش ہو گئیں۔

ایشل کی نظریں سکندر کے جسم سے نکلتے خون پر جمی تھیں۔محلے کی چند عورتوں نے ہی خدیجہ کو ہوش دلایا۔کچھ عورتیں ایشل کو زبردستی وہاں سے لے کر گئیں کیونکہ کسی نے پولیس کو اطلاع کر دی تھی اور اب پولیس سکندر کی ڈیڈ باڈی کو ہسپتال پہنچا کر اس کے ہاتھ میں موجود پسٹل کو بھی تحقیق کے لیے لے گئی۔

جیسے تیسے کر کے لوگوں نے عمر صاحب کے گھر اطلاع دی۔پولیس نے پسٹل پر سکندر کی انگلیوں کے نشانات ظاہر ہونے پر اسے خودکشی قرار دے دیا تھا۔

سکندر کے وجود کو جنازہ کے لیے جب لوگ لے جانے آئے تو خدیجہ کا رو رو کر برا حال تھا اور ایشل اسے چپ لگ گئی تھی نہ وہ رو رہی تھی اور نہ ہی اس کے چہرے پر کوئی تاثر تھا بس نظریں ان لوگوں پر تھیں جو اس کے باپ کے ہمیشہ کے لیے سوئے بے جان وجود کو لے جا رہے تھے۔ اس کی ممانیوں اور کزنوں نے اسے رلانے کی بھی کوشش کی لیکن اس کی آنکھ سے ایک قطرہ بھی نہ گرا۔

******

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا جان آپ ٹھیک ہیں؟"احمد صاحب اخبار پڑھ رہے تھے جب اچانک ان کے دل میں درد اٹھا اور وہ اپنا سینہ مسلنے لگے۔

"پپ۔۔۔پانی۔۔۔"مقدس بیگم جلدی سے پانی لائیں۔احمد صاحب کا سر کرسی کی پشت پر تھا اور دل پر رکھا ہاتھ ڈھلک چکا تھا۔

مقدس بیگم نے انھیں ہلایا پر وہ نہ اٹھے۔

"حسان۔۔۔حسان جلدی آئیں۔۔۔دیکھیں بابا جان آنکھیں نہیں کھول رہے۔"حسان انصاری فوراً احمد صاحب کو اٹھانے لگے پھر کچھ سوچتے ان کی نبض پر ہاتھ رکھا جو بلکل ساکت تھی،حسان انصاری نے مقدس بیگم کو دیکھتے دائیں بائیں سر ہلایا تو ان کی چیخیں نکل گئیں۔احمد صاحب ان کو چھوڑ کے جا چکے تھے۔

جہاں ایک گھر سے سکندر کا جنازہ اٹھا تھا وہیں دوسرے گھر میں احمد صاحب بھی دنیا سے جا چکے تھے۔

مقدس بیگم چاہتی تھیں کہ حسان جا کر کہیں سے سکندر کو لے آئیں مگر احمد صاحب کی وصیت تھی کہ سکندر اب اس گھر میں نہ قدم رکھے گا اور نہ اسے ان کے جنازے میں آنے کی اجازت ہے۔سوائے اس کی اولاد اور بیوی کے۔

www.novelsclubb.com

خدیجہ نے بھی اپنے شوہر کی بات کی لاج رکھی تھی کہ خدیجہ یا ایشل احمد صاحب کے گھر جا سکتے ہیں مگر وہ وہاں کبھی نہیں جائے گا اور اگر وہ مر جائے تو اس گھر کے کسی فرد کو یہ خبر نہ دی جائے۔

دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے سے ناراض، آخری دیدار سے محروم اپنی اپنی قبر میں جا سوئے تھے۔ اس ناراضگی میں ان کی انا شامل ہو گئی تھی اور انسان کی انا اسے برباد کر دیتی ہے۔

******

عمر صاحب خدیجہ اور ایشل کو اب اپنے گھر لے آئے تھے۔ ایشل کا کالج شروع ہو گیا تو وہ اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئی جس کا تمام خرچ عمر صاحب نے اٹھایا تھا اور ریٹائرمنٹ کے بعد وہ اپنی پنشن خدیجہ کو دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

خدیجہ اکثر ایشل کے سامنے سکندر کا ذکر کرتیں تو ایشل وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی یا ایسے ہو جاتی جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔ سکندر کی موت کے بعد اسے روز ایک ہی خواب دِکھتا جس میں سکندر کو گولیاں لگتیں نظر آتیں اور وہ چیخیں مارتی اٹھ بیٹھتی۔ ہر رات آنے والا وہ خواب اس کی زندگی کا حصہ بن گیا تھا۔

صائمہ ممانی اور آمنہ ممانی نے اس کا جینا حرام کر دیا تھا۔ وہ دونوں اسے دیکھتے اس کے باپ کا ذکر شروع کر دیتیں کہ وہ خود مر گیا ان دونوں کو ہمارے سر پر مسلط کر گیا۔ خدیجہ یہ سب باتیں صبر سے برداشت کر لیتیں مگر ایشل کی برداشت سے سب باہر ہو رہا تھا۔ وہ سب کو بتانا چاہتی تھی اس کے باپ نے خودکشی نہیں کی انہیں سمیر نے مارا ہے مگر اس کی بات کا کوئی یقین نہ کرتا اسی لیے ایشل نے خدیجہ کو بھی کچھ نہ بتایا تھا۔

"نانا ابو میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔" عمر صاحب کے ساتھ بیٹھتے وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو دیکھتی بولی۔

"کیوں بیٹا یہاں آپ کو کوئی پریشانی ہے یا کسی نے آپ سے کچھ کہا ہے؟" انہوں نے ایشل کے کندھوں کے گرد بازو پھیلاتے کہا۔

"نہیں بس مجھے اپنے گھر میں رہنا ہے مجھے یہاں رہنا اچھا نہیں لگتا آپ پلیز امی کو بھی بولیں میری بات مان جائیں۔" خدیجہ کو وہاں آتے دیکھ کر ایشل منمنائی۔

"ایشل میں تمھارے ساتھ اس گھر میں اکیلی کیسے رہوں گی۔ اگر کسی نے ہمیں کوئی نقصان پہنچایا پھر کیا ہو گا۔ یہاں ہمارے اپنے ہیں دکھ پریشانی میں ہمارا ساتھ دینے کے لیے۔" خدیجہ جوان بیٹی کے ساتھ اکیلے گھر میں رہنے سے ڈر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"امی لوگ رہتے ہیں اکیلے اور میں کون سا کوئی چھوٹی بچی ہوں جو کوئی نقصان پہنچائے گا۔" اب وہ خدیجہ کو کیا بتاتی اس گھر میں رہنا ہی اس کے لیے اچھا نہیں ہے وہ ہر وقت سمیر کی خباثت بھری نظریں برداشت نہیں کر سکتی۔

کافی بحث کے بعد خدیجہ نے بیٹی کے سامنے ہار مان لی اور اگلے دن اپنے گھر روانہ ہو گئے۔ اس سارے عرصے میں محلے والوں نے ان کا بہت ساتھ دیا تھا۔

*****

حال۔۔۔

پورا کمرہ خاموشی میں ڈوبا تھا۔ حسان انصاری اپنے بھائی کی خودکشی کا سن کر غم زدہ تھے۔ ایشل نے اب بھی کسی کو کچھ بتانے کی کوشش نہیں کی وہ ایسے ہو گئی جیسے وہاں موجود ہی نہ ہو۔ اجلال نے خدیجہ کے ساتھ بیٹھی ایشل پر نظر ڈالی پھر واپس جھکا گیا۔ جس لڑکی کو اتنے سال اپنی دعاؤں میں مانگا تھا اسے وہ اپنی زندگی سے نکل جانے کا کہہ چکا تھا۔

"اگر ایشل کی سمیر سے منگنی کے بجائے نکاح ہو جاتا۔۔۔" اس سے آگے کی سوچ ہی اس کے لیے سوہانِ روح تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایشل کے زخم ایک بار پھر تازہ ہو گئے۔ آج رات پھر وہی خواب اسے اس دن میں پہنچا دے گا۔ ایشل کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا، جسے چھپانے کے لیے وہ اُدھر سے اٹھتی صحن میں بنی سیڑھیوں پر جا بیٹھی۔ سیڑھی پر بیٹھتے ہی اس کی آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا۔ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ رو رہی تھی جب کسی نے اس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھا۔ ایشل نے چہرے سے ہاتھ ہٹائے۔ جس سیڑھی پر ایشل بیٹھی تھی اس سے ایک سیڑھی نیچے طلال آ بیٹھا۔

"تمھیں پتا ہے ایشل مجھے ہمیشہ لگتا تھا تمھارا مجھ سے بہت قریبی رشتہ ہے۔ میں جب بھی تمھیں پریشان دیکھتا میرے دل کو کچھ ہوتا تھا ایسے جیسے کوئی خونی رشتہ پریشانی میں ہو۔" ایشل کے گھٹنے پر سر رکھتے وہ بولنے لگا۔

"تم، امل اور مجھ سے عمر میں بڑی تھیں اور میں نے ہمیشہ تمھیں اپنی بڑی بہن مانا۔ تمھیں اداس دیکھ کر میں تمھیں خوش کرنے کی کوشش کرتا۔ جب پہلی بار سمیر کو تمہارے پاس دیکھا تھا تب اس کی آنکھوں میں جھلکتی خباثت نے میرا خون کھلا دیا تھا اور اب بھی یہی ہوا تھا۔ میں تمھیں اداس اور غمگیں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔" طلال کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا جو ایشل کے کپڑوں میں جذب ہو گیا۔ "اور تمھیں پتہ ہے ہماری آنکھوں کا رنگ بھی ایک جیسا ہے، بھورا سنہری۔" اس کی آواز میں خوشی جھلکی۔

www.novelsclubb.com

"میرے لیے بھی تم ہمیشہ چھوٹے بھائی تھے۔میں سوچتی تھی امل کی طرح میرا بھی کوئی چھوٹا بھائی ہوتا جس سے میں اپنی دل کی ہر بات کہہ سکتی، جو مجھے تنگ کرتا جیسے تم امل کو کرتے تھے۔ تمھارا مجھے تنگ کرنا برا نہیں لگتا تھا طلال، بس میں ڈرتی تھی لوگ اسے غلط مطلب میں نہ لیں اور میرا ڈر حقیقت بن گیا۔اسی لیے میں تم سے بد ظن رہنے لگی اور آج تم جیسے آفت کی طرح آئے اگر محلے کے لوگ دیکھ لیتے تو یقیناً وہ بھی اسے غلط سمجھتے۔" وہ طلال کے بالوں کو انگلیوں سے سلجھا رہی تھی۔وہ اس کا سگا بھائی تھا اور اس کی شکل سکندر سے مشابہت رکھتی تھی یہ سوچ کر ہی وہ خوش تھی کہ اسے اس کا بھائی مل گیا۔

"ہاں مگر میں تمھیں پھر بھی آپی نہیں بولوں گا اور نہ ہی آپ کہوں گا۔" آنکھیں صاف کرتے وہ سیدھا ہوتے بولا تو وہ بے اختیار نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"ویسے بہت بھاری ہاتھ ہے تمھارا کیا جم ویم جا رہی ہو۔پہلی بار کا تھپڑ بھی اتنی زور سے نہیں لگا تھا جو آج لگا ہے۔قسم سے ابھی تک درد ہو رہا۔" اب طلال اسے چھیڑ رہا تھا حالانکہ تھپڑ اتنا زور سے نہیں لگا تھا۔

"تم یہ ڈیزرو کرتے تھے۔جس طرح تم نے میرے بازو پکڑے تھے اس کے بارے میں کیا کہو گے؟" وہ آنکھیں چھوٹی کرتی بولی۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس کے لیے سوری۔۔" طلال نے کان پکڑتے کہا جس پر وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

"شکر ہے تم ہنسی ورنہ اتنی دیر سے خود بھی رو رہی ہو اور مجھے بھی رلا دیا۔" طلال ایشل کے آنسو صاف کرنے کے بعد اسے بولا تو ایشل نے اس کے سر پر چپت لگائی۔

******

ایشل کے کمرے سے جانے کے بعد طلال بھی اس کے پیچھے گیا۔امل جو کب سے ایشل سے ملنے کو بے تاب تھی،اٹھنے لگی جب اجلال نے اسے اشارہ سے منع کیا۔

"ان دونوں کو ایک دوسرے کے دکھ بانٹنے کے لیے وقت دو تم بعد میں اپنی دوست سے مل لینا۔" اجلال امل کو سرگوشی میں بولا جس پر امل چپ ہو گی۔

"خدیجہ اس اتوار طلال کی میرے بھائی کی بیٹی سے منگنی ہے۔تم اس کی ماں ہو اگر تم طلال کی شادی اپنی پسند سے کرنا چاہتی ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔" مقدس بیگم کے کہنے پر حسان صاحب نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"نہیں بھابھی آپ لوگوں نے اتنے سال اس کی پرورش کی،اسے پالا،پڑھایا ہے میں کیوں اعتراض کروں گی۔" مقدس بیگم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے انہوں نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خدیجہ اگر میں تم سے کچھ مانگو۔۔۔" حسان صاحب نے بات اُدھوری چھوڑی اور اجلال کو دیکھا۔اجلال جانتا تھا وہ کیا کہنے والے ہیں۔

"بھائی صاحب آپ بلا جھجک اپنی بات کہہ سکتے ہیں۔" حسان انصاری کو جھجکتے دیکھ خدیجہ بولیں۔

"میں چاہتا ہوں جس دن طلال کی انگیجمینٹ ہے اس دن اگر اجلال اور ایشل کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔" طلال اور ایشل ان کی بات پر دروازے کے باہر ہی رکے۔

"بھائی صاحب ایشل بھی آپ کی بیٹی ہے لیکن میں چاہتی ہوں ایک بار ایشل سے پوچھ لیا جائے۔" خدیجہ کی رضامندی پر باہر کھڑی ایشل اندر آنے کے بجائے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ طلال فوراًاس کے پیچھے گیا۔

"چھوٹی امی آپ پلیز اس پر کوئی زور زبردستی نہ کیجئے گا۔میں نہیں چاہتا کسی کو بھی میری زندگی میں زبردستی لایا جائے۔" اجلال سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"ہاں خدیجہ جو بچی کا فیصلہ ہو ہم اس پر راضی ہیں۔" مقدس بیگم نے بھی اجلال کی بات سے اتفاق کیا۔

www.novelsclubb.com

امل تو یہ سوچ کر ہی دل ہی دل میں خوش ہونے لگی کہ ایشل اس کی بھابھی بننے والی ہے مگر اس کی اگلی سوچ پر دل بجھ گیا،ایشل اس سے سخت ناراض ہے اور اسے خود سے ناراض کرنے والی بھی وہ خود تھی۔

"کیا ہوا بیٹا آپ کو خوشی نہیں ہوئی۔۔۔ایشل تو آپ کی بیسٹ فرینڈ بھی ہے۔" حسان انصاری کی بات پر اجلال نے امل کو دیکھا جس کا چہرہ بجھا بجھا نظر آرہا تھا اور اس کے پیچھے کیا وجہ تھی یہ اجلال اچھی طرح جانتا تھا۔

"امل بچے دوستوں میں ناراضگی ہوتی رہتی ہے آپ پریشان نہ ہو، میں ابھی ایشل کو بلا کر لاتی ہوں وہ ویسے بھی زیادہ دیر کسی سے ناراض نہیں رہتی۔" خدیجہ ایشل کو بلانے کے لیے کمرے سے باہر چلی گئیں پیچھے امل اجلال کو دیکھ کر رہ گئی جو سر جھکائے ناجانے کیا سوچ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

******

"آخر سب نے میری زندگی کو مذاق کیوں سمجھ لیا ہے۔۔۔جو چاہتا ہے اپنا فیصلہ مجھ پر مسلط کر دیتا ہے۔" ایشل کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹی رہی تھی اور طلال بیڈ پر بیٹھا سوچ میں گم تھا۔

"تم سمیر سے منگنی پر خوشی ہو؟" ایشل کے چلتے قدم رکے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب؟" وہ ناسمجھی سے بولی۔

"مطلب تم نے سمیر سے منگنی کیا پوری رضامندی سے کی ہے یا۔۔۔امی کے کہنے پر۔" ایشل حیرت سے طلال کو دیکھ رہی تھی وہ کیسے جان گیا تھا کہ اس نے منگنی خدیجہ کے کہنے پر کی ہے۔ایشل کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"ہمممم۔۔۔پھر تم اس منگنی کو ختم کر کے بھائی سے نکاح کر لو،اجلال بھائی بہت اچھے ہیں تمھیں ہمیشہ خوش رکھیں گے اور اس طرح ہم الگ بھی نہیں ہوں گے۔" طلال کے کہنے پر وہ چونکی۔

"تم پاگل ہو گئے ہو طلال۔۔۔"

"صحیح کہہ رہا ہے میرا بیٹا۔اجلال بہت اچھا لڑکا ہے، تمھیں کبھی کوئی غم نہیں دے گا اور ہمیشہ خوش رکھے گا۔" خدیجہ کمرے میں آتے ایشل کی بات کاٹ کر بولیں۔

"امی وہ ہٹلر۔۔۔میرا مطلب ہے وہ مجھے ناپسند کرتے ہیں یہ جانتے ہوئے میں کیسے اس نکاح پر راضی ہو جاؤں۔" امی کے گھورنے پر وہ جلدی سے بولی اور طلال نے اپنی ہنسی روکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمھیں کس نے کہا وہ تمھیں پسند نہیں کرتا۔ تمھیں تو ہر مرد سے مسئلہ رہا ہے۔ مجھے بتاؤ ذرا ،اب تک اتنے رشتوں سے انکار کیا ہے تم نے اور سمیر سے منگنی تم نے میرے کہنے پر کی تھی اب اسے ختم کرنا کا بھی میں کہہ رہی ہوں اور اجلال کے سامنے یہ ہٹلر لفظ مت بولنا۔ انتہائی شریف اور معصوم بچہ ہے تم اس کے ساتھ بہت خوش رہو گی۔" ایشل تو اجلال کے لیے معصوم اور شریف کا لفظ سن کر بے ہوش ہونے والی تھی اور طلال کی ہنسی چھوٹی، اب وہ خدیجہ کو یہ بتا کر ایشل سے مار نہیں کھا سکتا تھا کہ ایشل اس کے منہ پر اسے ہٹلر بول کر آئی تھی۔

"تمھارے دانت کیوں نکل رہے ہیں۔ امی آپ مجھے چھوڑیں اس کے لیے لڑکی دیکھیں تا کہ اسے کوئی قابو کرے۔" طلال کے ہنسنے پر وہ جل کر بولی۔

"اس کی منگنی والے دن ہی تمھارا اور اجلال کا نکاح ہو گا۔" اب کہ طلال بھی اچھل کر کھڑا ہوا۔ یقیناً ان دونوں نے آدھی بات سنی تھی۔

"اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔" طلال کی ہنسی کو بریک لگتے دیکھ کر ایشل نے اسے چیڑایا۔

"اب دونوں ڈرامے بند کرو اور چلو سب تم دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔" خدیجہ ان دونوں کو بول کر باہر نکل گئیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بے فکر رہو اگر تمھیں اجلال بھائی سے نکاح نہیں کرنا تو سب کے سامنے انکار کر دینا تمھارا بھائی تمھارے ساتھ ہے۔"ایشل کے سر پہ ہاتھ رکھتے طلال بہت مان سے بولا تو ایشل کی آنکھیں بھر آئیں۔دوسرے کمرے میں جانے تک وہ فیصلہ کر چکی تھی۔

******

طلال اسے اپنے حصار میں لیے کمرے میں داخل ہوا۔مقدس بیگم نے اٹھ کر ایشل کو اپنے پاس بیٹھایا تو طلال اجلال کے پاس جا بیٹھا۔

"بیٹا ہم آپ سے جو پوچھیں گے اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے چاہے اس کا جواب جو بھی ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔"حسان انصاری تمہید باندھتے بولے۔

"ہم نے فیصلہ کیا ہے اس اتوار ہونے والی طلال کی منگنی کی تقریب میں آپ کا اور اجلال کا نکاح کر دیں۔آپ پر کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔آپ کا جواب ہاں یا نہ جس میں بھی ہو گا آپ سوچ کر بتا سکتی ہیں۔"حسان انصاری کی بات پر اجلال جانتا تھا ایشل صاف انکار کرتی وہاں سے چلی جائے گی مگر ایشل کوئی بھی جواب دیے بغیر خدیجہ کو دیکھنے لگی۔اجلال کو اس کی خاموشی کھلنے لگی آخر وہ کچھ کہہ کیوں نہیں رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بڑے پاپا آپ لوگوں کا جو بھی فیصلہ ہے مجھے۔۔۔۔" وہ سانس لینے کو رکی اور ادھر اجلال کی سانس رکی۔ "مجھے وہ منظور ہے۔" سر جھکائے وہ ایک سانس میں بولی۔ حسان انصاری تو اس کے منہ سے 'بڑے پاپا' کا لفظ سن کر پھولے نہیں سما رہے تھے اور اس کا اقرار وہاں موجود سب کے چہروں پر خوشی بکھیر گیا۔

"خوش رہو ہمیشہ۔" مقدس بیگم اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے بولیں۔ حسان صاحب نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے دعا دی۔

"مقدس بیگم ہم جو میٹھائی اپنی بیٹی کے کہنے پر اس کی دوست کے لیے لائے تھے آپ اس سے اب اپنی بہو کا منہ میٹھا کروائیں۔" انہوں نے میٹھائی کا ڈبہ مقدس بیگم کو پکڑاتے ہوئے کہا تو امل اور ایشل نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ایشل فوراً نظریں پھیر گی تو امل بھی خاموش بیٹھی رہی۔

"ہر وقت ایشل، ایشل کرتی رہتی ہو اب تو تمھاری دلی خواہش پوری ہوئی ہے اپنی دوست پلس بھابھی کا منہ میٹھا نہیں کرواؤ گی؟" طلال امل کے کان میں بولا مگر اتنا اونچا کہ سب نے اس کی بات سنی۔

امل جیسے اپنی جگہ سے اٹھی، ایشل کمرے سے نکل گی۔ اجلال کو اپنے اوپر غصّہ آیا، کیا ہو جاتا اگر وہ ان دونوں کو الگ نہ کرتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امل بیٹا آپ ایشل کے روم میں چلی جاؤ اور آپ کو تو ایشل اپنی بہن کہتی ہے دیکھنا فوراً مان جائے گی۔" امل خدیجہ کے کہنے پر سر ہلاتی اٹھ گئی۔

******

"کیا میں تمھارے روم میں آسکتی ہوں؟" امل دروازے پر دستک دیتے اندر آئی۔

"تم اس وقت کمرے میں ہی کھڑی ہو۔" ایشل بیڈ کی چادر درست کرتے بے رخی سے بولی۔

"کیسی ہو۔۔۔؟" امل کے پوچھنے پر ایشل اس کی طرف مڑی۔

"دیکھو تمہارے سامنے کھڑی ہوں، زندہ، بغیر کسی غم اور دکھ کے۔ تمھیں کیا لگا امل تم مجھ سے دوستی ختم کرو گی تو میں اس غم میں مر جاؤں گی۔" اس کے لہجے میں تلخی آئی۔

"ایشل میں تم سے معافی۔۔۔" ایشل نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔

"معافی۔۔۔" وہ استہزائیہ ہنسی۔

"معافی کسی غلطی پر مانگی جاتی ہے، کسی سے تعلق ختم کر کے نہیں۔ اگر تمھیں لگتا ہے معافی مانگنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا تو یہ تمھاری بھول ہے۔ تم نے دوستی توڑی تھی امل وہ بھی اپنے بھائی کے کہنے پر اور جو دوستیاں دوسروں کے کہنے پر ختم کر دی جائیں وہ دوبارہ نہیں جڑتیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اگر جڑ بھی جائیں تو ان میں ان دیکھا خلا رہ جاتا ہے جسے بھرنے میں سالوں لگ جاتے ہیں۔" ایشل بغیر رکے بولی گئی اور امل سر جھکائے اسے سن رہی تھی۔

ایشل چپ ہوئی تو امل کچھ بھی کہے بغیر اس کے گلے لگی اور اپنے بازو مضبوطی سے اس کے گرد باندھے۔

"ایشل پلیز ایسے نہ کرو۔ میں مجبور تھی مجھے بھائی نے کہا تھا کہ اگر میں نے تم سے دوستی رکھی تو میں اُنہیں کبھی بھائی نہ کہوں، میں کیا کرتی ایشل بتاؤ۔" امل کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو ایشل کے کندھے پر گر رہے تھے۔

"مجھے معاف کردو ایشل پلیز۔۔۔۔ تم میری واحد دوست ہو، میں ساری زندگی تمھاری احسان مند رہوں گی ایشل۔۔۔۔ پلیز مجھے معاف کردو۔۔۔۔۔" امل کو روتا دیکھ اس کے اپنے آنسو بھی بہہ نکلے۔ ایشل نے آہستہ سے اپنے بازو امل کے گرد باندھے جس کا مطلب تھا وہ امل کو معاف کرچکی ہے۔

"یہاں تو کافی ایموشنل سین چل رہا ہے ممی۔" طلال کی آواز پر وہ دونوں الگ ہو تیں آنسو صاف کرنے لگیں۔

"ہاں جی ہوگئی دوستی دوبارہ۔۔۔؟" مقدس بیگم کے بولنے پر دونوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے تو لگا تھا ایشل پہلے امل کے دو مارے گی پھر امل بھی ایشل کو تھپڑ لگائے گی اور پھر دونوں گلے لگیں گی اور دوست بن جائیں گی مگر یہاں تو دونوں ایک دوسرے کے گلے لگیں آنسو بہا رہی تھیں۔" طلال نے بدمزہ ہوتے کہا تو مقدس بیگم نے اس کا کان کھینچا۔

"طلال تم چپ کرو ورنہ میں تمھیں دو ضرور لگاؤ گی۔" مقدس بیگم کے کہنے پر طلال ایشل کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

"ممی چلیں۔۔۔پاپا آپ کو بلا رہے ہیں۔" اجلال دروازے میں کھڑے بولا۔

"ویسے میں سوچ رہا تھا کہ ایشل سے معافی تو بھائی کو مانگنی چاہیے تھی آخر ان دونوں کی دوستی بھی بھائی نے ختم کروائی تھی۔" اجلال جو وہاں سے جانے لگا تھا طلال کے لفظوں میں چھپی شرارت محسوس کرتے اسے سبق سکھانے اندر داخل ہوا لیکن اسے اپنی بہن کے پاس کھڑا پا کر رکا۔

"طلال تم زرا باہر آؤ پھر بتاتا ہوں کون کس سے سوری کہے گا۔" اجلال ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے اگر آپ نے مجھے کچھ کہا تو میں بتا دوں، میری یہ بڑی بہن بہت زور کے تھپڑ مارتی ہے۔" طلال نے اپنے گال پر ہاتھ پھیرتے کہا جبکہ ایشل کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا۔

"طلال۔۔۔۔" مقدس بیگم کی آواز پر طلال نے فوراً کان پکڑے۔ اجلال ایشل پر نظر ڈالتے واپس پلٹ گیا۔

"تم نے مجھے واقعی معاف کر دیا نہ؟" طلال اور مقدس بیگم کے جانے کے بعد امل نے سوال کیا۔

"تم اگر میرے گلے لگ کر نہ روتیں تو شاید کبھی معاف نہ کرتی۔ ویسے بھی دوستی توڑی تم نے تھی میں نے ہمیشہ تمھارے پلٹنے کا انتظار ہی کیا۔" ایشل اب نارمل لہجے میں بولی۔

"شکریہ ایشل۔۔۔۔" امل اس کے گلے میں بازو ڈالتی بولی۔

"اب چلیں۔۔۔۔" ایشل نے اس کے گال کھینچتے کہا۔ امل کو اس کی دوست واپس مل گئی تھی۔

******

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خدیجہ تم اور ایشل ہمارے ساتھ انصاری ہاؤس چلو۔" حسان انصاری کے کہنے پر ایشل نے خدیجہ کی طرف دیکھتے نفی میں سر ہلایا۔

"بھائی صاحب آپ جانتے ہیں بابا جان نہیں چاہتے تھے کہ ہم اس گھر میں آئیں۔" یہ بات کہتے ہوئے وہ اچھی طرح جانتی تھی احمد صاحب نے صرف سکندر پر پابندی لگائی تھی ان دونوں پر نہیں۔

"بابا جان نے تم دونوں کو نہ اس گھر سے جانے کا کہا تھا اور نہ ہی واپس آنے پر پابندی لگائی تھی۔ وہ بس چاہتے تھے سکندر اپنی زمیداری اٹھائے۔ یقین جانو میں نے بابا جان کو منانے کی بہت کوشش کی مگر شاید تقدیر میں یہی لکھا تھا۔ بابا جان نے سکندر سے اس کی اولاد کو الگ کیا تھا اور اللہ نے انہیں بھی مرنے سے پہلے اپنے بیٹے کا چہرہ دیکھنا نصیب نہیں کیا۔" بولتے بولتے ان کی آواز بھیگی۔

"بڑے پاپا جس گھر سے آپ کو ذلیل کر کے نکالا جائے اور یہ کہا جائے کہ اب اس گھر میں دوبارہ مت آنا، آپ بتائیں کیا آپ کا یا کسی کا بھی دل چاہے گا اس جگہ دوبارہ جائے۔" ایشل بات تو حسان انصاری سے کر رہی تھی مگر اجلال جانتا تھا ان لفظوں میں چھپا طنز کس پر ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی صاحب آپ اس کو چھوڑیں یہ کچھ بھی بولتی ہے۔میں آپ لوگوں کے لیے کھانے کا انتظام کرتی ہوں۔" خدیجہ نے ایشل کو آنکھیں دکھاتے کہا۔

"خدیجہ ہم لوگ کھانا کھا کر آئے تھے۔اب ہمیں اجازت دو اور ہاں پرسوں میں تم دونوں کو لینے آؤں گا اور کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔مقدس بیگم آپ اور امل پرسوں تانیہ کے ساتھ ایشل بیٹی کو بھی شاپنگ پر ساتھ لے کر جائیں گی تاکہ وہ اپنے نکاح کا جوڑا اپنی پسند سے خرید لے۔" مقدس بیگم کو حکم دیتے حسان انصاری صوفے سے کھڑے ہوئے۔ان کے اٹھتے باقی سب بھی اٹھے۔

حسان انصاری خدیجہ اور ایشل کے سر پر ہاتھ رکھتے باہر چلے گئے تو اجلال بھی خدیجہ سے پیار لیتے ایک نظر طلال کے ساتھ کھڑی ایشل پر ڈالتے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

مقدس بیگم اور امل بھی ان دونوں سے ملتیں گاڑی میں جا بیٹھیں۔البتہ طلال ان کے ساتھ نہیں گیا تھا۔

******

ان سب کے جانے کے بعد ایشل کچن میں کھانا بنانے چلی آئی۔

"تم خوش ہو۔" طلال کچن کی سلیب سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس بات پر۔" وہ انجان بنی۔

"میری منگنی کی خبر سن کر، ظاہر سی بات ہے میں تمھارا، بھائی سے نکاح کی بات پر خوش ہونے کا پوچھ رہا ہوں۔" طلال جل کر بولا۔

"ہاں تمھاری قید کی خبر سن کر بہت خوش ہوں۔" ایشل دوسری بات کو نظرانداز کر گئی۔

"ویسے میں ہمیشہ بھائی کو کہتا تھا، آپ جتنا سڑے رہتے ہیں پتہ نہیں کس لڑکی کی آپ کے ساتھ قسمت پھوٹے گی۔اب مجھے کیا پتہ تھا یہ بات مجھ پر ہی الٹی پڑ جانی ہے۔" طلال کچن کے دروازے کی طرف آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا کہتا باہر بھاگا۔

ایشل چند سیکنڈ اس کے اس طرح بھاگنے پر حیران ہوئی پھر اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہاتھ میں پکڑا چمچہ سلیب پر پٹختے زور سے چیخی۔

"طلال۔۔۔۔" اور طلال صاحب وہاں سے غائب ہو چکے تھے۔

******

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات اپنے بستر پر بیٹھتے اجلال نے سر بیڈ کراؤن سے ٹکاتے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے تصویر باہر نکالی جس میں ایک تین سالہ بچی پنک فراک پہنے کھڑی تھی اور اس کے ساتھ ایک سات سال کا بچہ کھڑا اس کی پونی پکڑے ہوئے تھا۔

"برے تو آپ مجھے پہلے ہی لگتے تھے مگر آج مجھے آپ سے جس قدر نفرت محسوس ہو رہی ہے اتنی نفرت تو میں نے شائد اس شخص سے بھی نہیں کی جس سے میری ماں نے میری نسبت طے کی ہے۔" اس تصویر کو دیکھتے ایشل کے الفاظ اس کے ذہن میں گونجے۔

"تم نے تو کہا تھا تمھیں مجھ سے نفرت ہے پھر پاپا کے ایک بار پوچھنے پر تم نے ہاں کیسے کر دی؟" اپنی سوچوں میں ایشل سے مخاطب ہوتے بولا۔

"کہیں چھوٹی امی نے اسے مجبور تو نہیں کیا؟ نہیں میں نے انہیں پہلے ہی بول دیا تھا وہ اسے مجبور نہ کریں؟" اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی آخر ایشل مان کیسے گئی۔

"کیا ہو جاتا بابا جان اگر اس وقت آپ ہمیں ایک دوسرے سے دور نہ کرتے، ہم پر ایک دوسرے سے ملنے پر پابندی نہ لگاتے۔" تصویر پر ہاتھ پھیرتے اس نے آنکھیں بند کیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنے دنوں سے وہ سکون کی نیند نہیں سو سکا تھا۔ جب بھی آنکھیں بند کرتا دو روئی اور نفرت بھری سنہری آنکھیں اس کے سامنے آجاتیں۔ لیکن آج آنکھیں بند کرنے پر وہ آنکھیں اس کے سامنے نہیں آئیں۔

******

طلال خدیجہ کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا اور خدیجہ کو اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ ان کا بیٹا ان کے سامنے ہے۔

"امی ایک بات پوچھوں؟" اچانک کچھ یاد آتے وہ اٹھ بیٹھا۔

"پوچھو میری جان۔" اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے وہ پیار سے بولیں۔

"کیا میرا چہرہ بابا سے ملتا ہے؟" اس کے سوال پر خدیجہ کو وہ دن یاد آیا جب ہسپتال میں پہلی بار انہوں نے طلال کی جھلک دیکھی تھی۔

اس وقت ان کے منہ سے طلال کو دیکھتے جو لفظ ادا ہوا تھا وہ 'سکندر' تھا۔ لیکن اس ٹائم انجیکشن کا اثر تھا تو وہ اسے اپنا وہم سمجھ کر بھول گئیں مگر آج طلال کو ایشل کے ساتھ کھڑے دیکھ کر وہ سن رہ گئیں تھیں۔ وہ بالکل اپنے باپ کی کاپی تھا چاہے وہ شکل سے ہو یا غصے سے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم خود دیکھ کر بتاؤ۔" الماری سے لکڑی کا باکس نکال کر انہوں نے سکندر کی کچھ تصاویر اس کے سامنے رکھیں۔

ایک پل کو طلال واقعی حیران رہ گیا۔ انیس بیس کے فرق کا فرق تھا ورنہ اس کی آنکھیں، بال، قد کاٹھ سب اپنے باپ جیسا تھا۔ بس فرق اتنا تھا سکندر کے ماتھے پر تل تھا۔ اس باکس میں طلال کی پیدائش کی کچھ تصاویر بھی تھیں جنہیں اکثر خدیجہ اکیلے میں دیکھتی تھیں اور جب ایشل اس بارے میں پوچھتی تو وہ کہتیں صحیح وقت پر بتاؤں گی۔

"یہ دونوں کون ہیں؟ ایک منٹ یہ تو بھائی کے بچپن کی تصویر ہے اور ساتھ امل ہے کیا؟" طلال باکس میں رکھی تصویر باہر نکالتے بولا۔ پھر اس نے تصویر کو پلٹا جس کے پیچھے بچگانہ لکھائی میں لکھا تھا۔ 'ایّی کی عشو'۔

"یہ کون ہے؟" ایشل خدیجہ کے کمرے کے لائٹ آن دیکھ کر ادھر ہی آگی جب اس نے طلال کے ہاتھ میں پکڑی تصویر دیکھی۔ تصویر شاید برتھڈے پارٹی کی تھی کیونکہ اس تصویر میں بچی کے سر پر برتھڈے کیپ تھی اور بچے کے منہ پر کیک لگا تھا اور اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو یقیناً اس بچی کو ہنستے ہوئے دیکھ کر تھی۔

"کہیں یہ بھائی کے ساتھ ایشل تو نہیں؟" عشو لفظ پڑھتے اسے جو پہلا خیال آیا وہ ایشل تھا۔

"یہ ایشل کی تیسری سالگرہ کی تصویر ہے اور اس کے پیچھے الفاظ اجلال نے لکھے تھے۔" خدیجہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں جبکہ ایشل کچھ بھی کہے بغیر جیسے آئی تھی ویسے ہی خاموشی سے اٹھی۔

"کہاں جا رہی ہو؟ تم بھی ہمارے ساتھ یہ تصویریں دیکھو۔" طلال اپنے موبائل میں اس تصویر کی پیچر لیتے بولا۔

"میں سونے جا رہی ہوں صبح یونی بھی جانا ہے۔" ان دونوں کی طرف دیکھے بغیر وہ نکل گئی۔

"بچپن میں تو اسے اجلال کے سوا کوئی اور نظر ہی نہیں آتا تھا بس ہر وقت اس کی زبان پر ایک لفظ ہوتا تھا 'اجّی'۔ مجھے لگا اسے اجلال کو دیکھ کر اپنے بچپن کی یاد آگئی ہو گی لیکن یہ ایسے ہو گئی جیسے بھوت دیکھ لیا ہو۔" خدیجہ باقی تصویریں طلال کے سامنے رکھتے بول رہی تھیں۔

"امی ان دونوں کی انصاری ہاؤس میں تھوڑی لڑائی ہو گئی تھی بس تب سے یہ بھائی کو بس باتیں سناتی رہتی ہے۔ آپ فکر نہ کریں نکاح کے بعد ٹھیک ہو جائے گی۔" طلال انہیں تسلی دیتے اب ان تصاویر کو کیمرے میں محفوظ کر کے اجلال کو بھیج رہا تھا۔

******

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھیک دو دن بعد وہ طلال کے ساتھ انصاری ہاؤس کے باہر کھڑی تھیں۔ خدیجہ کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں جبکہ ایشل کا چہرہ سپاٹ تھا۔ کل اس کا نکاح تھا۔ طلال انہیں لیے اندر داخل ہوا۔

سب سے ملنے اور کھانے کے بعد مقدس بیگم ان دونوں کو اس روم میں لے آئیں جو کبھی سکندر اور خدیجہ کا تھا۔

"تم لوگوں کے جانے کے بعد بابا جان نے یہ کمرہ بند کروا دیا تھا اور ساری تصویریں بھی یہی رکھوا دی تھیں۔ میں روز بابا جان کی نظر سے بچا کر اس کمرے کی صفائی تو کرواتی تھی مگر آج حسان انصاری اور میں نے تم لوگوں کی تصویریں واپس اس گھر کی دیواروں پر لگوا دیں ہیں۔" مقدس بیگم کمرے کا دروازہ کھولتے خدیجہ کو بتا رہی تھیں جو اتنے سالوں بعد اس گھر میں آئی بھی تھیں تو سکندر کے مرنے کے بعد۔

www.novelsclubb.com

کتنی یادیں وابستہ تھیں ان کی اس گھر اور اس کمرے سے۔ کمرے میں قدم رکھتے وہ ماضی میں چلی گئیں، جب شادی ہو کر وہ اس گھر میں آئیں تھیں اور سکندر وہ اسے پلکوں پہ بیٹھا کر رکھتا تھا۔ ایشل کی پیدائش پر سکندر نے اس کمرے کو دلہن کی طرح سجایا تھا۔ مگر وقت نے اسے بدل دیا اور ان کی ہنستی مسکراتی زندگی کہیں بہت پیچھے چلی گئی۔ ایک چیز جو ان کی زندگی میں نہیں بدلی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی وہ سکندر کا اپنی بیٹی سے پیار تھا جو کبھی کم نہیں ہوا تھا۔ مگر خدیجہ کو لگتا تھا اس ایک حادثے نے ایشل کے دل میں اس کے باپ کے لیے نفرت بھر دی ہے۔

"خدیجہ تم آرام کرو اور ایشل بیٹا آپ بھی فریش ہو جاؤ پھر ہمیں شاپنگ پر بھی جانا ہے۔ تانیہ کو طلال لینے گیا ہے اور وہ جب آ جائے گی تو اس نے آتے کی جلدی جلدی کا شور کرنا ہے۔" ایشل ان کی بات پر اپنے ساتھ لائے بیگ سے کپڑے نکالنے لگی۔

******

"نہیں تم مجھے ایک بات بتاؤ یہ ہر وقت تم ہوا کے گھوڑے پر سوار کیوں رہتے ہو؟" طلال نے خدیجہ اور ایشل کو انصاری ہاؤس چھوڑتے تانیہ کو کال کر کے تیار ہونے کا بولا تھا اور ٹھیک دس منٹ بعد وہ گیٹ کے باہر کھڑا ہارن پر ہارن دے رہا تھا جس پہ تانیہ کو شدید تپ چڑھی۔

"آہہ... تم کبھی بھی پہلے سلام نہ کرنا؟" طلال نے آہ بھرتے کہا پھر تانیہ کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ کر رکا۔

"میں نے تمھیں دس منٹ پہلے بولا تھا کہ میں لینے آ رہا ہوں مگر تم ایسے ظاہر کر رہی ہو کہ میں بغیر بتائے آیا ہوں۔" طلال گاڑی سٹارٹ کرتے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واہ طلال انصاری، تم کسی لڑکی کو دس منٹ پہلے کال کر کے بولو کہ میں تمھیں لینے آرہا ہوں اور پانچ منٹ بعد اس کے گھر کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل ہارن دیئے جاؤ تو کیا وہ لڑکی غصّہ بھی نہ کرے۔"تانیہ کو تو پتنگے ہی لگ گئے۔

"اچھا بابا سوری، اب موڈ ٹھیک کرو۔ اس منہ کے ساتھ اپنی ساس اور نند سے ملو گی تو وہ تمھیں دیکھتے ہی ریجکٹ کر دیں گئیں۔"تانیہ کو منہ پھلائے دیکھ کر بولا۔

"میری ساس اور نند نے مجھے بہت دفعہ دیکھا ہے..."تانیہ کے لفظوں کو بریک طلال کے جھٹکے سے گاڑی روکنے پر لگی۔

"تم آرام سے گاڑی نہیں روک سکتے تھے۔"اپنی تیز ہوتی دل کہ دھڑکن کو نارمل کرنے کے لیے اس نے گہری سانس لی۔

"کیا ممی پاپا نے ماموں ممانی کو کچھ نہیں بتایا؟"طلال کے سوال پر تانیہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"کیا نہیں بتایا...؟"تانیہ کے چہرے پر ابھرتے تاثر سے صاف ظاہر تھا اسے کچھ نہیں پتہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی کہ ... ممی پاپا میرے اصل والدین نہیں ہیں۔" طلال نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے اسے بتایا۔

"اگر میں کہوں کہ مجھے یہ بات پتہ ہے بلکہ ماما پاپا سب یہ بات جانتے ہیں پھر..." اب کہ جھٹکا لگنے کی باری طلال کی تھی۔

"کیا صرف اس بات سے میں ہی بے خبر تھا۔" طلال اپنا سر اسٹیر نگ پر ٹکاتے بولا۔

"تم اور امل بھی...، مجھے یہ بات ماما پاپا نے تم سے رشتہ طے کرنے سے پہلے بتائی تھی اور مجھے یہ بات تمھیں یا امل کو بتانے سے منع کی تھی۔" تانیہ کی بات سنتے طلال نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"خیر ویسے ایک سرپرائز تمھارے لیے بھی ہے۔" طلال نے گاڑی دوبارہ سڑک پر ڈالی۔

"وہ کیا؟"

"تم اس وقت اپنی اصل ساس اور نند سے ملنے جارہی ہو جو اس وقت انصاری ہاؤس میں موجود ہیں۔" طلال کے بتانے پر تانیہ کا منہ کھلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اف طلال تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا میں تو صحیح سے تیار بھی نہیں ہوئی۔"تانیہ کو اب بھی اپنے تیار نہ ہونے کا دکھ کھایا جا رہا تھا۔

"بے فکر رہو امی، تمھیں اس شکل کے ساتھ بھی قبول کر لیں گی۔"طلال نے اپنی ہنسی دباتے اسے تپایا۔

"اس شکل سے کیا مراد ہے، ہاں؟تم پہلے خود کو دیکھو پھر بولنا یہ بات۔"تانیہ کے تو دل پر بات لگی۔

"مطلب یہ کہ اتنے تھوڑے میک اپ میں بھی تم انہیں بس صحیح لگو گی اور رہی بات میری میں تو بچپن سے بہت پیارا ہوں۔"اس بات پر دل میں ہی سہی مگر تانیہ نے بھی اتفاق کیا۔

"میں نے ابھی ایک بات نوٹ کی ہے، تم آج کافی خوش لگ رہے ہو؟"کئی دن سے طلال کے چہرے پر جو پریشانی تھی آج وہ کہیں غائب ہو گئی تھی۔

" صحیح کہا اور میری خوشی اس وقت ساتویں آسمان پر ہے۔اب اترو اور اندر چلو۔"گاڑی پورچ میں پارک کرتے اس نے تانیہ کے سائیڈ کا دروازہ کھولا۔

******

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایشل فریش ہو کر باہر آئی تو کمرے میں خدیجہ کے ساتھ امل اور مقدس بیگم تیار بیٹھی تھیں۔

"جب تم ہسپتال میں تھیں تب میں تم سے ملنے آنے والی تھی مگر عین وقت پر میری بہن بیمار پڑ گئی اور ہماری ملاقات ادھوری رہ گئی ورنہ ہم بہت پہلے مل چکے ہوتے۔" مقدس بیگم خدیجہ کو بتا رہی تھیں اور ایشل کو وہ احسان یاد آئے جو اس برے وقت میں ان لوگوں نے اس پر کیا تھا۔ اگرچہ وہ احسان نہیں تھے مگر ایشل انہیں اپنا احسان مند ہی سمجھتی تھی۔

"کیا بات ہے بیٹا کن سوچ میں گم کھڑی ہو، کوئی پریشانی ہے؟" خدیجہ کی پکار پر وہ سوچوں سے باہر آئی۔

"نہیں، کچھ نہیں۔" ایشل ہلکا سا مسکرا کر بولی۔ تبھی دروازہ کھلا اور طلال تانیہ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم!" تانیہ نے مقدس بیگم اور امل کے علاوہ کمرے میں دو نفوس کو دیکھا تو تھوڑا ہچکچائی۔ اس کے سلام کرنے پر طلال نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"وعلیکم السلام، ماشاءاللہ ہماری بہو تو بہت پیاری ہے۔" خدیجہ نے تانیہ کے ماتھے پر بوسہ دیا جس پر وہ بھینپ گئی۔ طلال مسکراتی نظروں سے اس کے سرخ چہرے کو تک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شرم کرو سب کے سامنے اسے ایسے دیکھوں گے تو بیچاری کنفیوز ہو جائے گی۔" امل نے طلال کے کان کھینچے۔

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے جو تم فرہان بھائی کو دیکھ رہی تھیں اس دن؟" طلال نے آنکھیں چھوٹی کرتے امل کو گھورا۔

"یہ تم دونوں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو؟" مقدس بیگم کے پکارنے پر دونوں نے نفی میں سر ہلایا۔

"چلیں اب پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے اور آپ خواتین کی خریداری جلدی ختم بھی نہیں ہوتی۔" طلال گاڑی کی چابی گھماتے بولا تو تینوں لڑکیوں نے اسے گھورا۔ پہلے تو اسے ان کے گھورنے کی سمجھ نہیں آئی پھر یاد آیا اس نے انہیں ابھی خواتین کا لقب دیا تھا۔ ان کی گھوریوں کی پرواہ کیے بغیر وہ دانت دکھا کر ہنستا باہر نکل گیا۔ اس کے نکلتے وہ سب بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

******

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے کمرے سے ملحقہ بالکنی میں موجود اجلال نے کسی کے بولنے کی آواز پر ریلنگ سے نیچے جھانک کر دیکھا جہاں مقدس بیگم کے ساتھ وہ کھڑی کسی بات پر منہ پر ہاتھ رکھے مسکرا رہی تھی۔اجلال نے اسے آج پہلی بار مسکراتے دیکھا تھا۔

ایشل کے مسکرانے پر اجلال کے لب خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے۔اپنے فون کی آواز پر وہ ریلنگ سے ہٹا تبھی ایشل نے اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس کرتے سر اٹھا کر اوپر دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔سر جھٹکتے وہ گاڑی میں بیٹھی۔دوسری طرف اجلال فون کان سے لگائے واپس ریلنگ کی طرف آیا مگر تب تک طلال کی گاڑی گیٹ پار کر چکی تھی تبھی وہ دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہوا۔

"تم تھوڑا وقت نکال کر آجانا یار کل۔" اجلال نے دوسری طرف موجود سلمان سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں ضرور آتا مگر اس وقت ملک سے باہر ہوں اور کل بہت ضروری میٹنگ بھی ہے۔ویسے اتنی جھٹ پٹ نکاح کرنے کی کوئی خاص وجہ؟ کیا وہ تمھیں مل گئی؟" اجلال جانتا تھا وہ کس کا پوچھ رہا ہے۔

"تقدیر نے بھی میرے ساتھ عجیب کھیل کھیلا ہے، کئی مہینوں پہلے جس لڑکی کو دیکھ کر مجھے پہلی نظر میں لگا تھا یہ وہی ہے مگر اس کا نام اور اسے دیکھ کر نا جانے کیوں دماغ نے دل کی نفی کی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور پھر میں جان بوجھ کر اسے خود سے دور کر رہا تھا کیونکہ میں کسی لڑکی کو اس کی جگہ نہیں دینا چاہتا تھا مگر اب جب اس دن معلوم ہوا جسے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کیا تھا وہ تو شروع سے میرا نصیب تھی۔" اجلال کی آواز نم ہوئی جو شاید سلمان نے نوٹ نہیں کی۔

"اللہ سب بہتر کرے گا ان شاءاللہ اور دیکھنا نکاح کے بعد اللہ ان کے دل سے تمھاری نفرت ختم کر دے گا۔" سلمان بہت خوش تھا کہ اس کے دوست کو اس کی محبت مل گئی۔

"ان شاءاللہ۔" اس نے آسمان کی جانب دیکھا۔

******

"تم یہ رنگ کیوں نہیں لیتیں تم پر سوٹ کرے گا۔" طلال نے بے بی پنک لانگ فراک تانیہ کی طرف بڑھائی۔ ایشل، امل اور مقدس بیگم جیولری شاپ چلے گئے تھے۔ امل کا سوٹ ویسے بھی صالحہ بیگم اور کی طرف سے آ گیا تھا تو وہ بس ایشل اور تانیہ کی شاپنگ کے لیے ساتھ آئی تھی۔ تانیہ کو کوئی سوٹ پسند نہیں آ رہا تھا تو طلال اس کے ساتھ ہی رک گیا۔

"ایک بات پوچھوں؟" تانیہ نے فراک اس کے ہاتھ سے لی۔

"ایسی کیا بات ہے جسے پوچھنے کے لیے تم اجازت مانگ رہی ہو؟" طلال نے حیران کن لہجے میں کہا مگر تانیہ کے چہرے پر چھائی سنجیدگی پر وہ چونکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب تمھاری اور اجلال بھائی کی لڑائی ہوئی تھی تب تم نے مجھے بتایا تھا جس لڑکی کے بارے میں اجلال بھائی وہ سب بول رہے تھے اسے تم اپنی بہن مانتے ہو، تو کیا وہ۔۔۔؟"تانیہ نے بات اُدھوری چھوڑی مگر طلال سمجھ گیا تھا وہ کیا پوچھ رہی ہے۔

"وہ اپیشل ہی تھی۔ میرا دل کہتا تھا وہ بہت اپنی ہے، بہت قریبی، اتنی کہ اس کی تکلیف پر مجھے کچھ ہوتا تھا اور دیکھو خون کی کشش اتنی تھی کہ وہ بھی مجھے اپنا چھوٹا بھائی ہی کہتی تھی مگر لوگ ہمیشہ دوسروں کو غلط سمجھتے ہیں۔"کاونٹر کی جانب بڑھتے اس نے سوٹ کے پیسے دیے۔تانیہ اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جہاں تکلیف تھی، وہی تکلیف جو کچھ ماہ پہلے اس پر لگے الزام پر اس کے چہرے پر ہوتی تھی۔

"کیا اجلال بھائی ان سے اب بھی نفرت کرتے ہیں؟"تانیہ کے سوال پر طلال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"پہلے تھی یہ نہیں معلوم، مگر ہاں اب کہیں جاسوئی ہو گی اور اگر ذرا برابر ہوئی بھی تو آگے جا کر نہیں رہے گی۔"طلال کی بات پر اسے اچھنبا ہوا۔

"کیا مطلب؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مطلب کل ہماری منگنی کے ساتھ اجلال بھائی اور ایشل کا نکاح بھی ہے۔ ویسے تو یہ بات سب کو کل سرپرائز کے طور پر بتانی تھی مگر میں نے صرف تمھیں بتائی ہے۔ تم کسی کو نہ بتانا کہیں سب مجھے ہی پکڑ لیں۔ اب جیولری لے لیں؟" تانیہ نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ دونوں اسی دوکان کی طرف چل دیے جہاں باقی تینوں تھے۔

******

رات کے کھانے پر حسان صاحب سربراہی کرسی پر بیٹھے تھے ان کے دائیں جانب مقدس بیگم ان کے ساتھ والی کرسی پر اجلال بیٹھا تھا اور اگلی کرسی پر امل تھی جبکہ بائیں جانب خدیجہ اور ان کے ساتھ ایشل اور طلال موجود تھے۔

اجلال کھانا کھاتے گاہے بگاہے نگاہ اپنے بالکل سامنے بیٹھی ایشل پر ڈالتا جو کھانے کو کھا کم اور اس کو گھور زیادہ رہی تھی۔

"کیا بات ہے ایشل، آپ کھانا نہیں کھا رہیں؟ کچھ اور کھانا ہے تو بتا دو؟" مقدس بیگم نے بھی جب نوٹ کیا تو پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔۔بس میں نے کھالیا۔" کھانے سے ہاتھ کھینچتے اس نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیے مگر اسے اس طرح درمیان سے اٹھ کر جانا عجیب لگ رہا تھا اور تو اور اپنے سامنے بیٹھے شخص کی مسلسل خود کی جانب اٹھتی نظریں، وہ کیا بتاتی سب کو کے سامنے موجود شخص اسے زہر لگ رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں جب بھوک لگے آپ کھالینا، آپ آرام کرو کل فنکشن میں تھک نہ جاؤ۔" مقدس بیگم نے جیسے اس کی پریشانی حل کی۔ وہ فوراً اٹھتے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اجلال جانتا تھا وہ اس کی وجہ سے کھانا چھوڑ کر گئی ہے۔ مگر اس میں اس کا بھی کوئی قصور نہیں تھا۔ اب اتنے سالوں سے مانگی گئی دعا اس طرح آنکھوں کے سامنے ہوگی تو کون نظر چرائے گا۔

جب سب کھانا کھا چکے تو اجلال نے میسج کرکے امل کو کمرے میں بلایا۔

"جی بھائی کچھ چاہیے آپ کو؟" امل نے آتے سوال کیا۔

"تمھاری دوست نے صحیح سے کھانا نہیں کھایا شاید نئی جگہ کی وجہ سے تم ایسا کرو اس کے لیے کھانا کمرے میں لے جاؤ۔" اجلال کے کہنے پر امل نے شرارت سے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے لے جاتی ہوں مگر ابھی تو وہ میری دوست ہے، کل آپ کی منکوحہ ہوگی اور اس کا نام ایشل ہے کب تک اس کا نام نہیں لیں گے؟" اس سوال پر اجلال کو اپنے اوپر غصہ آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آخر کیا ضرورت تھی اس کی فکر کرنے کی۔اف پتہ نہیں امل کیا سوچ رہی ہو گی؟"

"بھائی۔۔۔"امل کی پکار پر وہ سوچوں سے باہر آیا۔"شکریہ بھائی! میں بہت خوش ہوں آپ کے دل سے میری دوست کے لیے جو غلط فہمی تھی ختم ہو گئی اور اب وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔"امل اجلال کے گلے لگی۔اجلال اس کا سر تھپکتے مسکرایا۔

******

اگلا دن روشن اور خوشگوار تھا۔منگنی اور نکاح کا سارا انتظام انصاری ہاؤس کے لان میں کیا گیا تھا۔چونکہ مجتبیٰ صاحب اور سلیم صاحب کے علاوہ ان کے کچھ قریبی عزیز بھی اس وقت وہاں موجود تھے تو ہر طرف گہما گہمی تھی۔

"آپ سب کے لیے آج ایک اسپیشل سرپرائز ہے۔"انصاری صاحب نے ایشل کو اپنے پاس بلاتے سب کو متوجہ کیا۔ایشل اور خدیجہ سے سب کا تعارف وہ پہلے ہی کروا چکے تھے اور زینب کو تو ایشل بہت پسند آئی تھی۔

"انکل جلدی بتائیں سرپرائز۔"زینب سے تو اب صبر نہیں ہو رہا تھا جبکہ عینا اس کا دل وسوسوں سے گھرا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج امل اور طلال کی منگنی کا تو آپ جانتے ہی ہیں مگر آج اجلال کا نکاح بھی ہے۔" سب کے چہروں پر خوشگوار حیرت ابھری۔

"اجلال بھائی آپ کتنے چھپے رستم نکلے یار۔ ویسے کون ہے وہ خوش نصیب جس کے لیے بھائی نے ہاں کہی ہے اور وہ بھی سیدھا نکاح کے لیے؟" فرہان نے لاونج میں آتے اجلال کو پکارا۔

"میں بتاؤں وہ کون ہے؟" زینب چہک کر بولی۔

"تمھیں کیسے پتہ؟" عینا نے اس کے کان میں پوچھا۔

"ایشل آپی۔ اجلال بھائی کا نکاح ایشل آپی سے، ہے ناں؟" اس کے کہنے پر اجلال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی وہیں حسان انصاری اور مقدس بیگم نے بھی اثبات میں سر ہلا کر اس کی بات کی تصدیق کی۔ عینا نے نظر اٹھا کر اجلال کو دیکھا جس کی نظروں کا زاویہ ایشل کی جانب تھا جو اب امل کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی۔

"تو کیا وہ لڑکی ایشل تھی، جس کا اجلال انصاری نے سالوں انتظار کیا۔" ایشل کو دیکھتے وہ سوچنے لگی۔ اس کے دل میں کچھ ٹوٹا تھا۔ مگر پھر بھی مضبوط بنی وہاں بیٹھی رہی اس بات سے انجان کے فرہان اس کے بدلتے رنگ دیکھ چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے اپنی بہن کے لیے افسوس ہوا تھا مگر اجلال کے لیے خوش بھی تھا کہ اسے اس کی محبت مل گئی۔

******

شام مغرب کے بعد تقریبات کا انعقاد تھا تو سب نماز سے فارغ ہوتے تیار ہونے لگے۔

طلال دروازے پر دستک دیتے اجلال کے کمرے میں آیا۔

"ماشاءاللہ، بہت پیارے لگ رہے ہیں۔" اجلال اس وقت پیسٹل رنگ کا کرتا پہنے ہوئے تھا جو اس پر جچ بھی رہا تھا۔ اس کے سیاہ بال ہمیشہ کی طرح جیل لگا کر سیٹ کیے گئے تھے۔

"تم بھی بہت پیارے لگ رہے ہو ماشاءاللہ۔" اجلال اس پر پرفیوم سپرے کرتے بولا تو وہ ہنس دیا۔

"بھائی آپ سے ایک بات کرنی تھی۔" گلا کھنکار کر اس نے بولا۔

"بھائی آپ کے اور ایشل کے درمیان ان کچھ مہینوں میں جو بھی لڑائی رہی ہے آپ پلیز اس کی کہی باتیں بھول جایئے گا۔ وہ بس تھوڑی سی روڈ ہے مگر دل کی بہت اچھی ہے۔ بے شک ہم بہن بھائی ساتھ نہیں رہے مگر ان چند سالوں کے اندر میں اسے بہت جان گیا ہوں۔ وہ جب پریشان

ہوتی ہے تو منہ سے کچھ نہیں کہتی بس کسی سے بات نہیں کرتی یا ہر وقت غصے میں رہتی ہے۔امی کی بیماری کی وجہ سے بس وہ ایسی ہو گئی ہے۔آپ بس۔۔۔"وہ سر جھکائے کہہ رہا تھا جب اجلال نے آگے بڑھتے اسے گلے لگایا۔طلال کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلا۔اسے بولتے ہوئے اجلال کو وہ ایشل کا بڑا بھائی لگا تھا۔

"بے فکر رہو میں بچپن سے اس کی نیچر سے واقف ہوں۔بس ہمارا دوبارہ ملنا ایسے ہی لکھا تھا۔" اس کی کمر تھپکتے اجلال آہستہ سے بولا۔

"بلکہ میں تم سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔میں نے تم دونوں کے اتنے پاک رشتے پر تہمت۔۔۔"اجلال نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تو طلال نے فوراً اس کے ہاتھوں کو تھاما۔

"پلیز بھائی،ایسے نہیں کریں۔اس وقت جو ہوا اسے بھول جائیں۔"

"چلو آنسو صاف کرو۔مجھے تم ہنستے مسکراتے اچھے لگتے ہو پتہ نہیں کیوں اتنی سیریس شکل بنا لیتے ہو۔"اجلال نے اس کے آنسو صاف کیے۔

"رہی بات تمھاری بہن کی تو مجھے حیرت ہو رہی ہے وہ نکاح کے لیے کیسے مان گئی؟ کہیں تم نے یا چھوٹی امی نے تو اسے مجبور نہیں کیا تھا؟"اجلال اس دن سے اسی سوچ میں تھا آخر اس نے ایک دم ہاں کیسے کر دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری تو ایشل ویسے بھی نہیں مانتی اور امی نے بھی اسے مجبور نہیں کیا۔ یہ اس کا اپنا فیصلہ ہے۔ کیا معلوم اسے بھی بچپن کی کوئی بھولی بسری آپ کی یاد آگئی ہو؟" اب کے طلال نے شرارت سے کہا۔ پھر دونوں ہنس دیے۔

******

وہ آئینے کے سامنے نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی۔ پالر والی اسے تیار کر کے اب امل اور تانیہ کو تیار کرنے گئی تھی۔ پیسٹل کلر کی پاؤں کو چھوتی فراک 'جو موقع کی مناسبت سے زیادہ بھاری نہیں تھی' پہنے، ہم رنگ دوپٹہ، کانوں میں جھمکے اور ہلکے میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"تقدیر نے بھی میرے ساتھ عجیب کھیل کھیلا ہے۔ پہلے سمیر سے ان چاہی منگنی اور اب، اس شخص سے نکاح جسے میں پسند نہیں کرتی اور وہ اسے بھی مجھ سے شدید نفرت ہے۔ جو میری شکل تک دیکھنا نہیں چاہتا، جو چند دن پہلے مجھے اپنی زندگی سے نکل جانے کا کہہ رہا تھا اب کیسے اچانک نکاح کے لیے مان گیا۔ کیا وہ مجھ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے رہا ہے یا کچھ اور ہے۔" اس کے دل میں کوئی احساس نہیں تھا۔ اس کی سوچوں کا تسلسل دروازے کی آواز پر ٹوٹا جہاں سے عینا اندر آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عینا سنہری رنگ کی کیپری شرٹ کے ساتھ بالکل ہلکا میک اپ کیے ہوئے تھی۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ۔" عینا اس کا دوپٹہ درست کرنے لگی جو زمین پر لگ رہا تھا۔

"شکریہ۔" ایشل ہلکا سا مسکرائی۔

"آجائیں نیچے چلیں۔ سب نکاح کے لیے انتظار کر رہے ہیں اور خدیجہ آنٹی بھی آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔" عینا نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے کھڑے ہونے میں مدد دی۔ عینا کے ساتھ سیڑھیاں اترتے اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ خدیجہ کے کمرے سے نکلتے اجلال کی نظر جیسے اس پر پڑی دوبارہ پلٹنا بھول گئی۔ وہ یک ٹک اس دیکھ رہا تھا جب فرہان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بھائی وہ آپ کی ہیں بعد میں دیکھ لیجیے گا ابھی باہر چلیں۔" اجلال نے خفت سے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور اس کے پیچھے لان میں چلا آیا جہاں اسٹیج پر دو صوفہ سیٹ لگے تھے۔ مہمان خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

عینا ایشل کو خدیجہ کے کمرے میں لے آئی۔ خدیجہ کا اسے دیکھتے دل بھر آیا۔

www.novelsclubb.com

"آپی رو یے گا نہیں ورنہ سارا میک اپ خراب ہو جائے گا یار۔" زینب جو امل اور تانیہ کے ساتھ کمرے میں آئی تھی، ایشل کے ارادے دیکھتے فوراً بولی۔

"ہماری بیٹیاں کتنی پیاری لگ رہی ہیں ماشاءاللہ۔" مقدس بیگم نے پرس سے پیسے نکالتے ان سب کا صدقہ اترا۔

"چلو بچوں پہلے ہی دیر ہو گئی ہے اور مولوی صاحب بھی انتظار کر رہیں نکاح کے لیے۔ زینی بیٹا آپ لاونج میں جا کر طلال کو بولو کے مولوی صاحب کو نکاح شروع کرنے کا بول دیں۔" صالحہ بیگم کے کہتے زینب باہر چلی گئی جبکہ ایشل کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

باہر لان میں پہلے مولوی صاحب نے اجلال سے ایجاب و قبول کروایا پھر طلال انہیں لیے اندر آ گیا۔

"ایشل سکندر ولد سکندر انصاری کیا آپ کو اجلال حسان انصاری ولد حسان انصاری سے پچاس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے۔" ایشل نے آنکھیں بند کیں۔ اسے اس وقت سکندر کی شدت سے یاد آئی تھی۔

("جب سے "تم" ہماری زندگی میں آئی ہو سب تباہ ہو گیا ہے۔")

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قبول ہے۔"اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔

"ایشل سکندر ولد سکندر انصاری کیا آپ کو اجلال حسان انصاری ولد حسان انصاری سے پچاس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے۔"مولوی صاحب نے دوسری مرتبہ پوچھا۔

("تمھاری وجہ سے ہمارے گھر کا سکون برباد ہو گیا ہے۔")اجلال کے الفاظ اس کے ذہن میں ابھرے۔

"قبول ہے۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"تیسری بار پوچھا گیا۔

("تم چلی کیوں نہیں جاتیں،تاکہ ہماری زندگی پھر سے پہلے جیسی ہو سکے۔تم ہماری زندگی سے چلی جاؤ۔تم چلی جاؤ گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔")طلال نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"قبول ہے۔"

نکاح نامے پر سائن کرتے وہ اپنے دل کو مار چکی تھی۔وہ اپنی زندگی اس شخص کے نام کر چکی تھی جو کبھی اسے اپنے آس پاس بھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خدیجہ اسے سینے سے لگائے رو رہی تھیں۔سب اسے مبارک باد دے رہے تھے یہ جانے بغیر کے اس کے دل میں کوئی احساس، کوئی جذبہ نہیں تھا۔

عینا اسے مبارک باد دے کر باہر چلی آئی تھی۔آج وہ شخص کسی اور کا ہو گیا تھا جسے اس نے دعاؤں میں مانگا تھا۔آج اجلال انصاری کی دعاؤں پر کن فرما دیا گیا تھا۔

"آپی۔"فرہان کی آواز پر وہ چونکی۔

"پریشان نہ ہوں، اللہ نے آپ کے لیے کچھ بہتر لکھا ہو گا۔"وہ اس کے احساسات سمجھ گیا تھا۔

"میں پریشان نہیں ہوں، خوش ہوں کہ اللہ نے ان کی دعا سن لی اور وہ لڑکی ان کا نصیب بنی۔مجھے اس پر رشک آ رہا ہے۔"اس کے دل میں واقعی ایشل کے لیے کوئی حسد یا برا احساس نہیں تھا۔فرہان اسے دیکھ کر رہ گیا۔

*****

نکاح کی رسم کے بعد منگنی کی رسمیں ادا کی گئیں۔تانیہ طلال کے پسند کیے گئے بے بی پنک فراک میں ملبوس تھی اور امل سلور فراک پہنے ہوئے تھی۔دونوں کو ایک جگہ بیٹھایا گیا جبکہ دوسرے صوفوں پر طلال اور فرہان موجود تھے۔وہ دونوں وائٹ کرتا شلوار پہننے ہوئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مقدس بیگم نے پہلے فرہان کو انگوٹھی پہنائی۔صالحہ بیگم نے امل کی انگلی میں فرہان کے نام کی انگوٹھی ڈالی۔

"یار منگنی ہماری ہے تو ہم ایک دوسرے کو انگھوٹھی پہناتے۔"فرہان نے طلال کی جانب جھکتے ہانک لگائی۔

"شرم کرو بھائی،آپ کی منگیتر میری بہن ہے اور آپ میرے سامنے اسے انگوٹھی پہنانے کا بول رہے ہیں۔"طلال نے اسے گھورا۔

"ہاں تم تو تانیہ کے ساتھ پھرتے رہتے ہو اس لیے بول رہے ہو۔"فرہان نے منہ بگاڑا۔

"توبہ ہے بھائی۔آپ یہاں ہوتے تو ہم نے کون سا امل کو منع کر دینا تھا خالہ کے ہاں جانے سے۔"طلال کو سمجھ نہیں آئی فرہان کو کس بات کا دکھ ہے۔ل فرہان اس کا جواب دینے کے بجائے سیدھا ہو کر بیٹھا کیونکہ عالیہ بیگم طلال کو انگوٹھی پہنانے آ گئیں تھیں۔دوسری طرف تانیہ کو خدیجہ نے انگوٹھی پہنائی تھی۔ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔

حسان انصاری نے ان کے سر پر ہاتھ رکھتے ان کو خوشیوں کی دعا دی پھر ایشل کو ڈھونڈنے کے لیے نظر ادھر ادھر دوڑائی جو انہیں عینا،خدیجہ اور مقدس بیگم کے ساتھ کھڑی نظر آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زینب جاؤ بیٹا ایشل اور اجلال کو بھی لے آؤ، گروپ فوٹو کے لیے۔" پاس کھڑی زینب کو ایشل کی طرف اشارہ کرتے اسے بلانے کو کہا۔

کچھ دیر بعد وہ سب اسٹیج پر موجود تھے سوائے اجلال کے جو منگنی کی رسم کے بعد جانے کہاں چلا گیا تھا۔

"اجلال کہاں ہے؟" سلیم صاحب نے حسان انصاری سے پوچھا۔

"وہ اندر گیا تھا۔ طبعیت تو ٹھیک ہے نہ اس کی۔" مجتبیٰ صاحب کے بتانے پر انہیں تشویش ہوئی۔

"میں دیکھتا ہوں۔" طلال کہتے ساتھ اندر داخل ہوا۔ کچن وغیرہ میں دیکھنے کے بعد وہ اوپر اجلال کے کمرے میں داخل ہوا پھر یک دم اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ اجلال نے سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ آج بھی اس کی آنکھیں نم تھیں مگر خوشی سے کیونکہ آج اسے وہ عطا کر دی گئی تھی۔ دعا کے بعد جیسے وہ جائے نماز سمیٹتے اٹھا طلال کو صوفے پر بیٹھے پایا۔

"سب آپ کے لیے پریشان ہو رہے ہیں کے آپ کہاں ہیں؟" طلال کھڑا ہوتا اس کے پاس آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں میں بس آرہا تھا۔" جائے نماز کو جگہ پر رکھتے اس نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر نم آنکھیں صاف کیں۔

"میری بہن بہت خوش قسمت ہے جسے آپ جیسا شوہر ملا۔ مجھے نہیں معلوم تھا محبت کرنے والے کیسے ہوتے ہیں مگر آج آپ کو سجدہ شکر ادا کرتے دیکھ کر اندازہ ہوا ہے بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کو محبت کرنے والے لوگ ملتے ہیں۔" طلال کو اپنی بہن کی قسمت پر رشک آیا۔

"تم کب سے اتنی سریس باتیں کرنے لگ گئے یار۔" اجلال نے اسے سنجیدہ دیکھ کر کہا۔

"یہ سب چھوڑیں سب فوٹو شوٹ کے لیے انتظار کر رہے ہیں پھر مہمانوں کو کھانا بھی دینا ہے بے چارے آپ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔" طلال فوراً اپنی جون میں واپس آیا۔ اجلال ابھی ایشل کے سامنے جانا نہیں چاہتا تھا مگر مجبوراً وہ طلال کے ساتھ لان میں آیا۔

اسٹیج پر امل اور تانیہ کے ساتھ وہ بیٹھی تھی۔ اس کے دوسری جانب خدیجہ اور صالحہ بیگم تھیں۔

وہ چلتا فرہان کے پاس آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے بیٹا ادھر آؤ۔ان کی تو انگیجمنٹ تھی تم تو وہاں ایشل کے ساتھ بیٹھو۔" مقدس بیگم کے کہنے پر اجلال نے ایشل کی جانب دیکھا اسی وقت ایشل کی نظریں بھی اٹھیں تھیں۔ان دونوں کی نظریں ملیں اور پھر دونوں نے ایک ساتھ نظریں جھکائیں تھیں۔

"جی۔" اب وہ انکار کرتا تو مہمانوں نے باتیں بنانی تھیں اس لیے چپ چاپ ایشل کے ساتھ کچھ انچ کے فاصلے پر سر جھکا کر جا بیٹھا کہیں نظریں دوبارہ اس کی جانب نہ اٹھ جائیں۔طلال اور فرہان تو اسے سر جھکا کر بیٹھا دیکھ کر اپنی ہنسی کو کنڑول کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"سر پلیز آپ اپنا فیس اوپر کریں۔" فوٹو گرافر کی آواز پر اس نے سر اٹھایا۔سب کو لگ رہا تھا وہ شرما رہا ہے مگر وہ کیا بتاتا ساتھ بیٹھی لڑکی کی وجہ سے اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔اسے ڈر تھا کہیں ایشل کو اس کی نظر ہی نہ لگ جائے۔

www.novelsclubb.com

******

فوٹو شوٹ کے بعد مہمانوں کو کھانا دیا گیا۔رات کے گیارہ بجے تک فنکشن ختم ہوا تو سب اپنے کمروں میں چلے گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایشل کپڑے بدل کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی۔اپنے ہاتھوں پر اجلال کے نام کی مہندی دیکھ رہی تھی۔خدیجہ دوا کھا کر سو گئی تھیں۔زینب بھی تھک کر وہیں سو گئی تھی۔دروازے پر ہونے والی دستک پر ایشل نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے امل کھڑی تھی۔

"تم آج میرے ساتھ سو رہی ہو اس لیے بغیر ضد کیے چلو۔" امل اس کا ہاتھ پکڑے کمرے سے باہر لائی۔

"امل امی۔۔۔"

"تم چھوٹی ماما کی فکر نہ کرو زینب ان کے ساتھ ہے اور میں نے پہلے ہی انہیں کہہ دیا تھا ایشل میرے روم میں سوئے گی۔" ایشل کو اب سمجھ آئی خدیجہ نے زینب کو کیوں وہی سونے کو بولا تھا۔

"میں موبائل لے آؤں اب اندر سے؟" موبائل اٹھاتے اس نے لائٹ آف کی اور دروازے کو آہستہ سے بند کرتے امل کے ساتھ اوپر اس کے روم میں آ گئی۔

"یہ لو یہ تمھارے لیے۔" امل نے دروازہ بند کرتے سائیڈ ٹیبل سے چھوٹا سا باکس اٹھا کر اسے تھمایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کس لیے؟" ایشل نے نا سمجھی سے کہا۔

"یہ۔۔۔یہ بھائی کی طرف سے نکاح کا تحفہ۔" امل اس کے تاثرات دیکھنے لگی جو پل میں بدلے تھے۔

"مجھے نہیں لینا یہ، تم واپس کر دینا۔" اس نے باکس کھولے بغیر امل کو واپس پکڑانا چاہا۔

"پاگل ہو یہ تمھارے نکاح کا تحفہ ہے۔ بھائی تمھیں یہ خود دیتے مگر تمھارے خیال کے پیشِ نظر بھائی نے خود نہیں دیا۔" ایشل سمجھ گئی وہ کیا کہہ رہی تھی۔

"کھولو ذرا اس میں کیا ہے؟" امل نے کشن گود میں رکھتے پر جوش آواز میں کہا۔

ایشل نے بے دلی سے باکس پر چڑھی شیٹ اتاری پھر باکس کھولا۔ اندر ایک خوبصورت وائٹ گولڈ کا ہارٹ شیپ پینڈنٹ تھا جس پر ننھے ڈائمنڈ تھے۔ امل نے 'اوہ ہو' کہا تو ایشل نے باکس بند کرتے جلدی سے امل کے ہاتھ میں دیا۔

"کیا ہوا پسند نہیں آیا؟" ایشل کے چہرے پر آتے رنگ دیکھتے وہ شریر لہجے میں بولی۔

"نہیں۔۔وہ۔۔وہ مجھے نیند آ رہی ہے تم یہ اپنے بھائی کو واپس کر دینا میں یہ نہیں لے سکتی۔"

بستر پر لیٹتے اس نے کمفرٹر اوڑھتے دوسری جانب رخ موڑ کر آنکھیں بند کیں۔امل اس کی حالت دیکھ کر ہنس دی۔

******

فرہان نے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھاتے ایک نمبر ملایا جو کچھ سیکنڈ بعد ہی اٹھا لیا گیا۔

امل کمرے ساتھ بنی بالکنی میں کھڑی اجلال کو فون کرنے لگی تھی جب اس کے فون پر کال آنے لگی۔

"السلام علیکم !"فرہان کے سلام کرنے پر وہ تھوڑی دیر چپ رہی تو اس نے فون کان سے ہٹا کے دیکھا کہیں کال کٹ نہ گئی ہو۔

"وعلیکم السلام،جی کون ؟"وہ انجان بنی۔

"آپ نے پہچانا نہیں حیرت ہے ؟"اس نے امل کو تنگ کرنا چاہا۔

"اوہ کہیں آپ وہی تو نہیں۔دیکھیں میں پہلے ہی بتا چکی ہوں میں شادی شدہ ہوں،مگر اب لگتا ہے آپ کا نمبر مجھے اپنے شوہر کو دینا ہی پڑے گا۔"امل لہجے میں تھوڑا غصہ لاتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"استغفراللہ، لڑکی کیوں میری سانسیں روک رہی ہو۔" فرہان اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا۔ اس کے لفظوں پر امل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

"سوئی کیوں نہیں ابھی تک؟" امل کے کچھ نہ بولنے پر اس نے پوچھا۔

"سونے لگی تھی اور آپ کی کال آگئی۔ ویسے آپ ابھی تک کیوں جاگ رہے ہیں؟" وہ بھی اسے مزید تنگ کرنے کے ارادے کو رد کرتی بولی۔

"آپ کی یاد میں نیند ہی نہیں آرہی۔ سوچا آپ کی تعریف ہی کر دوں۔ بہت پیاری لگ رہی تھیں۔" فرہان نے آہستہ سے الفاظ ادا کیے۔ اتنے آہستہ کے امل کو اپنی کانوں میں سرگوشی کی مانند گھلتے لگے۔

"مجھے نیند آرہی ہے اور آپ بھی سو جائیں۔" امل نے فون بند کرنا چاہا۔

"تم شرما رہی ہو۔ کاش میں تمھارے سامنے ہوتا تو تمھارا بلش کرتا چہرہ دیکھ سکتا۔" امل کا چہرہ اور سرخ ہوا۔

"اللہ حافظ۔" امل نے جلدی سے کال بند کی۔ دوسری طرف فرہان نے قہقہہ لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امل ڈھڑکتے دل کے ساتھ بستر پر بیٹھی پھر نظر ساتھ سوئی ایشل پر ڈالی اور خود بھی کمفرٹر اوڑھتے لیٹ گئی۔

******

صبح فجر کی نماز کے بعد ایشل نیچے آئی تو لاونج میں مقدس بیگم خدیجہ اور حسان انصاری کو بیٹھے پایا تو وہی چلی آئی۔ سب کو سلام کرتے وہ مقدس بیگم کے ساتھ جا بیٹھی۔

"مقدس بیگم آپ چائے بنالائیں آج ہم اپنی بیٹی کے ساتھ چائے پیئیں گے۔" حسان انصاری نے مقدس بیگم کو مخاطب کیا۔

"میں بنالاتی ہوں۔" ایشل اٹھتے ہوئی بولی۔

"ارے بیٹا تم بیٹھو، اتنی بری ساس نہیں ہوں کے بہو سے پہلے دن چائے بنوالوں۔" مقدس بیگم نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا۔ ایشل بہو کے نام پر نظریں جھکا گئی۔

"کوئی بات نہیں بھابھی یہ بنالے گی، آپ بیٹھ جائیں۔" خدیجہ جانتی تھیں ایشل وہاں سے اٹھنا چاہتی ہے اس لیے فوراً بولیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی بڑی ماما میں بنالاتی ہوں۔" ایشل جلدی سے کچن کی جانب بڑھی تبھی اجلال جو باہر جاگنگ کرنے گیا تھالاونج میں آیا تھا۔ سب کو سلام کرتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایشل چائے بنا کر لائی تو اجلال تیار ہو کر نیچے آیا مگر ایشل کو وہاں دیکھ کر واپس مڑا۔

"اجلال کہاں جارہے ہو؟" حسان انصاری نے اسے واپس مڑتے دیکھ کر کہا۔

"پاپا میں والٹ اور کیز روم میں بھول آیا ہوں بس وہ لینے جارہا تھا۔" ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

"بیٹا ابھی صرف ساڑھے چھ ہوئے ہیں اور آفس آپ کا آٹھ بجے ہے، اتنی جلدی کیوں تیار ہو گئے؟" مقدس بیگم نے کہا وہ ٹائم دیکھنا بھول گیا ہے تبھی اتنی جلدی تیار ہو گیا۔

"اوہ، مجھے لگا میں لیٹ ہو گیا ہوں۔ شاید کمرے کی گھڑی کا سیل ویک ہو گیا ہے اس لیے مجھے اندازہ نہیں ہوا۔" اس نے بہانا بنایا حالانکہ وہ ایشل کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا تبھی جلدی گھر سے باہر جانے کو تیار ہوا تھا۔ ایشل خاموشی سے بیٹھی تھی پھر خالی کپ اٹھاتے کچن میں جانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایشل بیٹا اجلال کو بھی چائے بنادو۔" خدیجہ نے حکم دیا تو اجلال نے نفی میں سر ہلایا۔

"زہر نہ ملادوں ان کی چائے میں۔" ایشل صرف سوچ سکی پھر دل پر پتھر رکھ کر اس کے لیے چائے بنانے جانے لگی جب اجلال کی آواز پر اس کے قدم رکے۔

"نہیں چھوٹی امی میں چائے نہیں پیوں گا، ان محترمہ کا کیا بھروسہ زہر ہی ملادیں۔" دوسری بات وہ صرف سوچ سکا۔

ایشل نے اوپر جانا چاہا مگر اجلال سیڑھیوں کے درمیان میں کھڑا تھا۔

"ممی آپ ناشتہ تیار کردیں اور ان لوگوں نے یونی نہیں جانا آج؟" وہ جان بوجھ کر نہیں ہٹا اور ایشل اسے مخاطب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اجلال۔" مقدس بیگم نے اسے پکارا جو ایشل پر نظریں جمائے کھڑا تھا کہ کب وہ اسے مخاطب کرے گی۔

"جی ممی۔"

"بیٹا اسے جگہ دے دو۔" مقدس بیگم نے تنبیہ کی۔ وہ سمجھ گئیں تھیں اجلال اسے تنگ کرنے کو وہاں کھڑا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ممی میں نے کب راستہ روکا ہے اتنی جگہ ہے جس نے جانا ہے چلا جائے۔" وہ اتنا سیدھا بھی نہیں تھا جتنا بن رہا تھا۔

"ہماری بیٹی کو تنگ نہیں کرو اجلال۔" حسان انصاری کی پکار پر وہ سر کو خم دیتا سیڑھیاں چڑھ گیا تو ایشل بھی اس کے جاتے امل کے روم کی طرف بڑھی۔ خدیجہ بیگم کے دل میں سکون اترا تھا۔ انہوں نے ایشل کو صحیح ہاتھوں میں سونپ دیا تھا۔

******

امل کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر ایشل غصے سے اندر آتی چیخی۔

"امل تمھارے اس جلاد بھائی۔۔۔" ابھی اس کے الفاظ منہ میں تھے جب نظر صوفے پر بیٹھے اجلال پر گئی پھر پاس کھڑی امل پر۔ اسے یک دم شرمندگی ہوئی۔

"کچھ فرما رہی تھیں آپ محترمہ۔" اجلال چلتا اس کے مقابل آیا۔ امل جلدی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔

"کچھ نہیں۔" وہ جانے لگی جب اجلال نے اس کی کلائی پکڑ کر روکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خیر جو بھی کہہ رہی تھیں مجھے فرق نہیں پڑتا۔یہ نکاح کا تحفہ ہے اور اسے چوں چرا کیے بغیر پکڑ لو ورنہ میں خود بھی پہنا سکتا ہوں۔" اس کی ہاتھ میں باکس پکڑاتے وہ چلا گیا۔ایشل کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لاکٹ سے اجلال کا گلا دبادے۔غصہ تو اسے امل پر بھی تھا جو اسے اکیلے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

******

ناشتے کی میز پر ایشل موجود نہیں تھی۔اجلال چاہتا تھا وہ آئے بھی نہیں۔

"ایشل کو بلا کر لائیں امل بیٹا۔" حسان انصاری نے حکم پر وہ فوراً اسے بلانے گئی جو کمرے میں بیڈ پر بیٹھی مزے سے موبائل استعمال کر رہی تھی۔

"بہت اچھے،سب ناشتے پر انتظار کر رہیں ہیں اور یہ یہاں موبائل استعمال کر رہی ہیں۔" امل نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔" صاف انکار کیا گیا۔

"شرافت سے چلو ورنہ اس بار میں بھائی کو بھیجوں گی۔" امل نے اس کو بستر سے اٹھاتے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ڈرتی نہیں ہوں تمھارے بھائی سے۔"اس نے رخ موڑا۔ تبھی کسی کے گلا کھنکھارنے کی آواز پر وہ اچھلی۔

مگر سامنے طلال کو دیکھتے اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو نارمل کیا۔ جبکہ ان دونوں کی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ایشل پیر پٹختے واک آؤٹ کر گئی۔

وہ تینوں ایک ساتھ ڈائنگ ہال میں داخل ہوئے۔ایشل چپ چاپ جا کر خدیجہ کے ساتھ خالی کرسی پر جا بیٹھی اس کی دوسری جانب زینب تھی جو ایشل کو دیکھ کر مسکرائی۔

ابھی اس نے ناشتہ شروع کیا تھا جب اجلال کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"آپ نے لاکٹ نہیں پہنا جو آپ کو نکاح کے تحفے میں دیا تھا۔"اسے امید نہیں تھی اجلال یوں سب کے سامنے اس سے اس تحفے کے بارے میں پوچھے گا۔ایشل نے ہاتھ میں پکڑے چمچ کو مضبوطی سے پکڑ کر اجلال کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"نہیں۔"یک لفظی جواب بہت آہستہ سے دیا۔

اجلال نے اس کے ہاتھ میں پکڑے چمچ کو دیکھا پھر چپ کر کے جوس کا گلاس ختم کیا۔مبادا اس کے کچھ بولنے پر ایشل چمچ ہی اس کے سر پر نہ دے مارے۔آہ پسندیدہ عورت کا ڈر۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوکے میں نکلتا ہو آفس کے لیے۔اللہ حافظ۔"سب کو اللہ حافظ کہتے وہ وہاں سے چلا گیا تو ایشل نے سکون کا سانس لیا۔

******

اجلال آفس میں بیٹھا صبح کا منظر یاد کر کے مسکرایا۔

"کیا بات ہے،اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے۔"سلمان کی آواز پر وہ ہوش میں آیا۔

"تم کب آئے؟"اسے خفت ہوئی۔

"جب آپ جناب اکیلے میں مسکرا رہے تھے۔ویسے کسے یاد کر کے مسکرایا جا رہا تھا؟"اجلال نے سر جھکایا۔

"بس ایسے ہی۔تم بتاؤ یہ ایک دن میں واپس آ گئے ہو کل نہیں آ سکتے تھے؟"اجلال نے خفت مٹانے کو بات بدلی۔

"سوری یار بتایا تو تھا ارجنٹ میٹنگ تھی اور پریشان نہ ہو شادی پر پورے خاندان کے ساتھ آؤں گا۔"سلمان کے کہنے پر اس نے قہقہہ لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ویسے آپس کی بات ہے بھابھی کے آنے کے چند گھنٹوں میں تم سدھر گئے ہو۔" سلمان نے اس کی طرف جھکتے ہلکی آواز میں کہا کیونکہ باہر جو اس کی بہن اجلال کی زبردستی کی سیکٹری بنی بیٹھی تھی اگر اس کے کان میں یہ بات پہنچ جاتی تو وہ یہیں تماشہ لگا دیتی۔

"میں پہلے ہی سدھرا ہوا ہوں سمجھے،ان محترمہ کی وجہ سے نہیں۔" اجلال بھی دوبدو بولا۔

"شرم کرو بیوی ہے وہ تمھاری۔" سلمان نے اسے عقل دلائی۔

"ڈرتا نہیں ہوں میں بیوی سے۔" چیئر سے ٹیک لگاتے اجلال نے کہا، پھر ساتھ ہی ٹیبل کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آیا جب ایشل کے غصے سے دیکھنے پر وہ چپ ہو گیا تھا۔

"دیکھتے ہیں کب تک مسٹر اجلال انصاری اپنی بات پر قائم رہتے ہیں۔" سلمان نے اسے چیلنج کیا۔اجلال نے ہاتھ ہلاتے اس کی بات ہوا میں اڑائی۔ہاں سلمان کو کون سا کوئی بتانے والا ہے کہ صبح مسٹر اجلال انصاری اپنی بیوی کے ڈر سے چپ ہو گیا تھا۔

******

"طلال تم زینب کو چھوڑنے جا ہی رہے ہو ساتھ ہمیں بھی گھر چھوڑ دو۔" ایشل نے طلال سے کہا۔خدیجہ نے ایشل کو چپ رہنے کا اشارہ کیا مگر ایشل ایسے ہو گئی جیسے دیکھا ہی نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر بیٹا یہ بھی آپ ہی کا گھر ہے۔اگر کسی نے کچھ کہا ہے تو مجھے بتاؤ۔" حسان انصاری اس کے جانے کی بات پر چونکے۔اب ایشل انہیں کیا بتاتی ان کے صاحب زادے کی وجہ سے وہ وہاں نہیں رہ سکتی تھی۔

"بڑے پاپا پلیز، میں آپ سے ملنے آؤ گی۔" ایشل نے منت والے انداز میں کہا۔ "پلیز۔۔" اس نے دوبارہ کہا۔

"مگر جب ہم بلائیں گے تم آؤ گی اور جب میرا دل کرے گا تمھیں یونی سے ساتھ یہاں لاؤ گی۔" امل جھٹ سے بولی تو ایشل نے بغیر سوچے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"یہ ضد والی عادت سکندر میں بھی بہت تھی۔اپنی ہر بات وہ اسی طرح منواتا تھا۔" حسان انصاری اپنے بھائی کو یاد کرنے لگے اور ایشل اس کی آنکھوں میں سکندر کے نام پر جلن ہوئی۔ طلال نے یہ بات نوٹ کی مگر چپ رہا۔

"تمھارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں اگر پانچ منٹ میں تم باہر آ گئیں تو ٹھیک ورنہ یہیں رہنا پڑے گا۔" طلال نے گھڑی میں وقت دیکھا۔

"تم امی کو لے کر چلو میں بیگ لے کر آئی۔" بیگ میں کپڑے تو وہ صبح ہی رکھ چکی تھی اس لیے جلدی سے بیگ لے آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپنا خیال رکھنا اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔" مقدس بیگم خدیجہ سے بولیں۔

"آپ کو گھر ڈراپ کر کے میں یہاں سے کچھ کپڑے لے کر واپس آؤں گا۔" طلال خدیجہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے جاتے کہہ رہا تھا۔ حسان انصاری جانتے تھے وہ ان سے ناراض ہے تبھی ان سے صحیح سے بات نہیں کر رہا۔

طلال کی گاڑی گیٹ پار کر گئی تو وہ لان میں آ بیٹھے۔ ان کی نظریں گیٹ پر ہی تھیں تاکہ طلال کے آنے پر اس سے بات کر سکیں۔

آدھے گھنٹے بعد اس کی گاڑی کے ہارن پر وہ چونکے اور اخبار سامنے ٹیبل پر رکھا۔

"طلال ادھر آؤ۔" وہیں سے آواز دیتے انہوں نے اسے بلایا۔

"جی پاپا۔" طلال جو اپنی دھن میں اندر کی جانب جا رہا تھا حسان انصاری کے بلانے پر لان کی جانب آیا۔ حسان انصاری نے اسے اپنے قریب موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔

"تمھیں معلوم ہے طلال جب بابا جان نے سکندر کو تمھیں لے جانے سے منع کیا تھا اس رات سکندر میرے پاس آیا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا تھا 'بھائی آپ میرے بیٹے کو کبھی میرے جیسا نہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بننے دینا۔'اور میں اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔" حسان انصاری اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔

"میں جب جب تمھیں دیکھتا ہوں مجھے تم میں سکندر نظر آتا ہے۔ میرے دل کو ایک سکون ملتا ہے کہ میں نے اپنے بھائی سے کیے وعدے کو پورا کیا۔ایک بات بتاؤ تمھیں۔" انہوں نے اپنا چشمہ اتارتے اپنی آنکھیں صاف کیں۔

"سکندر برا نہیں تھا بس وہ غلط صحبت میں پھنس گیا تھا مگر اس کے باوجود وہ تم سے یا ایشل سے کبھی غافل نہیں ہوا۔ وہ اس گھر سے بھی اسی لیے باباجان کے کہنے پر چلا گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ گھر کے بچوں پر اس کی صحبت کا اثر پڑے۔"

"اس دن میں بس اسی لیے پریشان تھا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرا اپنے بھائی سے کیا وعدہ ادھورا نہ رہ جائے، کہیں میں تمھاری ویسی تربیت نہیں کر سکا تو۔ اگر کوئی بات تمھیں بری لگی ہو تو مجھے معاف کر دینا بیٹا بس گھر چھوڑ کر نہ جاؤ۔" حسان انصاری نے نم آواز میں کہا۔ طلال نے نیچے بیٹھتے ان کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے۔

"پاپا میں کیوں آپ سے خفا ہوں گا۔ معافی تو مجھے آپ سے مانگنی چاہیے میری وجہ سے آپ اتنا پریشان رہے۔ میں گھر نہیں چھوڑ رہا بس کچھ وقت امی اور ایشل کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انہیں یہاں لانے کے لیے راضی کر سکوں۔" طلال نے ان کے ہاتھ چومتے آنکھوں سے لگائے۔ حسان انصاری نے اس کا ماتھا چوما۔

"آنسو صاف کرو مجھے میرا بیٹا ہنستا مسکراتا، شرارت کرتا اچھا لگتا ہے اس طرح روتا ہوا نہیں۔" وہ اس کے آنسو دیکھ کر مسکرا کر بولے تو طلال بھی دھیرے سے ہنس دیا۔ مقدس بیگم کھڑکی سے انہیں دیکھ کر مسکرائیں تھیں۔

******

"آپ نے پھوپھی کی طرف چکر نہیں لگایا اب تو فائنل میں دو مہینے ہی ہیں بس جا کر تاریخ طے کریں۔" سمیر نے گاجر کترتے صائمہ ممانی کو کہا۔

"اتنی کیا جلدی ہے تجھے۔ چھری تلے سانس تو لے اور اس کے ہاتھ میں تیرے نام کی انگوٹھی ڈال دی ہے نہ پھر کیوں مرا جا رہا ہے۔" صائمہ ممانی تپ گئیں۔

"مر نہیں رہا بس اس کے پر کاٹنے کے لیے بے چین ہوں۔" سمیر نے دوسری گاجر لینے کو ہاتھ بڑھایا۔

صائمہ ممانی نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ رسید کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کتنی بار تجھے کہا ہے کھانا بناتے وقت بیچ میں سے نہیں کھایا کر۔" انہوں سے اسے ڈپٹا۔

"ایک بار جا کر پتہ تو کر وہ یونیورسٹی کیوں نہیں آ رہی۔" سمیر نے انہیں ایک بار پھر کہا۔

"ہیں۔۔پڑھنے نہیں آ رہی وہ۔ میں بلاتی ہوں تیری پھوپھی کو، ہم کیوں جائیں اس کے گھر آخر ہم لڑکے والے ہیں۔" صائمہ ممانی نے حل نکالا۔

"اور ان سے کہہ دینا ہم امتحان کے رزلٹ کا انتظار نہیں کریں گے بس امتحان ختم ہوتے شادی کر دیں۔" سمیر انہیں باتوں میں لگاتا جلدی سے گاجر کی کاش اٹھاتے وہاں سے رفو چکر ہوا۔ پیچھے صائمہ ممانی اسے سلاوتوں سے نوازنے لگیں۔

*****

اگلے دن وہ طلال کے ساتھ یونیورسٹی آئی تھی۔ طلال چونکہ خدیجہ کی طرف آ گیا تھا تو امل کو اجلال یونی چھوڑ گیا تھا۔

کافی ٹائم بعد وہ تینوں ایک بار پھر اکھٹے یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھے تھے۔

"تم نے تانیہ کو فون نہیں کیا؟" امل نے موبائل سے نظر ہٹا کر طلال کی جانب دیکھا۔

"نہیں، کیوں اسے کوئی کام تھا؟" طلال نے لاپرواہی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شرم کرو طلال، وہ تمھاری منگیتر ہے۔" ایشل نے اسے شرم دلائی۔

"آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ بھائی نے جو تحفہ دیا تھا وہ کیوں نہیں پہنا؟ حالانکہ بھائی تمھارے شوہر ہیں۔" امل نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

"شوہر نہیں منکوح (جس سے نکاح ہو چکا ہو) ہیں۔ ویسے بھی ہم یہاں ابھی طلال اور تانیہ کی بات کر رہے تھے یہ درمیان میں تمھارے جلاد بھائی کا ذکر کہاں سے آگیا۔" ایشل کو تپ چڑھی۔ نہیں مطلب اب ہر بات میں اس کا نام لینا ضروری تھا کیا۔

"توبہ کرو لڑکی، میرے اتنے پیارے بھائی کو تم جلاد سے ملا رہی ہو۔" طلال نے فوراً جلال کی طرف داری کی۔

"تم ان کے بھائی ہو یا میرے؟" ایشل نے کمر پر ہاتھ رکھتے پوچھا۔

"بھائی تو میں تمھارا ہوں پر یار ان کا بھی ہوں۔" بیچارہ برا پھنسا تھا۔ ایشل نے اس کا کان ہلکے سے پکڑا۔ مگر ان کے علاوہ یہ منظر کسی اور نے بھی دیکھا تھا۔ وہ تینوں اب اگلی کلاس لینے کے لیے اٹھ گئے۔

******

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مغرب کی نماز کے بعد عینا اوپر چھت پر آئی۔ آسمان کا سرخ و زرد رنگ اب نیلے رنگ میں ڈھل رہا تھا۔ وہ اس وقت انصاری ہاؤس آئے ہوئے تھے۔ عینا نے آنکھیں بند کرتے ہلکی ہوا کو محسوس کیا جب اسے آہٹ سنائی دی۔

اجلال کو چھت پر آتے دیکھ وہ واپس جانے کو پلٹی۔

"عینا۔" اجلال کے پکارنے پر وہ رکی۔

"دیکھو عینا لازمی نہیں ہے کہ جو ہم چاہیں وہ ہمیں مل جائیں۔ کچھ لوگ ہمارا نصیب نہیں ہوتے مگر ہم لوگ اس بات کو سمجھنے کے بجائے اپنی تقدیر کو کوستے ہیں یہ جانے بغیر کہ اللہ نے ہمارے لیے بہتر لکھا ہے۔" عینا کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

"میں جانتا ہوں تم میرے لیے فیلنگ رکھتی تھیں مگر یقین کرو میں نے زندگی میں صرف ایک ہی لڑکی کو چاہا تھا جو آج میرا نصیب، میری منکوحہ ہے۔ میں چاہتا ہوں تم زندگی میں آگے بڑھ جاؤ۔ اللہ نے تمھارے لیے بہت بہتر شخص لکھا ہو گا۔ تم سمجھ رہی ہو نہ۔" اجلال نے جیسے بات ختم کی۔ عینا آنکھوں میں نمی لیے وہاں سے چلی گئی۔

تو کیا وہ سب جانتا تھا۔ پھر بھی اسے برا بھلا کہنے کے بجائے وہ اسے سمجھا رہا تھا کہ وہ زندگی میں آگے بڑھ جائے۔ کیا تھا وہ شخص، سب سے انجان بن کر بھی اسے سب معلوم ہوتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھت پر موجود اجلال نے آنکھیں بند کیں۔ وہ نہیں چاہتا تھا عینا اس کے بارے میں سوچے کیونکہ اس کا حق بھی صرف اس ایک لڑکی کے پاس تھا جو اسے سوچنا تو کیا دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی تبھی نکاح کے اگلے روز واپس چلی گئی تھی۔

******

"تمھیں شرم تو نہیں آتی نہ، بندہ تعریف ہی کر دیتا ہے کہ تم منگنی والے دن اچھی لگ رہی تھیں مگر نہیں تم تو کسی کی تعریف کر ہی نہیں سکتے۔" طلال صحن کی سیڑھیوں پر بیٹھا تھا۔ اس نے ابھی تانیہ کو کال ملائی تھی اور دوسری طرف سے شکوے اس کے منتظر تھے۔

"بالکل میں نے تعریف نہیں کی اور نہ ہی اب کروں گا۔" اس نے صاف گوئی سے کہا۔

"اب کرنا بھی نہیں تعریف۔ دو دن بعد یاد آ گیا ایک منگیتر بھی ہے وہ بھی یقیناً تمھیں کسی نے کہا ہو گا۔" طلال سوچ میں پڑ گیا آخر وہ غصے میں کیوں ہے۔

"اتنے برس بعد امی اور بہن سے ملا ہوں بس ان کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں۔ یقین کرو باہر دوستوں کے ساتھ بھی نہیں جا رہا۔" اس نے دیوار سے ٹیک لگاتے پاؤں دوسری سیڑھی پر رکھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں بتایا تھا امل نے تم انصاری ہاؤس میں نہیں ہو۔سچ بتاؤ تو مجھے خدیجہ آنٹی اور ایشل بہت اچھی لگیں۔"تانیہ نے دل سے تعریف کی۔

"تانیہ مجھے اچھا لگے گا اگر تم میری امی کو آنٹی کہنے کے بجائے امی کہو۔ لیکن کوئی زبردستی نہیں ہے۔"طلال جلدی سے بولا کہیں وہ ناراض ہی نہ ہو جائے۔تانیہ ہنس دی۔

"تم پاگل ہو، میں انہیں امی کہہ لوں گی۔ ویسے تم نے تعریف نہیں کی میری ابھی تک۔"تانیہ نے نروٹھے انداز میں کہا۔

"میں اس کا ابھی حق نہیں رکھتا۔"طلال کی بات اسے سمجھ نہیں آئی۔"میں اس دن پورے حق سے تعریف کروں گا جب تم میرے نکاح میں آؤ گی۔"طلال کی بات پر وہ بلش کرنے لگی۔اتنی صاف گوئی کی بھی اسے طلال سے امید نہیں تھی۔

"ٹھیک ہے پھر ہم بات بھی نکاح کے بعد کریں گے۔"تانیہ نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا، پھر بھی بتا دیتا ہوں اس دن بس اچھی لگ رہیں تھیں۔"طلال نے 'بس' پر زور دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم بھی کوئی ہیرو نہیں لگ رہے تھے سمجھے۔اب فون بند کرو مجھے کام کرنا ہے۔" عالیہ بیگم کے پکارنے پر وہ بولی۔

"کیوں تمھارے ہاتھ نہیں ہیں خود بند کرو میرا دل تو نہیں کال کاٹنے کا۔" اب وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم۔" تانیہ نے فون کان سے ہٹایا جب طلال کی آواز پر دوبارہ فون کان پر لگایا۔

"جب تم جاؤ تو مجھے بھی لے جانا۔اللہ حافظ۔" وہ کان کاٹ چکا تھا اور تانیہ فون بیڈ پر ڈالتی کچن کی طرف چلی گئی جہاں عالیہ بیگم اسے بلا رہی تھیں۔

******

سمیر تین چار دن سے دیکھ رہا تھا ایشل آج کل طلال اور امل کے ساتھ دوبارہ نہ صرف پھرنے لگی تھی بلکہ وہ آتی اور جاتی بھی طلال کی گاڑی میں تھی۔آج سمیر جلدی گھر چلا گیا تھا۔

"میں کہہ رہا ہوں پھوپھی کو ابھی بلا کر شادی کی تاریخ طے کرو اور شادی امتحان کے بعد نہیں اگلے مہینے ہو گی۔" وہ ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئے ہائے تجھے کیا ہر دوسرے دن دورہ پڑ جاتا ہے۔" صائمہ ممانی اسے پینڈولم کی طرح ادھر ادھر چکر کاٹتے دیکھ رہی تھیں۔

"بس میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔" اس نے جیب سے موبائل نکالتے نمبر ڈائل کیا۔

"یہ بات کرو اور ابھی آنے کا بولو۔" صائمہ ممانی نے اس کے کہنے پر خدیجہ کو ابھی آنے کا کہہ کر کال بند کی۔

"اب منہ سے کچھ پھوٹے گا بھی کہ اتنی جلدی کیوں ہے؟" انہیں ابھی بھی یہ بات کھل رہی تھی۔

"بس تم پھوپھی سے بات کرنا ادھر میں اس کے پر کاٹ کر آتا ہوں۔"

"کیا کرنے والا ہے؟ کچھ الٹا سیدھا کیا نہ تو تیرے باپ نے تجھے اپنے ہاتھوں سے قتل کرنا ہے۔" انہیں سمیر کی باتوں سے ڈر لگا۔ سمیر کوئی بھی جواب دیے بغیر خدیجہ کا انتظار کرنے لگا۔

******

ایشل سر تھامے بیٹھی تھی۔ ابھی خدیجہ نے اسے بتایا تھا کہ صائمہ ممانی نے انہیں گھر بلایا ہے اور وہ بھی اکیلے۔

"آخر کیا بات کرنی ہے انہیں آپ سے؟" وہ سوچنے لگی۔

"اگر انہوں نے سمیر سے تمھاری شادی کی بات کرنی ہوئی۔" خدیجہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"آپ میرے نکاح کا یا بڑے پاپا وغیرہ کا انہیں نہیں بتائیں گی۔" ایشل نے سوچتے ہوئے کہا۔

"تمھارا نکاح ہو چکا ہے میں یہ بات ان سے کیوں چھپاؤں؟" خدیجہ اپنے بھائیوں کو یہ بتانا چاہتی تھیں مگر ایشل یہ نہیں چاہتی تھی۔

"پلیز امی بات کو سمجھیں۔ ابھی آپ صرف سن آئیں وہ کیا کہہ رہی ہیں اور کچھ بھی بتانے کے بجائے آپ جو وہ بولیں مان لیجیے گا۔" پتہ نہیں وہ کیا سوچ رہی تھی۔

"تم طلال کو بلالو اکیلے گھر میں نہیں رہنا آج کل حالات بھی خراب ہیں۔" خدیجہ چادر لیتیں جانے کو اٹھیں۔

"جی میں اسے کال کرتی ہوں بس آپ خیال رکھیے گا۔" خدیجہ کے جاتے اس نے دروازے کو اچھے سے بند کیا پھر طلال کو کال کر کے آنے کا بول دیا۔

کچن کے چند کام سمیٹتے وہ پڑھنے جا رہی تھی جب دروازہ بجا۔ طلال کا سوچتے اس نے دروازہ کھولا لیکن سامنے سمیر خباثت ذدہ آنکھیں لیے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیلو ڈئیر۔" سمیر نے گردن میں جھولتی چین کو انگلی پر لپیٹا۔

"امی گھر نہیں ہیں وہ تمھاری طرف گئی ہیں اب جاؤ یہاں سے۔" ایشل سختی سے کہتی دروازے کو بند کرنے لگی مگر سمیر دونوں ہاتھوں سے دروازہ کھولتے اندر آیا۔

"میں نے ہی ماما کو بولا تھا کہ پھوپھی کو گھر بلائیں۔" اس کے لہجے سے اور آنکھوں سے غلاظت ٹپک رہی تھی۔

وہ بنا سوچے سمجھے اوپر بھاگی۔ شکر تھا وہ طلال کو کال کر چکی تھی۔

"آج دیکھتا ہوں تو کیسے ہاتھ نہیں آئے گی۔ پہلے تو تیرے باپ نے تجھے بچا لیا تھا، پھر یونی ورسٹی میں تیرے عاشق نے، اب دیکھتا ہوں کون بچاتا ہے؟" وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے بول رہا تھا۔ اس وقت ایشل کو اگر چھت سے کود کر اپنی عزت بچانی پڑتی تو وہ کود جاتی۔

"میرے پاس آنے کی کوشش نہیں کرنا، ورنہ میں یہاں سے کود کر اپنی جان دے دوں گی۔" ایشل نے اسے ڈرایا۔

"ہاہاہا۔۔ تجھ چڑیا میں اتنا دم ہے کے یہاں سے کود جائے۔" ایشل آہستہ آہستہ پیچھے ہو رہی تھی۔ تبھی کوئی دروازے سے اندر داخل ہوا تھا مگر چھت پر نظر جاتے وہ اوپر کی جانب بڑھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تجھ لگ رہا تھا مجھ سے بچ جائے گی۔" سمیر نے اس کے جبڑے کو دبوچا۔

"میں تم پر تھوکنا بھی پسند نہ کروں۔" ایشل نے اس کے منہ پر تھوک پھینکا۔ سمیر نے اسے دھکا دیتے گالی دی تھی اور تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا مگر کوئی اسے بیچ میں ہی روک چکا تھا اور ایک زوردار مکا اس کی ناک پر مارا۔

ایشل نے بند آنکھیں یک دم کھولیں۔ سامنے وہ کھڑا تھا جس کی موجودگی ایشل نے خواب میں بھی نہیں سوچی تھی۔

"جو مرد عورت کو گالی دیتے ہیں اور ان پر ہاتھ اٹھاتے ہیں وہ کم از کم مرد کہلانے کے قابل نہیں ہوتے۔" ایشل اس کے پیچھے کھڑی تھی اس کا دوپٹہ سمیر کے پاؤں میں پڑا تھا۔ اس نے سمیر کے پیروں میں گرا اس کا دوپٹہ اٹھا کر اسے دیکھا بغیر اس کی طرف بڑھایا۔ جسے ایشل نے جلدی سے اپنے گرد لپیٹا۔

"اوہ تو نے پھوپھی کے جاتے اپنے عاشق کو بلا لیا اور میرے قریب آنے پر مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔" سمیر نے ایک بار پھر ایشل کے قریب جانا چاہا لیکن اجلال نے اسے گریبان سے پکڑ کر نیچے گرایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھر کا کھلا دروازہ دیکھتے طلال نے گھر میں داخل ہوتے ادھر ادھر نظر دوڑائی پھر چھت سے آتی آواز پر فوراً اوپر بھاگا جہاں اجلال سمیر کو فرش پر گرائے ہوئے تھا اور ایشل پاس کھڑی ڈر سے کانپ رہی تھی۔

طلال نے آگے بڑھتے ایشل کو خود سے لگایا۔

"لو اس کا دوسرا عاشق بھی۔۔۔" سمیر کے الفاظ ابھی ادا بھی نہیں ہوئے تھے کہ اجلال نے اس کے جبڑے پر مکا رسید کیا۔

"اپنی زبان کو لگام دو سمجھے۔ وہ بھائی ہے اس کا۔" اجلال کا خون کھول گیا۔

"لگتا ہے تم اس دن کی مار بھول گئے ہو۔ میں نے کہا تھا ایشل کے قریب بھی نظر نہیں آنا۔" طلال ساری بات سمجھ چکا تھا۔ ایشل کو چھوڑتے اس نے زمین پر گرے سمیر کو لات ماری۔

"لیکن تمھیں بات سمجھ نہیں آتی نہ۔" طلال اسے مارتے ہوئے چیخ رہا تھا۔ ایشل کی نظروں میں سکندر والا واقع گھوما۔ اس سے پہلے کے وہ چکرا کر گرتی اجلال اسے تھام چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"طلال چھوڑدواسے اور تم نے آئندہ میری بیوی کے قریب آنے تو کیا اس کے بارے میں سوچنے کی بھی کوشش کی تو یاد رکھنا زندہ زمین میں گاڑدوں گا۔" اجلال غصے سے دھاڑا۔

"میں اس کا بدلہ لوں گا۔" سمیر خون سے لت پت چہرے کے ساتھ وہاں سے نکل گیا۔

اجلال کے اشارے پر طلال ایشل کو اٹھاتے نیچے لایا۔ اجلال نے گلی کے دروازے کو بند کرتے کچن سے پانی لے کر ایشل کے چہرے پر ہلکا سا چھینٹا مارا تو وہ ہوش میں آئی۔ اس کے چہرے پر خوف تھا اور ڈر کے مارے جسم کانپ رہا تھا۔

اجلال کو امل نے ایشل سے کچھ نوٹس لینے کے لیے بھیجا تھا مگر گھر کے کھلے دروازے اور پھر چھت کا منظر دیکھتے اس کا دماغ گھوم گیا۔ اگر وہ نہ آتا۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

"چھوٹی امی کہاں ہیں اور وہ کہیں گئیں تھیں تو تم ساتھ کیوں نہیں گئیں؟" کچھ دیر بعد اجلال نے اس کی حالت کے پیش نظر نرمی سے سوال کیا۔

"امی کو ممانی نے بلایا تھا اور انہیں اکیلے آنے کا کہا تھا۔ یہ سب سمیر کی سازش تھی۔" ایشل طلال کے بازو کو مضبوطی سے تھامے بیٹھی تھی۔

"کتنی دیر ہو گئی ہے انہیں گئے؟" اس بار طلال نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آدھے گھنٹے سے زیادہ۔" ایشل نے گھڑی پر نظر ڈالتے بتایا۔

"اب میری بات دھیان سے سنو۔ چھوٹی امی کے آنے سے پہلے خود کو نارمل کرو اور بغیر کوئی سوال کیے اپنا ضروری سامان پیک کرو۔" ایشل نے کچھ کہنے کو لب کھولے۔

"کہا نہ بغیر کسی سوال کے سامان پیک کرو باقی ہم دیکھ لیں گے۔" اب کے وہ تھوڑی سختی سے بولا تھا کیونکہ سامنے موجود لڑکی اس کی بات نرمی سے ماننے والی نہیں تھی۔

ایشل خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں سامان پیک کرنے چلی گئی۔

اجلال نے گھر فون کر کے بول دیا تھا کہ وہ اور طلال خدیجہ کو انصاری ہاؤس لانے کے لیے راضی کر چکے ہیں جبکہ اصل وجہ نہیں بتائی تھی۔

اپنا اور خدیجہ کا ضروری سامان رکھتے وہ بیگ لیے صحن میں آ گئی۔ دروازے پر دستک کی آواز پر طلال دروازہ کھولنے گیا۔

"اگر تم میری وجہ سے اس گھر میں جانے سے انکار کر رہی ہو تو میں تمھیں اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں کہ میں تمھارے سامنے نہیں آؤں گا، تم سکون سے وہاں رہ سکتی ہو۔" اس کے قریب پڑے بیگ اٹھاتے وہ باہر گاڑی میں رکھنے چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا ایسا کیا ہوا ہے جو تم اچانک ہمیں لینے آ گئے ہو۔" خدیجہ اجلال کو بیگ گاڑی میں رکھتے دیکھ کر پریشان ہوئیں۔

"امی آپ پریشان نہ ہوں بس ہمارے ساتھ چلیں اور ایشل کو بھائی نے راضی کر لیا تھا اور گھر میں بھی سب کو پتہ ہے آپ لوگ آ رہے ہیں۔ سامان سارا ایشل نے پیک کر لیا ہے بس اب آپ چلیں میں کمروں کو تالا لگا دوں۔" طلال نے لہجے کو نارمل رکھتے بتایا تو خدیجہ مطمئن ہو گئیں۔ انہیں گاڑی میں بیٹھا کر طلال نے ایشل سے تالے لیتے اسے آنکھوں سے تسلی دی۔ ایشل گھر پر آخری نظر ڈالتی گاڑی میں سوار ہوئی۔

"بھائی آپ انہیں گھر لے جائیں میں تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں۔" طلال نے اجلال سے آہستہ آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم ابھی غصے میں طلال ایسا نہ ہو کچھ غلط ہو جائے۔ تم سمجھ رہے ہو نہ۔" اجلال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"میں کچھ غلط نہیں کروں گا بس ان لوگوں کو یہ بتانے کا وقت آ گیا ہے کہ سکندر انصاری کا بیٹا ابھی اپنی بہن اور ماں کی حفاظت کے لیے موجود ہے۔" اس کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھیں۔

"خیال رکھنا۔" اجلال نے اس کا کندھا تھپکتے ایسے اجازت دی۔ان کی گاڑیاں ساتھ آگے بڑھیں تھیں پھر طلال آگے کی سڑک سے موڑ مڑ گیا۔اجلال نے دل میں اس کی حفاظت کی دعا کی تھی۔

******

طلال کی گاڑی ایک گھر کے سامنے رکی۔گھر کا پتہ وہ ایشل سے لے چکا تھا۔گاڑی سے نکلتے اس نے گارڈ سے ذیشان صاحب سے ملنے کا بولا۔کچھ ہی دیر میں اسے ڈرائینگ روم میں بیٹھایا گیا۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر آنے کی؟" سمیر ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے طلال پر جھپٹا۔طلال نے بغیر لحاظ کیے اس کے چوٹ ذرہ چہرے پر ضرب لگائی تو وہ بلبلا اٹھا۔اس وقت ذیشان صاحب بھی وہاں آئے مگر اس لڑکے کو دیکھتے سوچ میں پڑ گئے۔ سمیر کی چیخ پر صائمہ ممانی وغیرہ بھی ادھر ہی آگئے۔

"کون ہو تم اور تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھانے کی اور آپ ذیشان صاحب آپ خاموش کھڑے ہیں...؟" صائمہ ممانی ذیشان صاحب کو خاموش کھڑے دیکھ کر اونچی آواز میں بولیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ اس ایشل کا عاشق۔۔۔"اس سے پہلے سمیر الفاظ ادا کرتا طلال نے ایک اور مکا اس کی کمر پر مارا۔

"زبان سنبھال کر الفاظ ادا کرو۔ جیسے تم گھٹیا ہو ایسے ہی تم دوسروں کو سمجھتے ہو۔"طلال کی سانس غصے سے پھول رہی تھی۔

"جاننا چاہتے ہیں میں کون ہوں؟میں طلال سکندر انصاری ہوں۔ سکندر انصاری اور خدیجہ کا بیٹا اور ایشل سکندر کا بھائی۔"اس کے الفاظ پر سب ساکت ہوئے۔

"آپ کو اگر اپنے بیٹے کی زندگی پیاری ہے تو اسے میری بہن سے دور رکھیے گا اور اگر اس نے دوبارہ میری بہن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں اسے زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔"وہ اپنی بات کہہ کر وہاں رکا نہیں تھا۔ذیشان صاحب نے آگے بڑھتے ایک زوردار تھپڑ سمیر کے چہرے پر مارا۔

"ارے یہ تھپڑ اس لڑکے کو مارتے نہ جو آپ کے سامنے آپ کے بیٹے کو مارنے کی دھمکی دے کر گیا ہے۔"صائمہ ممانی فوراً درمیان میں آئیں۔

"اپنے بیٹے کو سنبھال لو ورنہ جیسی اس کی حرکتیں ہیں کسی دن جیل میں ہو گا اور میں اسے نہیں بچاؤں گا۔"ذیشان صاحب وہاں سے چلے گئے تو صائمہ ممانی سمیر کے زخم صاف کرنے لگیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

******

اجلال نے گاڑی پورچ میں روکتے بیک وویو مرر سے پیچھے بیٹھی لڑکی کو دیکھا جو سارے راستے خاموش رہی تھی۔خدیجہ کے سوالات کے جوابات اجلال دے رہا تھا۔

اس نے گاڑی سے اترتے خدیجہ کی طرف کا دروازہ کھول کر انہیں باہر آنے میں مدد دی۔

ایشل بھی دوسری طرف سے اترتے بیگ لینے کو رکی۔

"میں بیگ لے آتا ہوں آپ اس کے ساتھ اندر چلی جائیں۔" اجلال نے ایشل کو مخاطب کرنے کے بجائے خدیجہ کو بولا جس کا صاف مطلب تھا وہ اپنی بات پر قائم رہنے کا وعدہ نبھا رہا ہے۔

"میں تو بہت خوش ہوں اب تم لوگ ہمیشہ یہاں رہو گے۔" مقدس بیگم کی خوشی کی انتہا تھی۔

"چھوٹی ماما اگر آپ کی اجازت ہو تو ایشل میرے کمرے میں میرے ساتھ رہ سکتی ہے؟" امل نے خدیجہ سے اجازت چاہی۔

"بیٹا میں کیوں اسے روکوں گی۔" خدیجہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

"تمھیں کیا ہوا ہے، صبح تک تو بالکل صحیح تھیں اب کیوں منہ پھلا کر بیٹھی ہو۔" امل سے ایشل کی خاموشی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کچھ نہیں ہوا بس سر میں درد ہے۔" ایشل نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

"امل بچے جاؤ بھائی کو بھی بلا لاؤ آپ کے پاپا اور طلال بھی آنے والے ہوں گے میں کھانا لگاتی ہوں۔" امل مقدس بیگم کے کہنے پر اجلال کو بلانے چلی گئی۔

"بھائی آپ کو ممی بلا رہی ہیں جلدی سے فریش ہو کر آجائیں پھر ساتھ کھانا کھائیں گے۔" امل نے اجلال کو مقدس بیگم کا حکم سنایا۔

"بچے آپ میرا کھانا یہاں لا دینا۔" اجلال بیڈ پر منہ پر بازو رکھے لیٹا تھا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے بھائی۔" امل نے پریشانی سے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ بس ممی کو بتا دینا میں ان کی بہو کو اسی شرط پر راضی کر کے لایا ہوں کے میں اس کے سامنے نہیں آؤ گا۔" امل اجلال کو حیرت سے دیکھنے لگی۔

"بھائی۔۔۔" امل نے کچھ کہنا چاہا۔

"پلیز بچے کوئی سوال نہیں۔" اس کے لہجے میں تھکن تھی۔ امل خاموشی سے وہاں سے چلی گئی۔ اس کے جاتے اجلال نے آنکھوں سے بازو ہٹایا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس لڑکی سے اسے سالوں سے محبت تھی وہ اس سے اتنی نفرت کرتی تھی کہ اس کے نکاح پر دیے تحفے کو اس نے پہننا گوارا نہیں کیا تھا۔ہاں وہ دیکھ چکا تھا اس کے سب کے سامنے کہنے پر بھی ایشل نے وہ لاکٹ نہیں پہنا تھا۔

******

طلال نے گھر آتے وقت خود کو نارمل کر لیا تھا۔اس لیے کسی کو شک بھی نہیں گزرا کہ وہ اپنے ننھیال والوں کو دھمکی دے کر آیا ہے۔

حسان انصاری کے آفس سے آنے کے بعد مقدس بیگم اور امل نے کھانا لگایا۔

"ممی بھائی کا کھانا دے دیں میں انہیں دے آؤ۔"امل نے سارا کھانا ٹیبل پر لگانے کے بعد کچن میں آتے کہا۔

"کیوں اجلال سب کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھا رہا۔" مقدس بیگم کے پوچھنے پر امل نے اجلال کی کہی بات انہیں بتا دی۔

"میں خود بات کرتی ہوں اجلال سے تم باقی سب کو بلاؤ۔" مقدس بیگم اجلال کے کمرے میں آئیں جہاں پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اجلال۔۔" مقدس بیگم نے کمرے کی لائٹ جلاتے اسے پکارا۔

"جی ممی۔" اجلال نے ان کی پکار پر آنکھیں کھولیں۔

"تمھاری اور ایشل کی لڑائی ہوئی ہے؟" وہ اس کے پاس بیٹھیں۔

"وہ مجھے دیکھنا نہیں چاہتی بات کرنا تو دور کی بات ہے۔" اجلال استہزائیہ ہنسا۔

"کیا تم نے اسے بتایا کہ تم اس سے محبت۔۔" اجلال نے ان کی بات پوری ہونے سے پہلے نفی میں سر ہلایا۔

"ممی میں اسے نہیں بتاؤں گا اور آپ بھی اس سے کچھ نہیں کہیں گی۔" اس کی آواز میں نمی ابھری۔

"اچھا چھوڑو اس بات کو چلو آ کر کھانا کھاؤ۔" مقدس بیگم نے اس کے بال درست کیے جو بکھر چکے تھے۔

"میں جانتا ہوں امل نے آپ کو بتا دیا ہے اس لیے آپ کھانا یہیں بھیج دیں اور اب سے صبح ناشتہ میں جلدی کر لوں گا تاکہ اس سے سامنا نہ ہو۔" مقدس بیگم کو اس کی حالت پر ترس آیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا بیٹا بہت مضبوط ہے اور مجھے یقین ہے ایک دم تمھیں اس صبر کا پھل ضرور ملے گا۔" اسے پیار کرتے وہ اس کے لیے کھانا لینے چلیں گئیں۔ اجلال نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے آنکھیں موندلیں۔

******

"بھائی کھانا نہیں کھائیں گے کیا؟" طلال نے اجلال کی کمی محسوس کرتے پوچھا۔

"بھائی کی زرا طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے میں کھانا کمرے میں ہی دے آئی۔" امل کے جواب پر کھانا کھاتی ایشل کا ہاتھ رکا۔

"آپ کھانے کے بعد اسے دوا دے دیجیے گا ورنہ وہ بیماری میں ہی صبح آفس چلا جائے گا۔" حسان انصاری مقدس بیگم سے بولے۔

ایشل کو اپنا آپ مجرم لگا۔ اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔

"تم کہاں کھو گئیں؟" امل نے اسے ہلایا تو وہ خیالوں سے باہر آئی۔

"بیٹا زیادہ سر میں درد ہے تو ڈاکٹر سے دوا لے لو۔" مقدس بیگم نے فکر کرتے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں بس آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جائے گا۔" ایشل نے انہیں تسلی دی۔ ایشل کھانا ادھورا چھوڑتے کمرے میں آگئی۔ طلال کو وہ شام والے واقعے کے زیر اثر لگی مگر اصل وجہ تو خود ایشل کو بھی معلوم نہیں تھی۔

******

اگلی صبح اجلال ان سب کے ناشتہ کرنے سے پہلے ناشتہ کر کے آفس کے لیے نکل گیا تھا۔ حسان انصاری کو مقدس بیگم اجلال کی کہی بات بتا چکی تھیں اور حسان انصاری نے انہیں ان دونوں کو اس رشتے کو سمجھنے کے لیے وقت دینے کے لیے کہا تھا۔

"پاپا میں یونی کے بعد آفس آؤ گا۔ بھائی نے سارا برڈن اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے، میں آفس آکر کچھ کام اپنے ذمہ لے لو گا تاکہ بھائی زیادہ برڈن کی وجہ سے بیمار نہ ہو جائیں۔" طلال نے ناشتہ کرتے حسان انصاری کو بتایا۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔ تمھاری پڑھائی مکمل ہوتے ہم تمھاری شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تم ابھی اپنی زمہداری سنبھالو گے تو اچھی بات ہے۔" حسان انصاری کو خوشی ہوئی۔

اسی طرح ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ ناشتہ کرنے کے بعد وہ تینوں یونی کے لیے نکلے۔ ایشل کل کے واقعے کے بعد ڈر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی پریشانی ہے ایشل تو مجھے بتاؤ۔" امل نے ایشل کو کلاس میں ڈری سہمی نظریں ادھر ادھر گھماتے دیکھا تو پوچھا۔ طلال کینٹین سے ان کے لیے کھانے کے لیے کچھ لینے گیا تھا۔

"تم دونوں کی دوستی دوبارہ ہو گئی؟" سمیر کے گروپ کی ایک لڑکی ان کے پاس آکر بولی۔

"ہماری دوستی کبھی ٹوٹی ہی نہیں تھی اور تمھیں ہماری فکر کیوں ہونے لگی۔" امل اس پر چڑھ دوڑی۔

"امل چھوڑو یار کیوں فضول میں لڑ رہی ہوں۔" ایشل نے اسے روکنا چاہا۔

"میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔ ہنہہ۔" وہ لڑکی جانے لگی پھر ایشل کی طرف آئی۔

"تمھارا فیانسی نہیں آیا ابھی تک، تمھاری کوئی بات ہوئی اس سے۔ وہ کیا ہے نہ آج ہم نے لنچ پر جانا تھا اور سمیر ابھی تک نہیں آیا۔" سمیر کے نام پر ایشل نے مٹھیاں بھینچیں۔

"تمھارا سمیر کسی ہسپتال میں اپنے زخموں پر مرہم لگوا رہا ہوں گا۔ سن لیا اب جاؤ یہاں سے۔" طلال اس لڑکی کی بات سن چکا تھا تبھی ان کے قریب آتے بولا۔ پھر ایشل اور امل کے ساتھ باہر گراؤنڈ میں آگیا جہاں وہ ہمیشہ بیٹھتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس بات کا کیا مطلب تھا طلال؟" امل نے آنکھیں چھوٹی کرتے طلال کو دیکھا جو مزے سے جوس پینے میں لگا تھا۔

"کچھ خاص نہیں، بس کل اس کی کلاس لے کر آیا تھا اور اس سے اس کی ناک کی ہڈی یا جبڑے ہلے ہوں گے اور کیا۔" طلال نے سکون سے جواب دیا۔

"مجھے پہلے ہی شک تھا کل ضرور کچھ ہوا ہے ورنہ یہ لڑکی بھائی کی بات مان لے ہو نہیں سکتا کیونکہ بھائی صرف نوٹس لینے گئے تھے اسے کیسے ساتھ منا کر لے آئے۔" امل اب پوری بات جاننا چاہتی تھی جو طلال نے بغیر کوئی بات چھپائے بتا دی۔

"تم۔۔تم ان سچ بتا کر آ گئے؟" ایشل کو جھٹکا لگا۔

"صرف سچ نہیں بتایا بلکہ ان کے سامنے ان کے بیٹے کو دو جڑ کے اور دھمکی دے کر آیا ہوں کہ اگلی بار ایسی کوئی بھی حرکت کرنے پر وہ زندہ زمین کے نیچے ہو گا۔" وہ مزے سے بتا رہا تھا اور ان دونوں کے صدمے سے منہ کھلے۔ حسان انصاری بالکل صحیح کہتے تھے 'وہ سکندر کی کاپی تھا۔'

******

ان کے نکاح کو مہینہ ہونے والا تھا اور وہ دونوں ایک گھر میں رہ کر بھی ایک دوسرے کے سامنے نہیں آتے تھے۔ اگر کوئی انجانے میں آ بھی جاتا تو فوراً رخ موڑ کر پلٹ جاتا۔ گھر میں سب ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے درمیان خلش کے بارے میں جانتے تھے سوائے خدیجہ کے جو اکثر ایشل کو ٹوکتیں رہتیں اور مقدس بیگم کو اجلال کے کچھ کام ایشل کے ذمہ لگانے کا کہتیں۔

اس دن سلیم صاحب اور مجتبیٰ صاحب کی فیملی انصاری ہاؤس آئی تھی۔ فرہان واپس جا چکا تھا کیونکہ اس کی جاب شروع ہو گئی تھی اور اسے پھر رمضان سے پہلے شادی کے لیے آنا تھا۔

"ایشل بھابھی آپ تھکتی نہیں اجلال بھائی کی یہ سخت شکل دیکھ دیکھ کر۔" زینب اپنی جگہ سے اٹھتے ایشل کے پاس جا کر ہلکی آواز میں بولی جو ان کے پاس بیٹھے طلال، تانیہ، عینا اور امل نے ہی سنی کیونکہ اجلال ان سے فاصلے پر بیٹھا تھا۔

ساری ینگ پارٹی لاونج میں جما تھی جن میں اجلال انصاری بھی تھا۔ جبکہ بڑے سارے ڈرائنگ روم میں ان کی شادی کی تاریخ طے کر رہے تھے۔

ان سب کی ہنسی پر اجلال نے موبائل سے نظر اٹھا کر سب کو دیکھا پھر ایشل کے قریب بیٹھی زینب کو جو اب بھی ایشل کے کان میں کھسر پھسر کر رہی تھی۔

"اب بیچاری نے یہی سڑی اور سخت شکل برداشت کرنی ہے اسی لیے ابھی سے خود کو عادی بنا رہی ہے۔" زینب کو جواب طلال نے دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اجلال بھائی۔" اب کے زینب اجلال کی طرف مڑی۔

"مجھے ایک بات بتائیں بھائی، کیا اس لیے آپ نے ایشل بھابھی سے نکاح کیا تھا کہ ہر وقت آپ آفس کے کام میں لگے رہیں اور وہ بیچاری اسی طرح گردن جھکائے آپ کے کام ختم ہونے پر آپ سے بات کرنے کو ترستی رہیں۔" وہ باقاعدہ بڑی بوڑھی عورتوں کی طرح بول رہی تھی اجلال نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسا تھا اور ایشل کی نظر اس کے گال پر پڑتے گڑھے پر گی پھر وہ نظر پھیر گئی۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ آج ہمارے بھائی صاحب ہنسے ہیں۔ زینب دیکھنا یہ سورج کہاں سے نکلا ہے؟" طلال بھی زینب کا ساتھ دیتے درمیان میں آیا۔

"یہ ایشل آپی کے آنے کے بعد کے اثرات ہیں۔" تانیہ نے لقمہ دیا۔ ایشل کا وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا۔

"تم سب میری دوست کو تنگ کرنا بند کرو گے۔" امل نے ایشل کا چہرہ سرخ پڑتے دیکھا تو فوراً بولی۔

"تم لوگ کام نہ کرنے دینا مجھے۔" اس سے پہلے کے ایشل وہاں سے اٹھتی اجلال موبائل اور پاس پڑے لیپ ٹاپ کو اٹھاتے کام کے بہانے سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عینا آپی آپ کون سا چپ کا روزہ رکھ کر آئی ہیں؟" اجلال کے جاتے اب زینب نے اپنی توپوں کا رخ عینا کی طرف کیا۔

"عینا آپی اس طرح چپ بیٹھنے سے کچھ نہیں ملتا۔ آپ ہم سے باتیں کریں، یقین کریں بہت اچھے لوگ ہیں ہم۔" طلال کے ڈرامائی انداز پر عینا نے اس کے سر پر چیت لگائی۔ اجلال کے جانے کے بعد ایشل اب آرام سے ان سب کے ساتھ گھل مل گئی تھی۔

شام میں وہ سب دوبارہ لاونج میں جما ہوئے تھے اور اب بڑے بھی وہاں موجود تھے۔

"ہم سب نے باہمی مشورے سے شعبان کے آخری ہفتے کی تاریخ طے کی ہیں۔ پہلے اجلال اور طلال کی بارات پھر امل کی بارات والے دن ان کا ولیمہ ہو گا۔" حسان انصاری نے اعلانیہ طور پر سب کو خوش خبری دی جہاں سب کے چہروں پر خوشی آئی وہیں ایشل کے چہرے کا رنگ اڑا۔ وہ ابھی رخصتی نہیں چاہتی تھی۔

"پاپا آپ ابھی امل اور طلال کی شادی کی تاریخ طے کر لیں، میرے کچھ پروجیکٹس پینڈنگ پر ہیں اور وہ بھی رمضان سے پہلے ختم کرنے ہیں۔ اس لیے میں نہیں چاہتا میں کام کے چکر میں فیملی کو اگنور کروں۔" ایشل کے دل کی بات جیسے اجلال جان گیا تھا تبھی اس کی مشکل آسان کرتے سب اپنے سر لیا۔ مقدس بیگم سمجھ گئیں تھیں وہ کیوں یہ کہہ رہا ہے۔

"ٹھیک ہے بیٹا ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ کے پروجیکٹس مکمل ہو جائیں پھر مہینے بعد آپ کی رخصتی رکھ دیں گے۔" حسان انصاری نے بھی اس کی تائید کی۔ ایشل نے سکھ کا سانس لیا۔

رات کا کھانا ان سب نے انصاری ہاؤس میں کھایا تھا پھر سب اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ ایشل امل کے کمرے سے نکل کر نیچے جانے لگی جب اسی وقت اجلال اوپر آیا۔ کچھ سوچتے وہ اس کے مقابل آئی۔

"آپ چاہتے تھے نہ کہ میں آپ کی زندگی سے نکل جاؤں تو بہت جلد میں آپ کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی۔" اپنی بات کہہ کر وہ سائیڈ سے نکل کر جا چکی تھی مگر اس کے لفظوں نے اجلال کے دل کو جکڑ لیا تھا۔

ایشل کے دل میں یہی تھا کہ وہ اس سے نفرت کرتا ہے تبھی اس نے کام کا بہانا بنا کر شادی ڈیلے کرنے کا بولا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی اجلال نے یہ فیصلہ ایشل کے لیے لیا تھا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا وہ ابھی رخصتی کے لیے تیار نہیں ہے۔

تقدیر نے انہیں ملا تو دیا تھا مگر ایک لمبی مسافت بھی ان کے درمیان رکھ دی تھی۔

******

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یونی ورسٹی میں ان کے تھیسیس شروع ہو گئے تھے اور فائنلز سر پر تھے۔اب سمیر اسے تنگ نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اس کے آس پاس دکھتا تھا۔ان سب نے اسے طلال کی دھمکی کا اثر جانتے اگنور کیا تھا مگر سمیر کے دماغ میں کیا کھچڑی پک رہی تھی اس سے وہ سب انجان تھے۔

اجلال نے خود کو آفس کے کاموں میں مشغول کر لیا تھا اور اس کا آدھا کام طلال سنبھال رہا تھا۔حسان انصاری اب کبھی کبھی آفس کا چکر لگا لیتے تھے۔

اجلال اور ایشل کا سامنا کم ہی ہوتا تھا۔بس بیچاری ایشل کو خدیجہ ہمیشہ اجلال کا خیال رکھنا کی ہدایت دیتی تھیں کیونکہ ان کی نظر میں وہ اس کی بیوی ہی تھی 'بے شک رخصتی نہیں ہوئی تھی مگر وہ اس کے کھانے پینے کا خیال تو رکھ سکتی تھی۔'اس بات پر ایشل چڑ جاتی تھی۔

اجلال اپنے آفس میں کچھ فائلز دیکھ رہا تھا جب سلمان اس کے آفس میں آیا۔

"مرد شادی کے بعد بدل جاتا ہے یہ سنا تھا اتنا بدل جاتا ہے کہ دوستوں کی خبر گیری بھی نہیں کرتا یہ نہیں سنا تھا۔" سلمان نے آتے ہی شکوہ کیا۔ماہا جو اجلال کو فائل دینے آرہی تھی سلمان کے الفاظ پر وہیں رک گئی۔

"شادی نہیں بھائی صرف نکاح۔"اس نے فائل بند کرتے سائیڈ پر رکھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رہ تو وہ تمھارے گھر ہی رہی ہے نہ پھر اسے شادی ہی کہو۔" سلمان نے نئی لا جک دی۔ ماہا کی تو اجلال کے نکاح کا سن کر صدمے میں چلی گئی پھر اپنے کیبن میں آتے اس نے جلدی سے ڈیکس پر پڑا موبائل اٹھایا۔

"میں ابھی آ رہی ہوں مجھے وہ تصویریں تیار چاہیں۔" کسی کو حکم دیتے اس نے جلدی سے بیگ اٹھایا پھر اجلال کے آفس کے باہر کھڑے ہوتے اس نے لمبی سانس لیتے دستک دی۔

سلمان چلا گیا تھا تبھی اس نے یس کہا تھا۔ 'یس' کی آواز پر وہ اندر آئی۔

"مجھے آدھی چھٹی چاہیے تھی اگر کام زیادہ نہیں ہے تو میں جاؤں۔" ماہا نے اپنے غصے کو اندر دباتے اجلال سے درخواست کی۔

"جی مس ماہا آپ چلی جائیں۔ باقی اسد صاحب دیکھ لیں گے۔" اجلال نے وجہ پوچھنے کا تکلف بھی نہیں کیا تھا۔

"شکریہ۔" ماہا ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی پلٹی اس کی مسکراہٹ شیطانی مسکراہٹ میں ڈھلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اجلال کے آفس سے نکلتے وہ اس آدمی کے پاس گئی۔وہاں سے تصویریں لیتی اجلال کے گھر کا رخ کیا۔

مقدس بیگم،امل اور خدیجہ شادی کی شاپنگ کے لیے گئے ہوئے تھے۔ایشل ضد کر کے گھر ہی رک گئی تھی کہ وہ کھانا بنا لے گی۔حسان انصاری اپنے ایک دوست کی طرف گئے تھے۔

"ایشل باجی باہر کوئی لڑکی آئی ہے کہہ رہی ہے آپ سے ملنا ہے۔" سلمی نے لاونج میں ٹی وی دیکھتی ایشل کو پیغام دیا۔

"مجھ سے ملنے کون لڑکی آگئی؟"ایشل نے دوبارہ تصدیق کی کہ وہ لڑکی کیا معلوم امل سے ملنے آئی ہو۔

"جی وہ بول رہی ہیں اجلال صاحب کی وائف سے ملنا ہے۔" سلمی بول کر ایشل کو دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے آپ بھیج دیں۔"ایشل دوپٹہ سر پر ٹکاتے دروازے کی جانب دیکھنے لگی مگر سامنے سے آتی لڑکی پر نظر پڑتے اپنی جگہ پر ساکت ہوئی۔ایسی ہی حالت اندر آتی ماہا کی بھی تھی جو ایشل کو دیکھ رہی تھی۔

"تم۔۔تم اجلال کی بیوی ہو؟"ماہا نے صدمے سے پوچھا۔ایشل نے سر ہلا کر ہاں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اور مجھ سے کیوں ملنا تھا؟" ایشل نے نپے تلے انداز میں پوچھا۔

"بڑا لمبا ہاتھ مارا ہے تم نے مگر کیا فرق پڑتا ہے کیونکہ وہ محبت تو مجھ سے کرتا ہے۔" ماہا نے فوراً اپنے تاثرات درست کیے۔

"آپ یہ بتانے آئی ہیں؟" ایشل نے اثر لیے بغیر کہا۔

"بتانے نہیں دکھانے آئی ہوں۔" ماہا نے بیگ سے خاکی لفافہ نکالتے اس کی جانب بڑھایا۔

ایشل نے لفافہ کھولتے اندر موجود تصاویر باہر نکالیں۔ ہر تصویر دیکھتے اس کے چہرے کا رنگ فق ہونے لگا۔ تصاویر میں اجلال ماہا کے ساتھ بہت قریب کھڑا تھا۔ کہیں اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ایشل کے فق ہوتے چہرے کو دیکھتے ماہا کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی۔

"یہ۔۔۔ یہ جھوٹ ہے۔ یہ تصویریں۔۔۔ یہ تصویریں جھوٹی ہیں۔" ایشل نفی میں سر ہلا کر کہتی بول رہی تھی۔

"تمھارے سامنے ہیں یہ تصویریں، پھر کیسے جھوٹی ہو سکتی ہیں ڈیئر کزن۔" ماہا 'کزن' لفظ کو کھینچتے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں کیسے مان لوں یہ سچ ہیں، جس شخص نے نکاح میں ہوتے ہوئے کبھی مجھے غلط نظر سے نہیں دیکھا۔ جس شخص نے کبھی نظر اٹھا کر میرے علاؤہ کسی لڑکی کو نہیں دیکھا، میں اس کے بارے میں یہ کیسے کہہ دوں کہ وہ اس طرح کا ہو سکتا ہے۔" ایشل نہیں جانتی تھی اس نے اجلال کے حق میں گواہی کیوں دی تھی۔ بس اس کے دل نے کہا تھا یہ تصویریں جھوٹی ہیں اور اجلال کے خلاف سازش ہے۔

"کیوں۔۔ کیوں نہیں جھوٹی ہو سکتیں یہ تصویریں بولو۔" ماہا باقاعدہ چیخی۔

"آواز نیچے رکھیں ماہا آپی۔ یہ آپ کا گھر نہیں ہے جہاں جب چاہا آپ لوگوں نے مجھے ذلت کا نشانہ بنایا۔ یہ میرا گھر ہے، میرے شوہر کا گھر ہے۔ آپ اپنی یہ غلاظت لے کر یہاں سے جا سکتی ہیں اور آئیندہ میرے شوہر کے بارے میں برا بولنے یا سوچنے کی کوشش کی تو یاد رکھیے گا میں اپنے شوہر کے حق میں ہمیشہ گواہی دوں گی۔" ایشل بے اختیاری میں سب کہہ گئی۔ اس وقت اجلال وہاں اس کے الفاظ سن لیتا تو غش کھا کر گرتا۔

ایشل نے تصویریں ماہا کے منہ پر دے ماری تھی جنہیں اٹھاتی وہ تن فن کرتی وہاں سے نکل گئی۔

ایشل نے لمبی لمبی سانسیں لیتے خود کو نارمل کیا۔ پھر بے اختیاری میں اپنے کہے الفاظ یاد کرتے اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ کہیں کسی نے سن نہ لیا ہو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اجلال سے لاکھ اختلاف سہی مگر اس نے حق رکھتے ہوئے بھی اسے خود لاکٹ پہنانے کے بجائے اسے تھما دیا تھا، ہاں ڈرایا ضرور تھا۔ نکاح سے پہلے بھی جب وہ امل کی دوست کی حیثیت سے اس سے ملی تھی تب بھی ایشل نے اس کی نظریں جھکی ہی دیکھیں تھی، البتہ طنز کے تیر وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مارتا تھا اور اس کے بعد بھی کبھی اس نے ایشل کے قریب آنے کی کوشش نہیں کی تھی یا ایشل نے اس کی آنکھوں میں وہ تاثر نہیں دیکھا تھا جو ہر وقت سمیر کی آنکھوں میں دیکھ کر اسے ڈر لگتا تھا۔

ایشل نے صوفے پر گرتے سر پیچھے گراتے آنکھیں بند کیں۔

******

دن پر لگا کر اڑ رہے تھے اور ان کے امتحانات شروع ہو چکے تھے۔ امتحانات کے ساتھ شادی کی شاپنگ بھی جاری تھی۔ ایشل نے ماہا والی بات گھر میں کسی کو نہیں بتائی تھی اور نہ بتانے کا کبھی ارادہ رکھتی تھی۔ مقدس بیگم نے طلال پر پابندی عائد کی ہوئی تھی کہ وہ تانیہ سے شادی تک نہ ملے گا نہ بات کرے گا بلکہ دونوں اپنے امتحانات کی دل سے تیاری کریں۔ امل کی فرہان سے بات ویسے بھی نہیں ہوتی تھی نہ فرہان نے منگنی کے بعد اس سے رابطے رکھے تھے کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا شادی سے پہلے ان کے درمیان کسی بات پر کوئی اختلاف ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار یہ سمجھ ہی نہیں آرہا اگر کل ایگزیم میں آگیا تو کیا کریں گے؟" ایشل کتاب امل کے سامنے رکھتی روہانسی ہوئی۔

ایک طرف شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں اور ایشل ان سب میں گھن چکر بنی ہوئی تھی۔ مقدس بیگم کے ساتھ تانیہ اور امل کی شاپنگ وہی کروا رہی تھی۔ یہ سب بھی خدیجہ کا حکم تھا کہ ایشل ان کی بہو ہے اس لیے امل کے جہیز کے کپڑے اور تانیہ کی بری کے کپڑے بنانے میں وہ مقدس بیگم کی مدد کرے۔

"یہ مجھے بھی نہیں آتا اور طلال کو بھی نہیں آتا ہو نا۔" امل کے چہرے پر افسردگی آئی۔ "ایک حل ہے ویسے میرے پاس۔" امل یک دم بولی۔

"کیا؟"

"بھائی۔۔اجلال بھائی ہماری مدد کریں گے۔" امل کے نکالے حل پر ایشل کے چہرے کا زاویہ بگڑا۔

"تمھارے جلاد صفت بھائی سے پوچھنے سے اچھا ہے میں گوگل اے آئی سے پوچھ لوں۔ کم از کم وہ بار بار سوال پوچھنے پر ذلیل تو نہیں کرے گا۔" ایشل نے جل کر کہا اور موبائل اٹھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایشل تم بھائی کو اتنا ناپسند کیوں کرتی ہو؟"امل نے ذہن میں گردش کرتا سوال پوچھا۔

"ایسا کیا ہے تمھارے بھائی میں جو انہیں پسند کیا جائے؟"ایشل کے لہجے میں تلخی آئی۔

"بھائی تمھیں۔۔"امل نے اجلال کی حمایت کرنی چاہی تبھی کمرے کے دروازے سے اجلال کی آواز آئی۔

"امل تمھیں ممی بلا رہی ہیں۔"وہ ان کی باتیں سن چکا تھا اور یہ نہیں چاہتا تھا کہ امل ایشل کو اس کے دل کا حال بتائے۔

امل کے کمرے سے باہر آتے اجلال نے اسے اپنے کمرے میں آنے کو کہا۔

"بھائی ایشل کی بات کا وہ مطلب نہیں تھا۔آپ پلیز اس کی کسی بات کا برا نہیں مانیے گا۔"
اجلال کو وہ اپنی دوست کے حق میں بولتی بہت پیاری لگی۔

"میں نے آپ کی دوست کی باتوں کا برا ماننا چھوڑ دیا ہے اور آپ کو صرف اس لیے بلایا کیونکہ آپ اسے جو بتانے والی تھیں میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ کچھ جانے۔"اجلال نے اسے ساتھ لگاتے سمجھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب رونے نہیں لگ جانا۔ سارے آنسو اب بہا لو گی تو رخصتی پر کیا کرو گی لڑکی۔" اجلال نے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے تنگ کیا۔

"بھائی۔۔" رخصتی کی بات پر واقعی اس کے آنسو بہہ نکلے۔ اب اجلال اس سے شادی کی شاپنگ اور پیپرز کے بارے میں پوچھنے لگا۔

******

گھر میں آج صبح سے گہما گہمی چھائی تھی۔ اجلال اور طلال باہر لان میں مہندی کے فنکشن کا انتظام دیکھ رہے تھے۔ مہندی کمبائنڈ تھی اسی وجہ سے اسٹیج بڑا رکھوایا گیا تھا۔ حسان انصاری کھانے والوں کو ہدایت دے رہے تھے۔

مقدس بیگم امل کی مہندی کا سامان 'جو صالحہ بیگم کی طرف سے آیا تھا' امل کے کمرے میں پہنچا آئیں تھیں اور تھوڑی دیر میں پارلر والی بھی آ گئی۔

"ایشل تم تیار نہیں ہوئیں بیٹا ابھی تک۔" مقدس بیگم نے ایشل کو کچن سے نکلتے دیکھ کر کہا۔

"جی بس باہر سے چائے کے برتن آئے تھے وہی دھو رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چھوڑو ان سب کاموں کو اور جا کر تیار ہو، بلکہ میرے ساتھ آؤ۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑتے اس کمرے میں لے آئیں جہاں پارلر والی امل کو تیار کر رہی تھیں۔

"آپ نے ہماری بہو کو اچھے سے تیار کرنا ہے اور ڈریس میں ابھی بھیجتی ہوں۔" ایشل نہ کرتی رہی مگر مقدس بیگم نے زبردستی پارلر والی کو اسے تیار کرنے کا کہا اور کمرے سے اس کا ڈریس لا کر پکڑا یا۔

"آپ بس ہلکا سا میک اپ کیجیے گا۔" لڑکی کو میک اپ بیس نکالتے دیکھ کر وہ منمنائی۔ امل نے تاسف سے سر ہلا یا۔

خدیجہ نے میک اپ کروانے سے انکار کر دیا تھا مگر انہیں بھی مقدس بیگم نے زبردستی کریم اور لپسٹک لگا دی تھی۔ مہندی کل ہی ان سب کے امل کی ایک کزن نے لگا دی تھی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو بس بھائی کی نظروں سے دور رہنا۔" امل نے کانوں میں جھمکے پہنتی ایشل کا پکارا۔ پارلر والی انہیں تیار کر کے جا چکی تھیں۔

"مجھے کوئی شوق نہیں تمھارے بھائی کے سامنے جانے کا۔" ایشل کا موڈ خراب ہوا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں سوچ رہی تھی اجلال بھائی تو تمہیں پسند نہیں ہیں، اگر کسی نے بھائی کو اپنی بیٹی کے لیے پسند کر لیا یا بھائی کو کوئی پسند آ گئی تو تم برا تو نہیں مانو گی۔" امل لہجے میں شرارت لیے بولی۔ ایشل کے ہاتھ ایک پل کو تھمے۔

"مجھے کیوں برا لگنے لگا۔ تمھارے بھائی دوسری شادی کریں یا تیسری۔" پاؤں میں سینڈل پہنتے اس نے بات کو ہوا میں اڑایا۔

"اچھا اب خفا نہ ہو میں مذاق کر رہی تھی۔" امل نے اس کے گرد بازو باندھے۔

"نہیں ہوتی خفا، تم یہاں تھوڑی دیر آرام کر لو میں تب تک طلال کو بھی دیکھ لو وہ تیار ہوا یا نہیں۔" امل کا چہرہ تھپکتے کہتی وہ باہر آتے طلال کے کمرے کی طرف آئی۔ طلال کے کمرے سے باہر نکلتا اجلال کمرے کے باہر کھڑی ایشل کو دیکھ کر ہل نہیں سکا۔ وہ جامنی چولی کے ساتھ پیلا کام دار لہنگا پہنے ہوئے تھی۔ دوپٹہ اچھی طرح سیٹ کر کے اس کے جوڑے سے اٹکایا گیا تھا۔

ایشل اس کے دیکھنے پر پزل ہوئی۔ اجلال اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہوتے نظر جھکا کر سائیڈ سے نکل گیا۔ ایشل نے مڑ کے پیلے اور سفید کرتا شلوار پہنے مرد کو جاتے دیکھا۔

"ایسے نہ دیکھو بھائی کو نظر لگ جائے گی۔" طلال جانے کب باہر آیا تھا اور ایشل کی نظریں سیڑھیاں اترتے اجلال پر دیکھ کر شریر لہجے میں بولا۔ ایشل ایک دم ڈری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں انہیں نہیں دیکھ رہی تھی، میں۔۔میں وہ پھول کی لڑی دیکھ رہی تھی۔ وہ دیکھو اس کا رنگ باقی لڑیوں سے تیز ہے۔" ایشل نے جلدی سے اس کا دھیان دوسری جانب لگایا۔ طلال نے سر ہلایا۔ اسے پتہ تھا وہ بات بدل رہی ہے۔

"میں تمھیں دیکھنے آئی تھی کہ تم تیار ہوئے یا نہیں اور تم نے مجھے باتوں میں لگا لیا۔" ایشل نے ماتھے پر ہاتھ مارتے کہا۔

"اچھا جی۔" طلال نے الفاظ کو کھینچا۔ "آؤ امی اور می کے پاس چلیں۔" طلال اسے بازو کے حلقے میں لیتے نیچے کی جانب چل دیا۔

******

مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا۔ دونوں جوڑے اسٹیج پر موجود تھے۔ امل اور تانیہ دونوں کے لہنگے پیلے اور ہرے امتزاج کے تھے اور چولی سبز رنگ کی تھی۔ فرہان اور طلال سفید کرتا شلوار اور گلے میں مہندی کے حساب سے پیلا دوپٹہ ڈالے ہوئے تھے۔

بڑے مہندی کی رسمیں کر رہے تھے۔ زینب ان کے فوٹو گرافر کا کام انجام دے رہی تھی حالانکہ فوٹو گرافی کے لیے فوٹو گرافر کو بھی بلایا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار وہ پیلے کرتے والا کتنا ہنڈسم ہے نہ۔ بس اس کی کہیں منگنی وغیرہ نہ ہوئی ہو۔" ایشل کے کانوں سے ایک لڑکی کی آواز ٹکرائی۔ اس نے اس لڑکی کی نظروں کے تعاقب میں اس طرف نظر دوڑائی جہاں اسے اجلال مقدس بیگم سے بات کرتا نظر آیا۔

"اس میں کیا ہے ہم چل کر پوچھ لیتے ہیں۔" دوسری لڑکی فٹ بولی۔ وہ شاید صالحہ بیگم کے سسرال سے آئیں تھیں۔ ایشل ان کی باتوں سے دھیان ہٹاتے آگے بڑھ گئی۔ مگر کچھ دیر بعد اجلال کو ان دونوں لڑکیوں کے ساتھ کھڑا دیکھ کر جانے اس کے دل کو کچھ ہوا۔ وہ اپنا وہم سمجھتے خدیجہ کے پاس چلی گئی پیچھے اجلال نے اس کا رکنا اور چہرے کے تاثرات نوٹ کیے تھے۔

"آپ ہماری ایک تصویر بنا دیں گے۔" اس لڑکی نے اجلال کی جانب اپنا موبائل بڑھایا۔

"اگر میری بیوی اجازت دے تو میں بنا دوں گا۔" اجلال نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"آپ شادی شدہ ہیں؟" ان دونوں لڑکیوں نے ایک ساتھ پوچھا۔

"الحمدللہ۔" اجلال نے جواب دیا تو وہ دونوں منہ لٹکائے اس کے پاس سے ہٹ گئیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمھارے بھائی اور دوست کی مہندی ہے اور تم کہہ رہی ہو تمھیں رسم کرنے نہیں جانا۔ مت بھولو اب امل تمھاری دوست کے ساتھ تمھاری نند بھی ہے۔" خدیجہ بیگم ایشل کی کلاس لے رہی تھیں جو مہندی کی رسم ادا کرنے سے منع کر رہی تھی۔

"خدیجہ کیوں میری بہو کو ڈانٹ رہی ہو؟" مقدس بیگم نے ایشل کا اترا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

"بھابھی میں اسے رسم کرنے کے لیے بول رہی ہوں مگر یہ ہے کہ میری سنتی ہی نہیں ہے۔" خدیجہ نے غصہ دکھایا۔

"اجلال بھائی اپنی بیوی کو بھی لے آئیں یا اکیلے رسم کرنے کا ارادہ ہے؟" زینب کی زبان کہاں رکنے والی تھی۔ عینا نے فوراً اسے گھورا۔

"وہ دیکھیں خدیجہ آنٹی بھی انہیں رسم کرنے کا ہی بول رہی ہیں مگر وہ اب اکیلی تو آنے سے رہیں۔" زینب نے ایک ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جہاں ایشل سر جھکائے خدیجہ کی ڈانٹ سن رہی تھی اور مقدس بیگم خدیجہ کو منع کر رہی تھیں۔

"زینب ٹھیک کہہ رہی ہے کیا پتہ وہ اکیلے نہیں آنا چاہ رہی ہوں۔" ں عینا بھی ایشل کی جانب دیکھ کر بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اجلال عجیب کشمکش میں پڑ گیا کہ جائے یا نہیں تبھی مقدس بیگم ایشل کے ساتھ اسٹیج کی طرف آئیں اور اجلال کو آنکھوں سے اسے اسٹیج پر چڑھنے میں مدد دینے کا اشارہ کیا مگر اسے سمجھ نہیں آئی۔

"اجلال بھائی ایشل بھابھی کو اوپر آنے میں مدد تو کر دیں۔" زینب مقدس بیگم کا اشارہ سمجھ کر فوراً بولی۔ فرہان اور عینا نے اس کے منہ پھٹ ہونے پر افسوس کیا۔

کچھ مہمانوں کی نظریں بھی ان کی طرف تھیں۔ اجلال نے ایشل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مقدس بیگم نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ایشل کا ہاتھ اجلال کے ہاتھ میں دیا۔ اسی وقت فوٹو گرافر نے تصویر کھینچی۔ جس میں پیلے کرتے والا مرد نظر جھکائے جامنی اور پیلے لہنگا پہنے لڑکی کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

اجلال نے اسے اسٹیج پر چڑھنے میں مدد دی پھر فوراً ہاتھ چھوڑ دیا۔ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے ایشل کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔ رسم ادا کر کے ایشل جانے لگی مگر امل نے اسے روک لیا۔

تھوڑی دیر میں کھانا کھول دیا گیا۔ حسان انصاری، سلیم صاحب اور مجتبیٰ صاحب کھانا کا انتظام دیکھ رہے تھے تاکہ مہمانوں کو کوئی شکایت نہ ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مہندی کا فنکشن رات دیر تک چلا تھا۔ان کے کزنوں نے خوب ہلا گلہ کیا تھا۔ایشل اس وقت میں خود کو اجلال کی نظروں سے دور ہی رکھے ہوئے تھی۔ فنکشن ختم ہوتے وہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور قریبی مہمان بھی اپنے گھر جا چکے تھے۔

ایشل امل کے کمرے میں موجود تھی۔امل زینب کی طرف سے بھیجی تصویریں دیکھنے میں مصروف تھی۔

"یہ لڑکی دیکھو کیسی ہے؟"ایشل سونے کے لیے لیٹنے لگی جب امل نے موبائل کی سکرین اس کے سامنے کی۔

"اچھی ہے،کیوں؟"ایشل نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"یہ خالہ کی نند کی بیٹی ہے اور پتہ ہے یہ فنکشن میں اجلال بھائی کو ہی دیکھ رہی تھی۔"امل نے رازداری سے بتایا۔

"میں کیا کروں۔"ایشل نے بالوں سے کیچر اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ایسے جیسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس نے مجھ سے اجلال بھائی کے بارے میں پوچھا تھا میں نے کہہ دیا ان کی شادی نہیں ہوئی اور اس کے چہرے پر خوشی دیکھنے والی تھی۔" اب کی بار ایشل کچھ نہیں بولی۔

"میں سوچ رہی تھی ممی سے بھائی کے لیے اس لڑکی کے رشتے کی بات کروں۔" امل نے ہاتھ پر تھوڑی جماتے تصویر کو جان بوجھ کر زوم کیا۔

"میری طرف سے دس لڑکیاں دیکھو۔" ایشل رخ موڑتے لیٹ گئی۔ امل نے اس کے چہرے پر کوئی تاثر تلاشنا چاہا مگر ناکام رہی۔

دوسری طرف اجلال بستر پر لیٹے اس منظر کو یاد کرتے مسکرایا تھا جب مقدس بیگم نے ایشل کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا تھا۔ یہی منظر سوچتے وہ نیند میں اتر گیا۔

******

www.novelsclubb.com

اگلے دن دونوں کی بارات تھی جس کے لیے باہمی مشورے سے ایک ہی ہال بک کروایا گیا تھا۔ پہلے چونکہ طلال کے ساتھ اجلال کی بھی بارات طے ہو نا پائی تھی اسی وجہ سے الگ الگ فنکشن رکھنے کا سوچا تھا مگر اجلال کے منع کرنے پر انہوں نے بارات اور پھر ولیمہ کے لیے ایک ہی ہال رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایشل امل اور تانیہ کے ساتھ ڈریسنگ روم میں موجود تھی۔ ابھی ان دونوں کا نکاح ہوا تھا اور دونوں نے رو رو کر میک اپ خراب کر لیا تھا جو اب ایشل نے تھوڑا بہت درست کر دیا تھا۔ ایشل نے آج مقدس بیگم کے کہنے پر بلیک ساڑھی پہنی تھی جو اس پر خوب جچ رہی تھی۔ بال جوڑے میں باندھے تھے جن سے نکلتی لٹیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں۔

امل اور تانیہ کا ریڈ لہنگا تھا مگر دونوں کے ڈیزائن الگ تھے۔ ان دونوں پر خوب روپ آیا تھا۔

زینب کے ڈریسنگ روم میں آنے پر وہ اسے ان دونوں کے پاس بیٹھاتے باہر آئی۔ اس نے آج سے پہلے کبھی ساڑھی نہیں پہنی تھی تبھی اسے سنبھالنے میں مشکل ہو رہی تھی اور پھر ساتھ بلیک ہیلز پہنے اسے چلنے میں دقت ہوئی۔ ڈریسنگ روم سے نکل کر وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی جب اچانک اس کی ہیل کے نیچے ساڑھی الجھی۔ اس سے پہلے وہ گرتی کوئی اسے تھام چکا تھا۔

"سنبھل کر۔" اجلال فون پر بات کرتے آ رہا تھا جب تھوڑے فاصلے پر ایشل کو پھسلتے دیکھ اس نے آگے بڑھ کر جلدی سے اسے پکڑا۔

ایشل نے اجلال کی آواز پر جھٹ بند آنکھیں کھولیں جو گرنے کے ڈر سے بند ہوئیں تھیں۔ ایشل جلدی سے سیدھی کھڑی ہوئی۔ اجلال اس کا بازو چھوڑتے پیچھے ہٹا۔ اجلال نے فون کی آواز پر اس سے نظریں ہٹائیں اور فون کان سے لگاتے آگے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو ہر بار وہ اس شخص کے سامنے ہی کیوں گرتی تھی۔" ایشل کو خود پر غصہ آیا پھر وہ چونکی۔ اجلال اس پر کوئی بھی طنز کیے بغیر اور جلی کٹی سنانے بغیر گیا تھا۔

"اف ایشل پتہ نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہو۔" سر جھٹکتے وہ آگے بڑھی۔

"ماشاءاللہ بیٹا آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔" ایشل اسٹیج کی طرف آ رہی تھی جب سامنے سے آتی عورت نے اسے روک کر بولا۔

"شکریہ۔" ایشل نے مسکرا کر کہا۔

"کیا نام ہے آپ کا؟"

"ایشل۔"

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ نام بھی تمھاری طرح خوبصورت ہے۔ کیا کرتی ہو؟" وہ عورت باقاعدہ انٹرویو ہی لینے بیٹھ گئی تھی۔

"ابھی اسٹڈی مکمل ہوئی ہے۔" ناچاہتے بھی اس نے جواب دیا پھر مدد طلب نظروں سے خدیجہ یا مقدس بیگم کو تلاشنا چاہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کتنے بہن بھائی ہو؟" ایشل نے پہلے سوچا آگے چلی جائے مگر وہ عورت اس کا رستہ روکے کھڑی تھی۔

"دو۔" اس نے جلدی سے جانا چاہا۔

"کس کی طرف سے آئی ہو لڑکے والوں کی یا لڑکی والوں کی؟" ایشل اب کے جھنجھلائی۔

"میرے بھائی کی شادی ہے۔" اسٹیج پر بیٹھے طلال کی اس پر نظر پڑی تو اس نے آنکھوں کے اشارے سے اس عورت سے جان چھڑانے کو کہا۔ وہ عورت اس سے مزید سوال کر رہی تھی اور اگلے سوال پر تو وہ بھکلا گئی۔

"کوئی منگنی وغیرہ تو نہیں ہوئی نہ تمھاری؟" ایشل کو اس سوال کی امید نہیں تھی۔

"میری بیوی ہے یہ۔" اجلال نے اس کے کندھے پر بازو پھیلاتے اس عورت کو جتایا۔ ایشل اپنے کندھے پر رکھا اس کا ہاتھ جھٹکنا چاہتی تھی مگر ایسا نہیں کر سکی۔ اجلال اس عورت کا سوال سن چکا تھا تبھی فوراً ایشل کے پاس آیا تھا۔

کئی لوگوں نے اس جوڑی کو سراہا تو کئی کو حسد ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھی جوڑی ہے ماشاءاللہ، خوش رہو ہمیشہ۔" ایشل کی شادی کا سنتے اس عورت کا منہ اتر گیا۔ وہ دعائیں کچھ دعائیں دیتی چلی گئی۔

اسٹیج پر بیٹھے طلال اور آگے کی ٹیبل پر بیٹھیں مقدس بیگم اور خدیجہ انہیں ایسے ساتھ دیکھ کر مسکرائے تھے۔

"ایک منٹ ایسے ہی رہیں۔ پلیز سمائل۔" فوٹو گرافر بھی جانے کہاں سے ٹپکا تھا۔ ایشل نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔

"پرفیکٹ پیچر۔ پرفیکٹ کپل۔" وہ پروفیشنل انداز میں بولا۔

"سوری۔" فوٹو گرافر کے سامنے سے ہٹتے اجلال نے ہلکے سے کہا پھر اس کے کندھے سے ہاتھ ہٹاتے مقدس بیگم کی اور چلا گیا۔ اس سب میں ایشل بھول چکی تھی وہ کس لیے خدیجہ کے پاس جا رہی تھی۔

******

تانیہ اور امل کو اسٹیج پر لا کر بیٹھا دیا گیا تھا اور اسٹیج پر زینب، عینا اور ایشل دودھ پلائی کی رسم کے لیے موجود تھیں۔ ایشل کو زینب نے مشورہ دیا تھا کہ وہ امل کی بہن کی حیثیت سے رسم کرے جبکہ وہ دونوں بہنیں تانیہ کی طرف سے رسم ادا کر رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"طلال بھائی جلدی سے بیس ہزار نکالیں۔" زینب دودھ کا گلاس تھامے ہوئی تھی۔

"شرم کرو لڑکی میری بہن نے فرہان سے کوئی پیسوں کا مطالبہ نہیں کیا اور تم سید ھا بیس ہزار مانگ رہی ہو۔" طلال نے اسے ٹالتے ہوئے کہا۔

"بھائی نے ایشل بھابھی کو پندرہ ہزار دیے ہیں۔" زینب دوبدو بولی۔

"وہ بھی آپ نے ہی بولے تھے بیٹا۔ ورنہ اس نے تو گلاس پکڑا دیا تھا۔" طلال نے ایشل کی سائیڈ لی۔

"ایشل بھابھی آپ ہی ہماری حمایت کر دیں۔" زینب نے ایشل کو درمیان میں گھسیٹا۔

"تم اپنی بھابھی تو کیا ان کے شوہر کی حمایت بھی لے لو تو پیسے نہیں ملیں گے۔" طلال نے ہاتھ ہلاتے کہا۔

"ایک منٹ۔" زینب درمیان سے اٹھی پھر ہال میں نظر دوڑائی اور مطلوبہ شخص دکھنے پر اس کی جانب بھاگی۔

"اجلال بھائی میرے ساتھ چلیں اور طلال بھائی سے میری حمایت کریں۔" اجلال جو حسان صاحب وغیرہ سے باتوں میں مصروف تھا چونکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس چیز کی حمایت کرنی ہے؟" اجلال کو سمجھ نہیں آئی۔

"میں نے طلال بھائی سے دودھ پلائی کی رسم کے لیے بیس ہزار مانگے ہیں اور وہ مان نہیں رہے آپ پلیز مدد کردو۔" اس نے معصوم شکل بنائی۔

"جاؤ بیٹا سن لو بہن کی۔" حسان انصاری فوراً بولے۔

"پاپا میں وہاں کیا کروں گا۔" نہیں مطلب لڑکیوں کی رسم میں اس کا کیا کام۔

"اجلال بیٹا یہی تو موقع ہوتے ہیں زندگی کو انجوائے کرنے کے۔ جاؤ زینب لے جاؤ بھائی کو۔" سلیم صاحب نے بھی اسے سمجھایا۔

"برخوردار زندگی کو کھل کر گزارو۔ اب تو آپ نکاح شدہ ہیں ابھی سے لوگوں کے ساتھ گھلنے ملنے کی عادت ڈال لیں ورنہ سارا الزام آپ پر عائد ہوا کرے گا کے شوہر صاحب نہیں لے کر آتے جاتے۔" مجتبیٰ صاحب نے اس کا کندھا تھپکتے رازداری سے بتایا۔ اب اجلال انہیں کیا بتاتا اس کی بیگم صاحبہ تو خود لوگوں سے زیادہ گھلنے ملنے والی نہیں۔

"اب بولیں طلال بھائی کیا بول رہے تھے؟" زینب اجلال کے ساتھ اسٹیج پر آئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تو پیسے نہیں دینے والا۔" طلال زینب کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔امل اور تانیہ ان دونوں کی نوک جھونک انجوائے کر رہی تھیں۔

"ایشل بھابھی آپ کہاں چلیں؟" ایشل کو درمیان سے جاتے دیکھ زینب بولی۔

"طلال بچی کو دے دو جو مانگ رہی ہے۔" اجلال نے زینب کے مزید کچھ کہنے سے پہلے کہا۔

"ایک شرط پر دوں گا اگر میری بہن بولے گی۔" طلال نے تو پوں کا رخ ایشل کی طرف کیا جو وہاں سے جانے کے لیے پر تول رہی تھی۔

"یہ دونوں ہی عجیب ہیں۔نہ اجلال بھائی کچھ بولتے ہیں نہ یہ۔یہ ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کا تکلف بھی نہیں کرتے۔میں نے جب بھی دیکھا ہے ایک اس رخ تو دوسرا اس رخ ہوتا ہے۔ شادی میں ایک کپل پیچر ان دونوں نے خود سے نہیں بنوائی۔" زینب کو ان دونوں پر غصہ آیا۔نہیں مطلب ایک دوسرے سے اتنا انجان کون رہتا ہے۔

"زینب زبان کو کہیں تو بند رکھ لیا کرو۔" عینا نے اسے ڈپٹا۔

"طلال دے دو۔" آخر ایشل کے کہنے پر طلال نے جیب سے پیسے نکالتے ان کی طرف بڑھائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رسمیں ختم ہوتے رخصتی کا وقت آپہنچا۔امل حسان انصاری اور مقدس بیگم سے ملتے رو دی۔طلال نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اس دعائیں دیں۔خدیجہ بیگم سے دعائیں لیتے وہ ایشل کے گلے لگی۔ایشل کی اپنی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔ایشل سے ملنے کے بعد وہ اجلال کے گلے لگی۔اجلال کی اپنی آنکھیں نم ہوئیں۔اس کی اکلوتی اور عزیز جان بہن آج کسی اور کے گھر کی رونق بن رہی تھی۔اجلال اسے بازو کے حلقے میں لیے گاڑی تک لایا۔

ان کے جانے کے بعد تانیہ کی رخصتی کا وقت آیا۔عالیہ بیگم اور سلیم صاحب کے گلے لگتے وہ بہت روئی تھی۔ایشل نے اسے طلال کی گاڑی میں بیٹھایا۔حسان صاحب کی گاڑی میں مقدس بیگم اور خدیجہ گھر کے لیے نکل چکے تھے کیونکہ انہیں لگا تھا وہ چاروں ایک گاڑی میں آئیں گے مگر اجلال نے گھر سے اپنی گاڑی منگوالی تھی تاکہ طلال خود ڈرائیو کر کے تانیہ کو گھر لے جائے۔

www.novelsclubb.com

ایشل حسان انصاری کی گاڑی کو تلاش رہی تھی جب ایک گاڑی اس کے قریب رکی۔

"محترمہ گھر نہیں جانا کیا؟" ایشل نے اجلال کو گاڑی میں دیکھ کر سائیڈ پر ہونا چاہا جب اجلال نے اس پر طنز کیا۔

"میں بڑے پاپا لوگ کے ساتھ جاؤں گی۔" اس نے نظر پارکنگ میں گھمائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"محترمہ اگر آپ اپنی سوچوں سے باہر نکل کر دیکھیں تو سب گھر جا چکے ہیں۔" پتہ نہیں کیوں اسے ایشل پر غصہ آ رہا تھا جسے ہوش ہی نہیں تھی۔اگر اس کی نظر ایشل پر نہ پڑتی تو وہ بھی گھر چلا جاتا اور اتنی رات کو وہ یہاں اکیلے سنسان جگہ کھڑی تھی۔

"گاڑی میں بیٹھو یا اس کے لیے کوئی دعوت نامہ پیش کروں۔" ایک بار پھر طنز کیا۔

"آگے بیٹھو، ڈرائیور نہیں ہوں آپ کا۔" ایشل نے نوٹ کیا وہ طنز کرتے وقت اسے 'تم' کی جگہ 'آپ' کہتا تھا۔

"اف، میں کیوں ہٹلر کی باتوں پر دھیان دے رہی ہوں۔" خود کو ڈپٹتے وہ فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھی اور زور سے دروازے کو بند کیا۔

اجلال نے فل سپیڈ میں گاڑی آگے بڑھا دی۔

گھر میں کچھ رسمیں ادا کی گئیں۔ طلال نے دروازہ رکائی پر ایشل کو سونے کا لاکٹ گفٹ کیا تھا۔

******

آج ولیمہ تھا۔ طلال اور فرہان بلیک ٹو پیس پہنے ہوئے تھے۔ امل کی میکسی پستہ رنگ کی تھی اور تانیہ کی پیچ تھی۔ دونوں پر یہ رنگ بہت جچ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھی لگ رہی ہو۔" طلال نے سرگوشی کرتے تانیہ سے کہا۔

"شرم کرو تم اسٹیج پر بیٹھے ہو، لوگ یہی دیکھ رہے ہیں۔" تانیہ نے اسے شرم دلائی۔

"تم بھول رہی ہو منگنی والے دن میں نے کہا تھا جس دن میرے نکاح میں آؤ گی تب تعریف کروں گا۔" طلال نے اسے یاد دلایا۔

"تم تعریف گھر میں بھی کر سکتے تھے یہاں دس لوگوں کے سامنے نہیں۔ اب چپ چاپ سیدھے ہو کر بیٹھو۔" طلال کا رخ اپنی جانب مبذول دیکھ کر وہ بولی تو طلال سر کو خم دیتا سیدھا ہوا۔

آج چونکہ ولیمہ تھا تو ان لوگوں کے دوست احباب بھی مدعو تھے۔

سلمان اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ آیا تھا۔ بارات کے لیے وہ پہلے ہی معزرت کر چکا تھا۔

"یہاں کیوں کھڑی ہیں بھابھی آپ اس طرف چلی جائیں۔" اجلال نے سلمان کی بیوی نائلہ کو وہیں کھڑا دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دراصل یہ کہہ رہی ہین کہ یہاں اس کی کسی سے جان پہچان نہیں ہے تو اکیلے جانا اکورڈ لگ رہا ہے۔" سلمان کی بات سمجھتے اجلال نے ایک ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جہاں اس کے گھر کی خواتین موجود تھیں۔

"آپ وہاں چلی جائیں میں آپ کا تعارف اپنی فیملی سے کرا دیتا ہوں۔" نائلہ نے اس ٹیبل کی جانب دیکھا جہاں چار عورتوں کے ساتھ تین لڑکیاں موجود تھیں تبھی اس کی نظر گولڈن اور سلور امتزاج کی میکسی پہنی لڑکی پر گئی۔

"سلمان یہ ایشل ہے نہ؟" نائلہ نے سلمان سے تصدیق چاہی۔

"ارے ہاں، مگر یہ یہاں کیسے؟" سلمان کو بھی حیرت ہوئی، حیران تو اجلال بھی ہوا تھا۔

"تم اسے جانتے ہو؟" اجلال نے سلمان سے پوچھا۔

"یہ میری پھوپھو کی بیٹی ہے، کچھ ماہ پہلے اس کی منگنی تایا کے بیٹے سے ہوئی تھی مگر اب پتہ چلا پھوپھو کا کوئی بیٹا تھا اور وہ انہیں ساتھ لے گیا۔" سلمان نے مختصر بتایا۔ اس دن سلمان اور ماہا گھر نہیں تھے اور نائلہ اپنے میکے تھی اسی لیے ساری کہانی آمنہ ممانی کی زبانی ان تک پہنچی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو مبارک ہو سلمان صاحب آپ اپنے کزن کے ولیمہ میں مدعو ہیں۔" اجلال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ سمجھا نہیں۔

"آؤ میں بتاتا ہوں۔" اجلال ان دونوں کے ساتھ اس ٹیبل تک آیا۔ خدیجہ اور ایشل سلمان کو دیکھ کر ٹھٹکیں۔

نائلہ اور سلمان نے ان سب کو سلام کیا۔ ایشل نے جھکتے ان کی بیٹی ارحا کو پیار کیا۔

"اجلال بھائی آپ نے اپنی وائف سے نہیں ملوایا۔" نائلہ سب سے ملنے کے بعد بولی۔ ایشل ارحا سے باتوں میں لگی تھی تبھی اس کے سوال پر دھیان نہیں گیا۔

"یہ آپ کے سامنے بیٹھی ہیں ہماری ایشل بھابھی۔" جواب ہمیشہ کی طرح زینب کی جانب سے آیا۔ سلمان اور نائلہ نے حیرت اور خوشی سے اجلال کو دیکھا۔ ایشل اپنے نام کی پکار پر ان کی طرف متوجہ ہوئی مگر سب کی نظریں خود پر دیکھتے اس کے چہرے پر الجھن نمودار ہوئی۔

"پھوپھو مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے وقت پر درست فیصلہ کیا۔ میں تو پہلے سمیر سے ایشل کی شادی کے حق میں نہیں تھا۔" سلمان نے اپنی خوشی ظاہر کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سچ میں سلمان،تائی نے جس دن ایشل پر الزام لگائے تھے مجھے بہت برا لگا تھا۔ایشل سمیر جیسا شخص ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔"نائلہ نے پیار بھری نظروں سے ایشل کو دیکھتے کہا۔ایشل کی آنکھوں میں نمی جھلکی۔اس کے کزنوں میں ایک سلمان ہی صحیح تھا اور نائلہ کے ساتھ اس کی اچھی بات چیت تھی۔

"ایشل،زینب آپ نائلہ کو امل اور تانیہ سے ملوائیں اور زینب آپ کو عینا بلا بھی رہی ہے۔" صالحہ بیگم نے ان دونوں کو کہا تو وہ نائلہ کو لیے امل اور تانیہ سے ملوانے چلی گئیں۔

سلمان کچھ دیر خدیجہ سے باتیں کرتا رہا پھر اجلال کے ساتھ مردوں والے حصے میں چلا گیا۔

"تم نے اسے بتانے کی کوشش نہیں کی کہ تم اسے چاہتے ہو؟"حسان انصاری اور باقی سب سے ملنے کے بعد وہ ایک طرف کھڑے تھے۔

"نہیں،کیونکہ میں چاہتا ہوں وہ خود محسوس کرے مگر اب یہ سب مشکل لگ رہا ہے۔"اجلال نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"سلمان نے اسے تسلی دی۔کچھ دیر میں طلال اور فرہان بھی وہیں آگئے تو اجلال نے ان کا تعارف کروایا۔طلال کو سمیر اور سلمان میں زمین آسمان کا فرق محسوس ہوا۔باتیں کرتے ان سب نے ساتھ کھانا کھایا تھا اور فنکشن ختم ہوتے سب

www.novelsclubb.com

گھروں کو لوٹ گئے۔تانیہ عالیہ بیگم اور سلیم صاحب کے ساتھ میکے چلی گئی تھی اور امل انصاری ہاؤس آئی تھی۔البتہ طلال اور فرہان نے میکے میں رکنے سے منع کر دیا تھا۔

اتنے دنوں کی تھکن تھی تو سب جلدی سونے کے لیے لیٹ گئے تھے۔

*****

مکلاوئے کی رسم کے لیے وہ پہلے سلیم صاحب کے گھر گئے تھے۔تانیہ کو گھر لائے تھے جب مجتبیٰ صاحب کی فیملی بھی امل کو لینے پہنچ گئی تھی۔شام کا کھانا ایشل اور مقدس بیگم نے بنایا تھا۔ شبعان کی انیتس تاریخ تھی اسی لیے مغرب کی نماز کے بعد زینب ضد کر کے ان سب کو چھت پر لے آئی کے سب مل کر چاند ڈھونڈیں گے۔

"میں چھت پر جاؤں گا تو تم لوگوں کو چاند نظر آئے گا۔" طلال نے صوفے سے اٹھتے کہا۔

"کیوں آپ نے چاند کو اپائنٹمنٹ دی ہے؟" زینب نے طنزاً بولا۔

"یار جب چاند یہاں نیچے بیٹھا ہو گا تو تم لوگ کیا خالی آسمان دیکھو گے۔" طلال نے کالر فخریہ انداز میں کالر سیدھا کیا۔

"تم کتنے سیلف آبسیسڈ ہو طلال۔"تانیہ نے تاسف سے سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دوسروں سے آبسیسڈ ہونے سے اچھا ہے بندہ سیلف آبسیسڈ ہو کم از کم کسی کے آگے پیچھے تو نہ پھرنا پڑے۔" سیڑھیاں چڑھتے وہ بول رہا تھا۔

"لو جی ہمارے بھائی نے کب سے یہ چاند دیکھنے کے شوق پال لیے؟" چھت پر پہلے سے موجود اجلال کو دیکھتے اجلال نے اچٹتی نظر ایشل پر ڈالی۔

"جب سے بھائی کی زندگی میں چاندنی آئی ہے۔" زینب فٹ بولی۔ ایشل نے ان کی باتوں کو اگنور کرتے نظر آسمان کی طرف اٹھائی۔

"مطلب؟" عینا نے زینب سے پوچھا۔

"بھابھی کی سنہری آنکھیں۔ چاند کی چاندنی کی طرح سنہری۔" زینب کے جواب پر آسمان کی جانب دیکھتے اجلال نے چونک کر کچھ فاصلے پر کھڑی لڑکی کو دیکھا جس کی سنہری آنکھیں آسمان پر ٹکی تھیں۔ وہ کسی سوچوں میں گم تھی۔

"پھر تو میری بیوی کی زندگی میں پورا چاند آگیا کیونکہ میری آنکھیں بھی سنہری ہی ہیں۔" طلال نے فخر سے تانیہ کی طرف رخ کیا جو طلال کی اپنی خود کی تعریف کرنے پر ہنسی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ لیلہ مجنوں کسے ڈھونڈ رہے ہیں چاند تو اس طرف ہے۔" امل نے آسمان پر نظر آتے ہلال کی جانب اشارہ کرتے کہا۔ کیونکہ ایشل چاند ڈھونڈنے کے بجائے تارے دیکھ رہی تھی اور اجلال اس کے چہرے کو۔

"ایک کام کرتے ہیں ہم نیچے چلتے ہیں کیا پتہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کرنا چاہتے ہوں۔" فرہان نے آہستہ سے کہتے سب کو نیچے چلنے کو کہا۔ دراصل وہ ان دونوں کو اکیلے وقت دینا چاہتے تھے۔

مسجدوں میں بجتے سائرن اور رمضان المبارک کے اعلان پر وہ دونوں ہوش میں آئے۔

ایشل نے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا۔ کیا وہ اپنی سوچوں میں اتنا گم تھی کے سب کے جانے کی خبر نہیں ہوئی؟

اجلال نے ایشل کے چہرے سے نظر ہٹائی۔ کیا وہ اتنا بے اختیار ہو گیا تھا کے ایشل کو دیکھتے اسے کوئی ہوش ہی نہیں رہا تھا؟

وہ اکھٹے جانے کو مڑے پھر رک گئے۔

www.novelsclubb.com

"رمضان مبارک۔" وہ ایک ساتھ بولے تھے۔ ایشل یہ سوچ کر بولی تھی کے ایک رمضان کی مبارک دینے سے وہ چھوٹی نہیں پڑ جائے گی اور اجلال یہ سوچ کر بولا تھا کے اس کے مخاطب کرنے پر کچھ کڑوی کسیلی سننے کو ہی مل جائے گی۔ پھر بغیر ایک دوسرے کو دیکھے وہ سیڑھیاں اتر گئے۔

ان دونوں نے نیچے آکر سب کو رمضان کی مبارک دی۔ تھوڑی دیر میں صالحہ بیگم وغیرہ بھی گھر کے لیے نکل گئے۔

******

پورا رمضان ان دونوں کا دن میں دو مرتبہ ہی سامنا ہوتا تھا۔ سحری اور افطاری پر۔ سارا رمضان خیر و عافیت سے گزرا تھا اور عید کا دن آپہنچا۔ عید کے پہلے دن گھر میں دعوت رکھی گئی تھی اور امل وہیں رک گئی تھی۔ فرہان رمضان کے دوسرے ہفتے ہی لندن واپس جا چکا تھا۔

عید کے دوسرے روز سہ پہر میں وہ سب اکٹھے لاونج میں جمع تھے۔

"بھائی سی ویو چلتے ہیں آج۔" طلال نے پلان بنایا۔

"ہاں بیٹا چلے جاؤ ویسے بھی عید تہوار پر ہی تم گھومنے نکلتے ہو ورنہ کام سے فرصت کب ملتی ہے۔" حسان انصاری نے بھی مشورہ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر ابھی نکلتے ہیں ورنہ رات میں ٹریفک بہت جام ہو جاتا ہے۔" اجلال نے وقت دیکھتے کہا۔ یہ تو سچ تھا کراچی کی ٹریفک میں پھنس گئے تو پھر گھنٹے دو گھنٹے سے پہلے نہیں نکل سکتے۔

"ایشل آپ بھی جاؤ بیٹا، مائنڈ فریش ہو جائے گا۔" مقدس بیگم نے اسے ایسے ہی بیٹھے دیکھ کر بولا۔

"ہاں بیٹا چلی جاؤ یہی تو دن ہیں زندگی جینے اور خوشیاں منانے کے۔" خدیجہ نے بھی کہا تو وہ مجبوراً اٹھی۔ ان لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ ان کی یہ آؤٹنگ ان سب کے لیے بہت بھاری پڑنے والی ہے۔

باہر گاڑی میں بیٹھنے کے لیے اس نے بیک ڈور کھولا مگر پیچھے طلال، تانیہ اور امل بیٹھے تھے۔

"طلال تم آگے چلے جاؤ۔" ایشل آگے نہیں بیٹھنا چاہتی تھی اور وہ تینوں چاہتے تھے کہ ایشل آگے اجلال کے ساتھ بیٹھے۔

"نہیں میں اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے ہی ٹھیک ہوں۔" طلال نے صاف انکار کیا۔ ایشل نے پھر امل کو دیکھا شاید وہ آگے چلی جائے مگر وہ بھی نفی میں سر ہلا کر موبائل دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازہ بند کرتے وہ دل پر پتھر رکھ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔اجلال نے گاڑی سٹارٹ کرتے اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی پر ڈالی جو سفید فراک پر سترنگی چنری کا دوپٹہ لیے ہوئے تھی۔دوپٹہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس نے اپنی سفید چادر اپنے گرد لپیٹی ہوئی تھی۔وہ خود بھی سفید شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا۔یہ اتفاق ہی تھا کہ ان کے کپڑے ایک رنگ کے تھے، سفید۔

اجلال نے گاڑی آگے بڑھائی۔مین سڑک پر پہنچتے اسے لگا جیسے کوئی ان کی گاڑی کا پیچھا کر رہا ہے پھر اس نے وہم سمجھتے سڑک پر دھیان دیا۔مگر دو موٹر سائیکل سوار ان کی گاڑی کے پیچھے پیچھے تھے۔اجلال نے تیز سپیڈ میں گاڑی دوڑاتے رش والے حصے میں ڈالی۔جب اسے یقین ہو گیا اب وہ پیچھے نہیں ہیں تو وہ آرام سے ڈرائیونگ کرنے لگا۔ان سب کو اجلال کے تیز گاڑی چلانے پر یہی لگا کے وہ اس رش سے نکلنا چاہتا ہے تاکہ گاڑی یہاں پھنس نہ جائے۔

سی ویو پہنچتے سمندری ہوا نے ان کا استقبال کیا۔تانیہ طلال ایک طرف چلے گئے اور امل ایشل کے ساتھ ساحل پر ٹہلنے لگی۔اجلال وہاں کھڑے ان سب کو دیکھ رہا تھا جب اس کا فون بجا۔

"ایشل تم یہاں رکو میں تانیہ سے اپنا موبائل لے کر آئی۔" امل نے تھوڑا آگے کھڑے طلال اور تانیہ کی جانب اشارہ کرتے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایشل وہیں کھڑی تھی جب اس کی نظر دو موٹر سائیکل سواروں پر پڑی۔اس کا رنگ فق ہوا کیونکہ انکے ہاتھ میں پستول تھی جس کا رخ اجلال کی طرف تھا۔پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کرے۔اجلال اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا فون پر بات کر رہا تھا۔

"اجلال۔۔۔"ادھر ان لڑکوں نے پستول کا ٹریگر دبایا تھا وہاں ایشل چیخ کر اسے پکارتی بھاگتے ہوئے اس تک پہنچی تھی۔اجلال فون کرتے مڑا جب گولیوں کی آواز گونجی۔وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔ایک وجود کے جسم نے گولیاں لگنے پر جھٹکا کھایا تھا اور دوسرے کی آنکھیں اس کے سرخ ہوتے لباس پر تھیں۔

اس سے پہلے گولی لگنے کی وجہ سے وہ وجود زمین پر گھٹنوں کے بل زمین پر گرتا دوسرے نے اسے سنبھالنا چاہا۔وہ تینوں بھی گولیوں کی آواز پر مڑے تھے مگر زمین پر گرتے وجود کو دیکھ کر ان کی جانب بھاگے تھے۔

ان کے گرد ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا۔کوئی ایمبولینس کو کال کر رہا تھا کوئی ان بائیک والوں کو پکڑنے کا بول رہا تھا جو موقعے سے فرار ہو چکے تھے۔

زمین پر گرے وجود کی آنکھیں دھیرے سے بند ہوئیں اور ہاتھ ڈھلک کر نیچے گرا جبکہ دوسرا وجود جو بے حس و حرکت بیٹھا تھا ایک دم چیخا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

******

جاری ہے۔۔

www.novelsclubb.com